300 مستند ترین کتب میں سے 1500 سے زائد حوالہ جات

لمعاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یعنی
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے
خدائی جلوے



حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کی تاریخ 12 ربیع الاول شریف 50 سے زائد مستند حوالہ جات

حضور ﷺ کا شجرہ نسب حضرت سیدنا آدم تک

حضور ﷺ کا نام مبارک اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ یکجا 100 احادیث مبارکہ

حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ پر شیطان کا زار و قطار رونا 24 مستند حوالہ جات

حضور ﷺ کے 11 چچاؤں اور 6 پھوپھیوں کے نام

حضور ﷺ کی نانیوں کے نام 13 پشتوں تک

حضور ﷺ کی دادیوں کے نام 21 پشتوں تک

اللہ تعالیٰ کے 150 اسماء الحسنیٰ پر 150 آیات مبارکہ بھروسی 150 اسمائے مبارک اللہ تعالیٰ کے محبوبان کیلئے

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت وسیلہ مصطفیٰ ﷺ سے 50 زائد

حضور ﷺ کی شان میں اللہ تعالیٰ کے بیانات 100 احادیث قدسیہ

حضور ﷺ کا نام مبارک اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ یکجا 100 آیات مبارکہ

مصنف: ابوالحماد مولانا محمد احمد برکاتی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

300 مستند ترین کتب میں سے

1500 سے زائد حوالہ جات

لمعات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یعنی

حضور کے خدائی جلوے

مصنف:

ابوالحماد مولانا محمد احمد برکاتی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11۔گنج بخش روڈ، لاہور ☏ 37313885

E-mail: nooriarizvia@hotmail.com

نام کتاب	—	''لمعاتِ مصطفیٰ ﷺ'' یعنی حضور ﷺ کے خدائی جلوے
نام مصنف	—	مولانا ابوالحماد محمد احمد برکاتی
زیر اہتمام	—	سیّد محمد شجاعت رسول قادری
کمپوزنگ	—	قاری محمد عبدالحق نقشبندی
پروف ریڈنگ	—	ڈاکٹر محمود احمد قادری
تعداد	—	1100
معاونت	—	صاحبزادہ فاروق احمد چشتی، صاحبزادہ اظہار احمد اشرف
ناشر	—	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاہور
سن اشاعت	—	دسمبر 2013ء
کمپیوٹر کوڈ	—	1N0157
قیمت	—	روپے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ، لاہور

فون 042-37313885-042-37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون:041-2626046

مکتبہ برکاتیہ دیپالپور روڈ الہ آباد (ٹھینگ موڑ) ضلع قصور

فون:0300-4746132

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نذرانۂ عقیدت

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٖ

وَضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمَ النَّبِیِّ اِلَی اسْمِهٖ
اِذَا قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِیُجِلَّهٗ
فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

حمد باری تعالیٰ

تو میرا بھی خدا ہے نہ کسی کو جنا تو نے نہ کسی سے جنا ہے
تو نے کیا ہے پیدا ماں کے شکم سے۔ تو نے غذا دی اس کے تن من سے
تیرے بنانے سے یہ انسان بنا ہے تو میرا بھی خدا ہے
خلقت میں اعلیٰ، صورت میں اعلیٰ۔ فراستِ انساں ہے سب سے بالا
کوئی بھی نہ جانے یہ کیا سلسلہ ہے تو میرا بھی خدا ہے
سب کو دیا ہے تو نے اپنے کرم سے۔ ہم کو بھی دے دے مولا اپنے کرم سے
در سے تیرے مانگا تجھی سے لیا ہے تو میرا بھی خدا ہے
ہر کوئی مانگے تجھ سے تو ہی رب ہے۔ جھولی کر کے تجھ سے مانگے سارا جگ ہے
ہر جھولی بھرنے والا تو اکیلا ہے تو میرا بھی خدا ہے
در پہ تیرے آئے بن کے سوالی۔ بھر بھر دیتا ہے تو سب کی جھولیاں خالی
ہم بندے تیرے ہیں تو ہی مولا ہے تو میرا بھی خدا ہے
آؤ مانگیں اس سے وہ ہی نوازے گا۔ صدقے محمدؐ کے سب کو نوازے گا
برکاتی کا تو اب بھی یہی عقیدہ ہے تو میرا بھی خدا ہے

ہو کرم کی نظر یارسول اللہ ﷺ

در تیرے پر پڑے ہیں دل تھام کے ہو کرم کی نظر یارسول اللہ
ایک تو ہی ہے رب کا بھیجا ہوا در تیرے پر پڑے یارسول اللہ

در سے تیرے جو خیرات مانگ لیں کسی اور در پہ جانے کی حاجت نہیں
بھر کے دامن وہ بھی تو کہے جائیں گے ہو کرم کی نظر یارسول اللہ

فاروق وصدیق ہیں غلام تیرے درجہ پایا انہوں نے بھی در سے تیرے
وجد ومستی میں آ کر وہ بھی کہہ گئے ہو کرم کی نظر یارسول اللہ

دن قیامت کو سب تڑپ جائیں گے ہر نبی کے در سے پلٹ آئیں گے
پھر یہ کہتے ہوئے تیرے پاس آئیں گے ہو کرم کی نظر یارسول اللہ

ثناء خوانی سے تیری میں نعمت ملی ہم غریبوں کو صدقے میں عزت ملی
کھا کے صدقہ تیرا ہم کہے جائیں گے ہو کرم کی نظر یارسول اللہ

غلاموں میں تیرے برکاتی بھی ہے اپنی اوقات پر شرم آتی بھی ہے
پھر بھی کہتا ہوں صدقہ تیرا کھائیں گے ہو کرم کی نظر یارسول اللہ

فہرست مضامین

انتساب

اللہ تعالیٰ کے لاتعداد احسانات کا شکریہ ادا کرنا میرے بس میں نہیں کہ جو ہر لحہ اپنے بے پایاں کرم میں اضافہ ہی فرماتا چلا جارہا ہے، باوجود اس کے کہ اس کی پہلی عنایات کا شکر ادا کرنا بھی ممکن نہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ لوگوں کا اس کے بے انتہا احسانات کے بغیر گذارہ بھی ممکن نہیں۔

یہ تحریر بھی اس کے کرم کا ہی نتیجہ ہے۔ میں اس کاوش کو اس مالک کا شکرانہ ادا کرتے ہوئے نبی کائنات خطیب الانبیاء حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظیم بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے قبلہ والدِ گرامی شیخ القرآن پیرطریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا ابواحمد **محمد علی برکاتی** صاحب آستانہ عالیہ الہٰ آباد شریف ٹھینگ موڑ ضلع قصور کے نام مبارک سے منسوب کرتا ہوں، کہ جن کی محنت ومحبت سے فقیر اس مقام تک پہنچ سکا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو شرف قبولیت نصیب فرمائے اور اپنی مخلوق کے لئے نفع رساں بنائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

میں اس مبارک موقع پر اپنے تمام مربیانِ علم اساتذۂ کرام خصوصاً استاذی مکرم شیخ الحدیث والتفسیر مظہرِ کمالات حضور ضیاء الامت" حضرت قبلہ الحافظ محمد خان نوری ابدالوی وائس پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کی بلند مرتبیت کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی فیضان سے رہتی دنیا تک کو مستفید فرماتا رہے، اور ہمارے جیسے ناکارہ انسان ان کی عنایات سے ایسے مستفید ہوئے کہ دین کی ادنیٰ سی خدمت کر کے اپنی عاقبت کے بہتر ہونے کے امیدوار بن سکیں آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

تقریظ مبارک

امام المدرسین والمعلمین مظہر کمالاتِ حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث والتفسیر الحافظ محمد خان نوری ابدالوی مدظلہ العالی
وائس پرنسپل مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلي ونسلم علیٰ رسوله النبیّ الکریم النبیّ المختار وعلیٰ آله واصحابه واتباعه وعلماء امته الربانیّن اجمعین

حضور علیہ الصلاۃ والتسلیم کے اصاف وکمالات آپ کے اختیارات اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی مقبولیت اور عظمت پر اللہ جلّ مجدہ بذاتِ خود شاہد ہے اور اس کے ملائکہ اور علمائے ربانیّن بھی آپ کی تعریف میں ہمہ وقت رطب اللسان ہیں۔ آپ کے خدا داد کمالات پر علمائے ربانیین نے بہت کچھ لکھا ہے، لکھ رہے ہیں اور لکھتے رہیں گے۔ لیکن ہر ایک نے آپ کی شانوں کو کماحقہٗ بیان نہ کر سکنے کے سلسلہ میں یہ کہہ کر اپنے عجز کا اظہار کیا ہے کہ

؎ ثنائے خواجہ بیزداں گذاشتیم آں ذات پاک داند مرتبۂ محمد است

آج تک کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نے آپ کے حسن وجمال اور اللہ تعالیٰ کی جو آپ پر عنایات ہیں ان کا حق ادا کر دیا ہے بلکہ شاعرِ نبوت حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان بولتی ہے۔

؎ لَهُ هِمَمٌ لاحَدَّ لِكِبَارِهَا وَهِمَّتُهُ الصُّغرىٰ اَجَلُّ مِنَ الدَّهرِ

اسی سلسلہ میں علامہ حضرت مولانا محمد احمد برکاتی صاحب زید مجدہ نے بھی ایک

مستحسن کوشش کی ہے اور قرآنِ کریم کی آیات مبارکہ اور احادیثِ طیبہ کا وہ ذخیرہ مستند کتب سے اخذ کر کے جمع کیا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جو اپنے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور قرب ہے، بیان کیا ہے۔ اور اس کج مج زبان سے اس پر تقریظ لکھنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ اگر چہ میرے اندر وہ بساط نہیں ہے جس سے میں ان نکات کی وضاحت کر سکوں لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذکر کو اپنے ذکر سے کسی مقام پر بھی جدا نہیں فرمایا۔ جس طرح کلمہ طیبہ اور اس کتاب میں بیان کردہ آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ طیبہ سے واضح اور ظاہر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ خود بھی اپنے محبوب کی عظمت وشان اور آپ کے کمالات اور قرب کو بیان فرماتا ہے۔ اور اس کے فرشتے بھی آپ کی تعریف وتوصیف میں ہمہ وقت رطب اللسان رہتے ہیں۔

عراقی نے کیا خوب کہا ہے کہ

ثنائے زلف ورخسار تو اے ماہ ملائک ورد صبح وشام کردند

علامہ موصوف کی یہ کوشش قابلِ صد تحسین ہے اور امید ہے کہ یہ امت مسلمہ کے ذہنوں میں پیدا کئے گئے ان شبہات کا ازالہ کرنے کے لئے مفید ثابت ہوگی جو غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر شرک کے الزامات لگانے سے تھکتے نہیں اور کہتے ہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملا کر کفر وشرک کا ارتکاب کیا ہے۔ اگر وہ بھی ضد اور تعصب کی عینک اتار کر اس کا مطالعہ کریں گے تو یقیناً ان کے لئے بھی یہ کتاب رہنمائی کا باعث بنے گی۔ اگر چہ علمائے کرام نے اس سلسلہ میں بہت کچھ لکھا ہے جو اپنی مثال آپ ہے، لیکن یہ کتاب جس کا نام لمعاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے اس سلسلہ کی ایک سنہری کڑی ہے۔ علامہ صاحب زید مجدہ نے 100 آیاتِ قرآنیہ اور متعدد احادیثِ نبویہ بحوالہ، اسی کتاب میں جمع کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول

فرمائے اور لوگوں کی ہدایت کا باعث بنائے اور عزیزم علامہ محمد احمد برکاتی صاحب مدظلہ العالی کو ان کوششوں پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ علامہ صاحب ایک مخلص، مجاہد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ خاص محبت رکھنے والی شخصیت ہیں۔ تبلیغ دین کے سلسلہ میں رات دن مصروفِ عمل اور حق کو باطل سے ممتاز کرنے میں بڑے جرأت مند اور باہمت ہیں اور اہل ظاہر کو دندان شکن جواب دینے کی ہمت رکھتے ہیں۔ ان کا بیان قرآن و حدیث سے مدلل ہوتا ہے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زورِ بیان اور فرمائے۔ آمین ثم آمین

حافظ محمد خاں نوری

ادنیٰ خادم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ

بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

تقریظ مبارک

جانشینِ قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ استاذ العلماء والفضلاء

حضرت پیر مفتی محمد سعادت علی قادری

شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قصور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ النبیّ الکریم اما بعد

خطیبِ پاکستان فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا ابوالحماد محمد احمد برکاتی قادری خطیب جامع مسجد شیر ربانی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور نے بڑی محنت اور محبت سے ایک کتاب جس کا نام لمعاتِ مصطفیٰ ﷺ رکھا ہے، لکھی ہے یہ کتاب اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس کا مواد کتاب اللہ اور احادیثِ رسول اللہ ﷺ پر مشتمل ہے۔ اور فاضل مرتب نے اس پر اپنی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کیا اور کمال یہ ہے کہ قاری خود ہی پڑھنے کے ساتھ ہی منشاءِ ایزدی تک پہنچ جاتا ہے۔ فقیر نے کتاب کو بعض مقامات سے پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اس کتاب کو بہت جامع پایا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کتاب سے مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوگا اور عقائد کو درست کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ یہ کتاب علماء، طلباء اور عام احباب کو نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اس کتاب میں 50 سے زائد حوالہ جات ایسے ہیں جن سے ثابت کیا گیا ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول شریف کو ہوئی اور 25 کے قریب حوالہ جات ایسے ہیں جن سے ثابت کیا گیا ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی ولادت باسعادت پر شیطان روتا رہا ہے۔ اس کتاب میں 100 احادیثِ قدسیہ بھی درج کی گئیں ہیں۔ میری دعا ہے کہ فاضل موصوف کی اس محنت کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اور موصوف کی آخرت کا سامان بنائے۔

فقیر ابوالعلیٰ محمد سعادت علی قادری اشرفی

تقریظ مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت شہبازِ ولایت

حضرت میاں نور محمد نصرت نوشاہی

زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف

''لمعاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم'' کی برکت سے حضرت علامہ مولانا محمد احمد برکاتی حفظہ اللہ تعالیٰ کی تالیفِ لطیف کو ایسی برکت ہوئی کہ موصوف کی کتاب کا تیسرا ایڈیشن اس وقت قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ نے جس خلوص نیت اور حسن عقیدت سے حضور رسالت مآب، وجود الکتاب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں اپنا ہدیہ نیاز پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، لگتا تھا کہ عامۃ المسلمین میں اس کی پذیرائی، اس کی قبولیت کی دلیل ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایسا ہی ہوا ہے۔ یہ وہ زادِ عمل ہے جس کی جزا ان شاء اللہ العزیز حضور شفیع الامم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت اور رحمت کی صورت ملنے کی امید ہے۔

برکاتی صاحب نے مصنفین و مؤلفین کی صف میں آتے ہی اپنے قلم کی رفتار کو تیز کر دیا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ وہ اب رکنے والے نہیں۔ ان کی فکر جواں نے ذوق و وجدان کو یکجا کر دیا ہے۔ جو ان کے پختہ عقائد اور سوز و سرور قلبی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جسے ہر وہ شخص محسوس کر سکتا ہے، جس کے دل میں حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ موجود ہے۔

مطالعے کا شوق برکاتی صاحب کو ورثہ میں ملا ہے۔ ان کا تعلق علمی گھرانے سے ہے۔ ان کے والدِ محترم بڑے اعلیٰ پایہ کے عالمِ دین اور خطیب ہیں۔ یہ کتاب جہاں برکاتی

صاحب کے پختہ عقائد کی آینہ دار ہے، وہیں ان کی تحقیقی کاوشوں کا بھی خزینہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تحقیق میں اعتماد اور علمی ہنر مندی کا عنصر غالب ہے جو کمزور عقائد رکھنے والوں کے لئے تریاق کا کام دے سکتا ہے۔

کتابوں کے انبار لگائے رکھنا، غرقِ مطالعہ رہنا اور علمی نکات کا اخذ کرنا برکاتی صاحب کی عادتِ ثانیہ بن چکا ہے۔ اس لئے امید رکھنی چاہئے کہ وہ آئندہ بھی کوئی نہ کوئی فکری معرکہ بپا کرتے رہیں گے اور ملتِ اسلامیہ کے ایمان وایقان کو پختہ کرنے کے لئے ایسا نور افزا مواد مہیا کرتے رہیں گے۔ یقیناً اب وہ کسی نئے موضوع اور نئی جہت کی تلاش میں ہوں گے۔ دعا ہے ان کے ذوقِ مطالعہ میں مزید اضافہ ہو اور وہ اسی طرح اہلِ ذوق کے لئے عشق ومحبت کا اثاثہ جمع کرتے رہیں۔

دارالفیوض قطب عالم شفاء الملت

حضرت میاں نیک محمد صاحب نوشاہی قدس سرہ العزیز شرقپور شریف

میاں نور محمد نصرت نوشاہی ایم اے ایم او ایل وگولڈ میڈلسٹ

تقریظ مبارک

مناظر اسلام محققِ دوراں حضرت مولانا

پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب

زیب سجادہ آستانہ عالیہ عزیزیہ کوٹ رادھاکشن

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی حفاظت کے لئے علماء حق کا گروہ پیدا فرمایا جو کہ دن رات دین متین کی خدمت میں سرگرم عمل ہے اور تقریری وتحریری انداز سے اسلام کے خلاف چلنے والی آندھیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ان علماء حق میں سے ایک ممتاز عالم دین، ایک عظیم محقق، ایک تجربہ کار مدرس، ایک بے مثال خطیب، ایک باکمال ادیب وشاعر، عالی مرتبت شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد احمد برکاتی صاحب مدظلہ العالی اطال اللہ عمرہ وافاعانا اللہ بطول حیاتہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔

میدان خطابت میں آپ اپنی عظمتوں اور رفعتوں کا لوہا منوا چکنے کے بعد تحریری میدان میں بھی آپ اپنے آپ کو اس میدان کا شہسوار ثابت کر رہے ہیں۔آپ کی چند کتب کا مطالعہ کیا ہے جن میں آپ نے تحقیق کے دریا بہا دیئے ہیں۔ایک ایک حدیث کی تخریج میں آپ نے اس قدر عرق ریزی سے کام لیا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ حوالہ جات کے انسائیکلو پیڈیا ہیں اسکی وجہ صرف یہی ہے کی آپ نے ایک علمی خانوادے میں جنم لیا ہے آپ کے والد گرامی قبلہ شیخ القرآن، شیخ الحدیث والتفسیر، فقیہ العصر، خطیب لاثانی، مبلغ اسلام، قاری القرآن حضرت علامہ مولانا محمد علی برکاتی صاحب مدظلہ العالی ہیں جو کہ سند المحدثین، فخر المفسرین، رئیس الفقہاء ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔

آپ کی زیرِ نظر کتاب ''لمعات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' آپ کا علمی شاہکار ہے۔ اس میں بڑی عرق ریزی سے آپ نے عقائد اہلسنت وجماعت کی وضاحت فرمائی ہے۔ ان عقائد میں آپ کے سرفہرست عقیدہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عطائی کمالات وتصرفات کا ہے اس سلسلے میں آپ نے دلائل کا انبار لگا دیا ہے۔ یک صد آیات و یک صد احادیث مبارکہ بطور دلائل پیش فرمائی ہیں جو شخص بھی اس کتاب کو بنظر انصاف پڑھے گا وہ عقیدۂ اہلسنت اپناتا نظر آئے گا۔ آپ نے اس کتاب کو نہایت شیریں زبان میں لکھا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو قبول عام عطا فرمائے ۔اور حضرت صاحبزادہ والاشان کے لئے ذخیرہ آخرت فرمائے۔ **اٰمین ثم اٰمین۔**

خادم العلماء

(پروفیسر) محمد انوار حنفی

شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ

کوٹ رادھا کشن

کتاب پڑھنے کے لئے رہنمائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ہر اس تعریف کا حقدار ہے جو اس کی شان کے لائق ہے اگر چہ کوئی بھی تعریف اس کی شان کے بیان کا **کَمَا حَقُّہٗ** احاطہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ لفظ ''تعریف'' بھی اس کی شان کے بیان سے **کَمَا حَقُّہٗ** مناسبت نہیں رکھتا کیونکہ یہ ہماری لغت کی کم مائیگی ہے کہ اور کوئی الفاظ میسر نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر اس تعریف کا حقدار ہے جو وہ اپنے لئے پسند فرمائے۔

بے حد و حساب درود و سلام ہوں اس ہستی پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات پر جو بھی انعامات اور فضل و کرم فرمانے تھے، ان سب کا جامع اس عظیم ہستی کو بنا کر مقامِ محبوبیت پر فائز فرمایا یعنی اصل کائنات، تتمہء کائنات، روح کائنات، مخزن کائنات، باعث تخلیق کائنات، فخر کائنات، جان کائنات، امام الانبیاء، خطیب الانبیاء، اشرف الانبیاء، افضل الانبیاء، اکرم الانبیاء، احمد مجتبیٰ، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم لاکھ کوشش کر لیں تو بھی اس ہستی کے احسانات کا بدلہ چکانے سے ہمیشہ سے عاجز رہے ہیں اور عاجز رہیں گے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کریمی میں آپ کی آمد سے قبل، بعد میں اور اب تک اہلِ محبت نے اپنی اپنی بساط کے مطابق خراج عقیدت پیش کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔ لیکن ہزاروں لاکھوں صفحات کو زیورِ تحریر سے مزین کرنے کے بعد بھی ایک ہی صدا سنائی دیتی ہے کہ

۔ لایمکن الثناء کما کان حقہ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

فقیر کا ایک مقام پر محفل میلاد میں خطاب تھا۔ جس میں کچھ ایسی آیات کریمہ و احادیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جن میں اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کے

ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک تھا (اگر چہ ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں شاید ہی کوئی ایسی جگہ ہوگی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے ساتھ، پہلے یا بعد میں اپنا صراحۃً یا ضمیرۃً تذکرہ نہ کیا ہو) کچھ احباب نے پیہم اصرار کیا کہ اس بیان کو کتابی شکل دے دی جائے تو عوام الناس کیلئے کافی مفید ہوگا۔قبلہ والدِ گرامی کے حکم سے اس میں مزید وسعت دی۔اس طرح اس کتاب کو چند اجزاء میں تقسیم کر دیا۔

پہلے جزو میں آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کی تاریخ بارہ ربیع الاول شریف کے حوالہ جات، آپ کا شجرۂ مبارکہ، آپ کی دادیوں کے اسمائے مبارکہ ،آپ کی نانیوں کے اسمائے مبارکہ، آپ کے چچاؤں کے اسمائے مبارکہ، آپ کے ساتھ منسوب مستورات کے اسمائے مبارکہ وہ جو کہ آپ کے ساتھ بحیثیت زوجہ رہیں، کچھ کو آپ نے نکاح کے بعد علیحدہ فرمادیا، کچھ جو آپ سے نکاح کی خواہش مند تھیں، کچھ وہ جو آپ سے نکاح کی غرض سے حاضر ہوئیں لیکن حصولِ منزل سے محروم رہیں۔

دوسرے جزو میں ایک سو ایسی آیات کریمہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام مبارک کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر مبارک فرمایا ہے۔

تیسرے جزو میں ایک سو ایسی احادیث مبارکہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے یا تو خود، یا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بذاتِ خود اللہ تعالیٰ کے نام ساتھ اپنا ذکر کیا، یا انبیاءِ کرام علیہم السلام، یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر خیر کیا ہے۔اس سے اصلاحِ عقائد کے ضمن میں بھی معاونت ہوگی اور ساتھ ہی ساتھ ایک موجودہ غلط تصور جو یہ کہا جاتا ہے کہ "اہلسنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے ساتھ ملا دیتے ہیں، اور ایسا کام شرک ہے وغیرہ وغیرہ" اس تصور کی اصلاح بھی ممکن ہوگی۔ان شاء اللہ تعالیٰ

چوتھے جزو میں اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ پر مشتمل پچاس آیات کریمہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ایک اسمِ صفتی استعمال کیا۔ پھر ساتھ ہی پچاس وہ آیات مبارکہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے وہی اسم صفتی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے یا دیگر مقربین کے لئے استعمال کیا ہے۔ اس سے یہ تصور ختم کرنے میں معاونت حاصل ہو گی کہ جو لقب اللہ تعالیٰ کیلئے ہو وہ اگر مخلوق کے حق میں استعمال ہو تو شرک ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس سے ہمارا مقصد عقیدۂ توحید کے حقیقی تصور کو اجاگر کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں کا ظہور اپنے پاکیزہ بندوں ہی کے ذریعے فرماتا ہے۔ اس کو شرک یا بدعت کہنے کی بجائے مظہر قدرت باری تعالیٰ سمجھ کر توحید باری تعالیٰ پر اپنا یقین مضبوط کرنا چاہئیے۔

پانچویں جزو میں ایک سو ایسی احادیث قدسیہ مبارکہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خود مدح وشان بیان فرمائی ہے۔ محبانِ فی اللہ علامہ غلام مصطفیٰ برکاتی، علامہ محمد ابراہیم حقانی اور حافظ محمد اقبال صدیقی سلمھم الرحمٰن کے اصرار پر احادیث مبارکہ پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں۔

اس کتاب کی تمام خوبیاں اور اوصاف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے ہیں۔ اور اس کی تمام خامیاں ناچیز کی طرف سے ہیں۔ احتیاط کے باوجود اگر کچھ کمزوری ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے معاف فرمائے۔ جب کہ قارئین کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ خامیوں کی نشاندہی فرما کر اس کتاب کو مزید بہترین فرمانے کے لئے معاونت فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح احوال کی مزید کوشش کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں فہمِ مستقیم نصیب فرمائے۔ اور بروز حشر ہم سے ارحم الراحمین کی شان کریمی سے حسنِ سلوک فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

باب نمبر 1

نسب نامه

حضرت سیدنا محمدرسول اللهﷺ بن عبدالله بن عبدالمطلب(شیبه) بن هاشم بن عبد مناف بن قُصیّ بن كِلاب بن مُرَّة بن كعب بن لوئیّ بن غالب بن فِهر(قریش) بن مالك بن النَضَربن كِنانة بن خُزَیمَة بن مُدرِكة بن اِلیاس بن مُضَر بن نِزّار بن مَعدّ بن عدنان بن اددبن اشحب بن صالح بن صالوح بن الهَمَیُسَع بن نبت بن حمل بن قیدار بن حضرت اسماعیل علیه السلام بن حضرت ابراهیم علیه السلام بن تارخ بن یاخور بن شاروخ بن ارغو بن بالغ بن عابر بن شالح بن ارفخشند بن سام بن حضرت نوح علیه السلام بن انوشر بن متوشلح بن اخنوع بن یرد بن مهلائیل بن قینان بن انوش بن حضرت شیث علیه السلام بن حضرت سیدنا آدم علیه السلام۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 62،64۔

۔فردوس الاخبار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 73۔

۔سیرۃ ابن ھشام جلد نمبر صفحہ 1 نمبر 25۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی 12 ربیع الاوّل شریف ولادت باسعادت کے مختصر دلائل

(1)۔السیر ۃ النبویۃ (ابن ہشام) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 141۔

(2)۔تہذیب سیرۃ ابن ہشام (ابن ہشام) باب ولادۃ الرسول جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 43۔

(3)۔تاریخ الامم والملوک (محمد ابن جریر طبری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 125۔

(4)۔اصول کافی (محمد بن یعقوب کلینی) ابواب التاریخ باب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(5)۔سیرۃ ابن حبان (ابن حبان) باب ذکر مولد رسول اللہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 33۔

(6)۔کتاب الثقات (ابن حبان) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 14۔

(7)۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 603۔

(8)۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 135۔

(9)۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 74۔

(10)۔ابن عساکر (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 132۔

(11)۔مختصر ابن عساکر باب ذکر مولد رسول اللہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 121

(12)۔مولد العروس (ابن جوزی) صفحہ نمبر 71۔

(13)۔المیلاد النبوی (ابن جوزی) صفحہ نمبر 50۔

(14)۔الوفاء (ابن جوزی) صفحہ نمبر 87۔

(15)۔الکامل (ابن اثیر جزری) باب ذکر مولد الرسول جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 157۔

(16)۔تاریخ اسلام (ذہبی) باب مولدہ المبارک جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 4۔

(17)۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 260۔
(18)۔السیرۃ النبویہ (ابن کثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 199۔
(19)۔تاریخ ابن خلدون باب الموالد الکریم وبدء الوحی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 710
(20)۔تقریب التہذیب (عسقلانی) صفحہ نمبر 126۔
(21)۔معارج النبوۃ (فارسی) (معین کاشفی) رکن دوم صفحہ نمبر 37۔
(22)۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 75۔
(23)۔کشف الغمۃ (عبدالوہاب شعرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 223۔
(24) النعمۃ الکبریٰ ا (ابن حجر مکی) صفحہ نمبر 39۔
(25)۔التاریخ الخمیس (ازحسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 361۔
(26)۔المورد الروی فی مولد النبوی (علامہ علی قاری) صفحہ نمبر 95۔
(27)۔السیرۃ الحلبیہ (نورالدین حلبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 93۔
(28)۔مدارج النبوۃ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 14۔
(29)۔ماثبت بالسنۃ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) صفحہ نمبر 98۔
(30)۔الزرقانی علی المواہب (محمد زرقانی بن عبدالباقی) جلد نمبر1 صفحہ نمبر 132۔
(31)۔خلاصہ تہذیب الکمال (الخزرجی) صفحہ نمبر 143۔
(32)۔البدء والتاریخ (مطہر طاہر مقدسی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 225۔
(33)۔صحیح السیرۃ النبویۃ (ابراہیم العلی) صفحہ نمبر 47۔
(34)۔الروض الانف (سُہَیلی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 278۔
(35)۔عیون الاثر (ابن سید الناس) باب ذکر مولد الرسول جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 32
(36)۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد 1 صفحہ نمبر 334۔

(37)۔انوار محمدیہ من المواہب اللدنیہ (یوسف نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 27۔
(38)۔حجۃ اللہ علی العالمین (یوسف نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 231۔
(39)۔بلوغ الامانی شرح فتح الربانی (احمد ولد الکوری العلوی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 189۔
(40)۔خاتم النبیین (محمد ابوزہرہ مصری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 115۔
(41)۔اعلام النبوۃ (ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی) صفحہ نمبر 192۔
(42)۔محمد رسول اللہ (صادق ابراہیم جون) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 102۔
(43)۔محمد رسول اللہ (محمد رضا قاہرہ) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 19۔
(44)۔تواریخ حبیب الالہ (کاکوروی) صفحہ نمبر 12۔
(45)۔تاریخ مکہ معظمہ (غلام دستگیر ہاشمی) صفحہ 57۔
(46)۔سیرۃ مصطفیٰ (عبدالمصطفیٰ اعظمی) صفحہ نمبر 49۔
(47)۔سیرۃ رسول عربی (نور بخش توکلی) صفحہ نمبر 43۔
(48)۔ضیاء النبی (پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 33۔
(49)۔سیرۃ الرسول (ڈاکٹر طاہر القادری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 238۔
(50)۔الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ (صدیق بھوپالی) صفحہ نمبر 7۔
(51)۔سیرۃ پاک (از محمد اسلم قاسمی پوتا محمد قاسم نانوتوی) صفحہ نمبر 22۔
(52)۔سیرت خاتم الانبیاء (محمد شفیع دیوبندی مفتی کراچی) صفحہ نمبر 18۔

ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر شیطان کی آہ وزاری

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور دیگر مخلوقات نے خوشی اور فرحت کا اظہار فرمایا۔لیکن شیطان ایسا بدنصیب تھا کہ وہ اس پُرمسرت موقع پر بھی زاروقطار بلکہ کہرام مچا مچا کر روتا رہا۔ یہ کوئی عام واعظانہ بات نہیں ہے بلکہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔اس کے چیخ وپکار کرنے کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

(1)۔تفسیر وکیع تحت سوررۃ فاتحہ۔

(2)۔تفسیر ابن مخلد (بقی بن مخلد) تحت سوررۃ فاتحہ۔

(3)۔تفسیر قرطبی تفسیر سورۃ فاتحہ۔

(4)۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 17۔

(5)۔کتاب العظمۃ (ابوالشیخ) صفحہ نمبر 428 روایت نمبر 1135

(6)۔معجم مقاییس اللغۃ (ابن فارس) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 380۔

(7)۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید الخرکوشی نیشاپوری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 347۔

(8) المخصص المخلف الاول (علی بن اسماعیل ابن سیدہ) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 394۔

(9)۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 341۔

(10)۔غنیۃ الطالبین (شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) باب فضیلت۔

(11،12)۔الروض الانف (سُہَیلی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 74، صفحہ نمبر 278۔

(13)۔مولد العروس (ابن جوزی) صفحہ نمبر 3۔

(14)۔الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ (ابوالربیع سلیمان الکلاعی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 98

(15)۔الاحادیث المختارہ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 114۔

(16)۔عیون الاثر (ابن سید الناس) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 34۔

(17)۔البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 42۔

(18)۔السیر ۃ النبو یہ (ابن کثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 212۔

(19)۔المختصر الکبیر فی سیرۃ الرسول (عزالدین بن جماعۃ کنانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 7

(20، 21)۔سبل الھدیٰ والرشاد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 35، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 218۔

(22)۔السیر ۃ الحلبیۃ (حلبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 99۔

(23)۔الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم (عبدالحق محدث الہ آبادی) صفحہ نمبر 82۔

(24)۔ضیاء النبی (پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 56۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دادیوں کے اسمائے مبارکہ

حضرت سیدنامحمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بن آمنة بنت وهب

2 حضرت عبداللہ کی والدہ محترمہ فاطمة بنت عمرو بن عايذ

3 حضرت عبد المطلب کی والدہ محترمہ سلمیٰ بنت عمرو بن زيد

4 حضرت ہاشم کی والدہ محترمہ عاتكة بنت مرّه

5 عبد مناف کی والدہ محترمہ حُبّی بنت حُلَيل

6 قصی کی والدہ محترمہ فاطمة بنت سعد بن سَيَل

7 کِلاب کی والدہ محترمہ هند بنت سُرَيْر

8 مُرّة کی والدہ محترمہ مَخْشَيَّة بنت شيبان

9 كعب کی والدہ محترمہ مَاوِيَّه بنت كعب بن القين

10 لؤی کی والدہ محترمہ عاتكة بنت يَخْلُد

11 غالب کی والدہ محترمہ ليلیٰ بنت الحارث سعد

12 فهر(قریش) کی والدہ محترمہ جَنْدَلَة بنت عامر بن حارث

13 مالک کی والدہ محترمہ عِكْرِشَة بنت عدوان

14 النضر کی والدہ محترمہ بَرّة بنت مربن ادّ

15 كنانة کی والدہ محترمہ عَوَانة هند بنت سعد بن قيس

16 خزيمة کی والدہ محترمہ سلمیٰ بنت اسلم

17 مدركة کی والدہ محترمہ ليلی(خِنْدِف) بنت حُلْوَان

18 الياس کی والدہ محترمہ الرباب بنت حيد

19 مضر کی والدہ محترمہ سودة بنت عک

20 نزاز کی والدہ محترمہ مُعَانَة بنت جوشم

21 معد کی والدہ محترمہ مَهْدَدُ بنت اللّهُم بن جَلْحَب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نانیوں کے اسمائے مبارکہ

1 حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا بنت وھب بن عبد مناف

2 بَرَّہ (ریطہ) بنت عبدالعزی

3 ام حبیب عاتکہ بنت اسد بن عبدالعزی

4 بَرَّہ بنت عوف بن عبید

5 اُمَیمَۃ بنت مالک بن غنم

6 قِلابۃ بنت الحارث

7 دُبّ بنت ثعلبہ بن الحارث

8 عاتکہ بنت غاضرہ

9 لیلیٰ بنت عوف

10 سلمیٰ بنت لوی بن غالب بن فھر

11 ماویّہ بنت کعب بن القین

12 بنت قیس بن ربیعۃ

13 النجعۃ بنت عبید بن الحارث

ازواج النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین ام سلمہ ھند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، ام المومنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا، ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، ام المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین صفیہ بنت حی اخطب رضی اللہ عنہا، ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، ام شریک ازدیہ (بنی دوس)، عمرہ بنت یزید الغفاریہ۔

آپ سے کسی نہ کسی انداز سے منسوب دیگر مستورات کے اسماء

ریحانہ بنت زید بن عمرو ، الکلابیہ اسماء بنت النعمان
قتیلہ بنت قیس ، ملیکہ بنت کعب اللیثی
اسماء السلمیہ ، خولہ بنت ھذیل بن ھبیرہ
شراف بنت خلیفہ کلبیہ ، الجندعیہ بنت جندب
لیلیٰ بنت خطیم ، عمرہ بنت معاویہ الکندریہ
ام ھانی بنت ابوطالب ، ضباعہ بنت عامر بن قرط
صفیہ بنت بشامہ بن نضلہ ، امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب
عزہ بنت ابی سفیان ، ام شریک (بنی عامر)

آپ کے چچاؤں، پھوپھیوں اور انکی ماؤں کے نام

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی ازواج کے نام اور ان سے جنم لینے والی اولاد کے نام یعنی آپ کے چچاؤں اور پھوپھیوں کے نام

(1) حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ صفیہ بنت جندب سے

ایک بیٹا: حارث

(2) حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ سے

تین بیٹے: حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، زبیر، ابوطالب (عبدالکعبہ)

پانچ بیٹیاں: ام حکیم، عاتکہ، برَّۃ، امیمۃ، اروٰی

(3) حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہالہ بنت وُہَیب بن عبد مناف سے

تین بیٹے: حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، مُقوِّم، حَجل (مغیرہ)

ایک بیٹی: حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

(4) حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ نُتَیلہ بنت جناب بن کُلَیب سے

تین بیٹے: حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، ضرار، قُثم

(5) حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ لُبنیٰ بنت حاجر بن عبد مناف سے

ایک بیٹا: ابولھب (عبدالعزیٰ)

(6) حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ مُمَنَّعہ بنت عمرو بن مالک سے

ایک بیٹا: غَیدَاق (مصعب)

باب نمبر 2

ایک سو آیات مبارکہ جن میں اللہ تعالیٰ کے نامِ مبارک کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر مبارک ہے

﴿1﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سود خور سے جنگ

اللہ تعالیٰ نے سود چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی اس امتناع کے باوجود بھی سودی کاروبار کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے للکار کر ارشاد فرمایا ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ

(پارہ نمبر ۳۔ سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر ۲۷۹)

ترجمہ:۔ اگر تم باز نہ آئے تو اعلان جنگ سن لو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے۔

﴿2﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا حکم

اللہ نے اس آیت میں اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ

(پارہ نمبر ۳۔ سورہ آل عمران۔ آیت نمبر ۳۲)

ترجمہ:۔ آپ فرمایئے کہ تم اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

﴿3﴾

اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت رحمت کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رحم کا حق دار بننے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(پارہ نمبر۴ سورہ آل عمران۔ آیت نمبر۱۳۲)

ترجمہ:۔ اوراطاعت کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے

﴿4﴾

عشق مصطفیٰ ﷺ: زخمی صحابہ کا بھی اللہ اوراس کے رسول ﷺ کو لبیک کہنا

جنگ احد میں جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زخمی صحابہ کو جنگ کیلئے پکارا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی آواز پر لبیک کہنے کو اپنے حضور بھی لبیک کہنا فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خود سے جدا نہ کیا۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ

الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ○

(پارہ نمبر۴ سورہ آل عمران۔ آیت نمبر۱۷۲)

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے گہرے زخم لگنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو لبیک کہا، ان میں سے جنہوں نے نیکی کی اور تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

﴿5﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت۔ذریعۂ جنت

اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کو جنت میں جانے کا سبب قرار دیا ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(پارہ نمبر۴۔سورۃ النساء۔آیت نمبر۱۳)

ترجمہ:۔ جوکوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے باغات میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

﴿6﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی۔انجام جہنم

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کو جہنم میں جا کر رسوا کن عذاب کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○

(پارہ نمبر۴۔سورۃ النساء۔آیت نمبر۱۴)

ترجمہ:۔ اور جو بھی نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کی اور اپنی حدود سے تجاوز کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ کیلئے جہنم میں داخل کرے گا اور اس شخص کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔

﴿7﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت۔اہل ایمان کا فرض

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی، اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولی الامر کی اطاعت کا قانون بیان فرمایا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ (پارہ نمبر ۵۔سورۃ النساء۔آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اولی الامر کی۔

﴿8﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع۔امن کا ضامن

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے جھگڑوں کی صورت میں اس کے حل کا صاف اور سیدھا راستہ سمجھایا ہے۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ

(پارہ نمبر ۵۔سورۃ النساء۔آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ:۔ اگر تم کسی چیز کے بارے میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوٹا دو۔

﴿9﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت۔محبوبانِ خدا کی سنگت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کو انبیائے کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور اولیائے کرام کی معیت کا سبب قرار دیا ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ

(پارہ نمبر ۵۔سورۃ النساء۔آیت نمبر ۶۹)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرے گا پس وہی لوگ ہوں گے انبیاے کرام، صدیقین، شہدائے کرام اور اولیائے کرام کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔

﴿10﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف ہجرت۔مر کر بھی اجر

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت شرعی کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف آنا قرار دے کر اُن کی موت کے بعد بھی اُن کے اجر کا خود کو ذمہ دار بیان فرمایا ہے۔

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ

(پارہ نمبر ۵۔سورۃ النساء۔آیت نمبر ۱۰۰)

ترجمہ:۔ جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی

طرف ہجرت کیلئے نکلے پھر اسے موت نے آلیا پس اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

﴿11﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مضبوط ایمان۔ مومنوں کا فرض

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر ایمان مضبوط رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

(پارہ نمبر ۵۔ سورۃ النساء۔ آیت نمبر ۱۳۶)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر

﴿12﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی۔ رسوائی ہی رسوائی

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے والوں کے لئے دنیا اور آخرت میں عذاب بیان فرمایا ہے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ .... ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ○

(پارہ نمبر ۶۔ سورۃ المائدۃ۔ آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ:۔ بیشک جو لوگ جنگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی وجہ سے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

﴿13﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم مومنوں کے مددگار

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مددگار ہونے کا یقین دلایا ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

(پارہ نمبر ۶۔ سورۃ المائدۃ۔ آیت نمبر ۵۵)

ترجمہ:۔ اے مومنو! بے شک تمہارے مددگار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

﴿14﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ماننے والے ہی اللہ تعالیٰ کی جماعت ہیں

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات کو مددگار بنانے والوں کو اپنا گروہ قرار دے کر غالب ہونے کی بشارت دی ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ۝

(پارہ نمبر ۶۔ سورۃ المائدۃ۔ آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ:۔ جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مومنوں کو مددگار بنالیا تو پس بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا جماعت غالب والی ہے۔

《15》

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے کفار کے دشمن

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر ایمان لانے کو کفار سے دوستی نہ کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

وَلَوْكَانُوا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَااتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ۔

(پارہ نمبر ۶۔ سورۃ المائدۃ۔ آیت نمبر ۸۱)

ترجمہ:۔ بعض لوگوں کے کردار کے بارے میں واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر وہ ایمان لاتے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور اس پر جو اتارا گیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف تو کبھی بھی کفار کو دوست نہ بناتے۔

《16》

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار۔ کبھی نہیں غدار

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر ایمان لانے اور دیگر معاملات سے محتاط رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ

(پارہ نمبر ۷۔ سورۃ المائدۃ۔ آیت نمبر ۹۲)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اور ان کی مخالفت سے بچتے رہو۔

﴿17﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف دعوت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر کفار کو ایمان لانے کی دعوت کا ذکر فرمایا ہے۔

وَاِذَاقِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْااِلٰی مَااَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ۔

(پارہ نمبر ۷۔ سورۃ المائدہ۔ آیت نمبر ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے کلام اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف۔

﴿18﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان۔ ہدایت کی پہچان

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر ایمان لانے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع کرنے کو ہدایت کا سبب قرار دیا ہے۔

فَاٰمِنُوابِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ○

(پارہ نمبر ۹ سورۃ الاعراف۔ آیت نمبر ۱۵۸)

ترجمہ:۔ پس ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جو کہ نبی اُمی ہیں اور وہ ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے کلام پر۔ اور تم پیروی کرو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

﴿19﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت کے اصلی مالک

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کا مالک اپنی ذات کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قرار دیا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ

(پارہ۹۔سورۃ الانفال۔آیت ۱)

ترجمہ:۔ وہ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ مال غنیمت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہے۔

﴿20﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت تقویٰ واصلاح کی بنیاد

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا حکم مومنین کے لیے جاری فرمایا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

(پارہ نمبر۹۔سورۃ الانفال۔آیت نمبر۱)

ترجمہ:۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اصلاح کرو باہمی معاملات میں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔

﴿21﴾

دشمنِ احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہ شدت کیجئے

کفار پر بہت زیادہ سختی کا حکم اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوااللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ

(پارہ نمبر ۹ ۔سورۃ الانفال ۔آیت نمبر ۱۳)

ترجمہ:۔ یہ حکم (سختی کرنے کا) اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کی۔

﴿22﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت عذاب کا سبب

اس آیت میں فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مخالف ہوگا سخت عذاب کا حقدار ہوگا۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ٥

(پارہ نمبر ۹ ۔سورۃ الانفال ۔آیت نمبر ۱۳)

ترجمہ:۔ جوکوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کرے گا پس بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

﴿23﴾

ان کے در پہ پڑ رہو

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم دیا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منہ موڑنے سے منع فرمایا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝

(پارہ نمبر ۹۔ سورۃ الانفال۔ آیت نمبر ۲۰)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منہ نہ پھیرو حالانکہ تم سن رہے ہو۔

﴿24﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بلاوا اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے لبیک

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنے کو اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات کیلئے لبیک کہنا ہی فرمایا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ۔

(پارہ نمبر ۹۔ سورۃ الانفال۔ آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو لبیک کہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں بلائیں۔

﴿25﴾

ایمان والے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت نہیں کر سکتے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے خیانت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ۔

(پارہ نمبر ۹۔سورۃ الانفال۔آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے خیانت نہ کرو

﴿26﴾

مالِ غنیمت کا خُمس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت کی تقسیم کا ذکر کر کے اپنا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حصہ بیان کیا ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ۔

(پارہ نمبر ۱۰۔سورۃ الانفال۔آیت نمبر ۴۱)

ترجمہ:۔ اور جان لو کہ مال غنیمت میں سے خُمس یعنی پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہے۔

﴿27﴾

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت۔جھگڑوں سے حفاظت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جھگڑوں سے بچنے کا حل اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کی اطاعت قرار دیا ہے۔

وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَاتَنَازَعُوْا

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ الانفال۔ آیت نمبر ۴۶)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور باہم جھگڑا نہ کرو

﴿28﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم مالک ومختار

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے معاہدوں سے اپنا اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا لاتعلق ہونا بیان فرمایا ہے۔

بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی الَّذِیْنَ عَاھَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؕ

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۱)

ترجمہ:۔ لاتعلقی ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے ان معاہدوں کے لئے جو تم نے مشرکین سے کئے ہیں۔

﴿29﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اعلان ایک ہی ہے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حج اکبر کے موقع پر اعلان کو ایک ہی اعلان قرار دیا ہے۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ

(پارہ نمبر ۱۰ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۳)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے لوگوں کو حج اکبر کے دن اعلان ہے۔

﴿30﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم مشرکوں سے بیزار

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اعلان واضح فرما کر قیامت تک کا قانون بنا دیا ہے۔

اَنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ ط

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۳)

ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے بیزار ہیں

﴿31﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مشرکوں کا عہد ناممکن

کَیْفَ یَکُوْنُ لِلْمُشْرِکِیْنَ عَھْدٌ عِنْدَاللّٰہِ وَعِنْدَ رَسُوْلِہٖ۔

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۷)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاں مشرکوں کے لئے عہد کیوں کر ہوسکتا ہے۔

﴿32﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم مومنوں کے راز دار

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مومنوں کیلئے محرم

راز ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ط

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۱۶)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مومنوں کے سوا انہوں نے کسی کو اپنا رازدار نہیں بنایا

﴿33﴾

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ عذاب سے حفاظت کا ذریعہ

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کائنات کی کل متاع سے بڑھ کر اپنی ذات اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات کے ساتھ پیار کرنے کا حکم دیا ہے اور نہ کرنے کی صورت میں اپنی طرف سے عذاب کے منتظر رہنے کا حکم دیا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ:۔ آپ فرما دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تمہیں تمہارے والدین، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری

بیویاں، تمہارا خاندان، تمہارا کمایا ہوا مال، مال تجارت جس میں خسارہ کا تم اندیشہ رکھتے ہو اورتمہارے پسندیدہ مکانات تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا اپنا عذاب آپہنچے اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿34﴾

جواللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حرام حرام نہ سمجھے اس سے جنگ

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حرام کیے ہوئے کو جو حرام نہ سمجھیں ان سے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۲۹)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ تعالیٰ و یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے اس کو حرام نہیں سمجھتے ان سے لڑائی کرو

﴿35﴾

اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دشمن کا مال بیکار

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کفر کرنے والے منافقین کے مال خرچ کرنے کی قبولیت کے نہ ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۵۴)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کفر کرنے کی

وجہ سے ان کا مال خرچ کرنا قبول نہ کیا جائے گا۔

﴿36﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عطاء پر رضاء

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عطا کردہ مال پر لوگوں کے خوش ہونے کی خواہش کا ذکر کیا گیا ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

(پارہ نمبر ١٠۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ٥٩)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو ان کو دیا کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ اس پر راضی ہو جاتے۔

﴿37﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عطاء۔ لمحہ بلمحہ زیادہ

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عطا کیے ہوئے مال کو اپنا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فضل قرار دیا ہے۔

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ۔

(پارہ نمبر ١٠۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ٥٩)

ترجمہ:۔ کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ ہی ہمیں کافی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے فضل سے عنقریب اور عطا فرمائیں گے۔

﴿38﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا۔ سب سے بڑا فرض

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ منافقین عام مسلمانوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو خوش کیا جائے

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۶۲)

ترجمہ:۔ وہ تم لوگوں کو راضی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی قسمیں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم راضی کئے جانے کے زیادہ مستحق ہیں اگر یہ لوگ ایمان والے ہیں۔

﴿39﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نتیجہ رسوا کن عذاب

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کو رسوا کن عذاب کا حقدار بیان فرمایا ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۶۳)

ترجمہ:۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے جہنم کی آگ ہے اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔

﴿40﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاق کفر ہی کفر

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ استہزاء کو کفر قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج ہونا قرار دیا گیا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۶۵۔۶۶)

ترجمہ:۔ اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو دل لگی اور خوش طبعی کر رہے تھے۔ آپ فرما دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ استہزاء کرتے ہو۔ بہانے مت بناؤ۔ تم ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو۔

﴿41﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت۔ ذریعۂ رحمت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم کے حقدار اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کو قرار دیا ہے۔

وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۷۱)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں۔ انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ عنقریب رحم فرمائے گا۔

﴿42﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فضل۔ منافقین کی چڑ

اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ منافقین کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اپنے سے محبت کرنے والوں کو نوازنا بہت ہی ناگوار اور برا محسوس ہوتا ہے۔

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۷۴)

ترجمہ:۔ اور انہیں یہ برا لگا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے فضل و کرم سے ان (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو غنی کر دیا ہے۔

﴿43﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر۔ ساری عنایات ختم

اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ستانے والے کسی بھی قسم کی نرمی اور رعایت کے حقدار نہیں ہوں گے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۗ

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۸۰)

ترجمہ:۔ یہ بے شک اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کفر کیا ہے۔

﴿44﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کفر رحمت سے دائمی محرومی

اس آیت میں منافقین کے جنازہ سے امتناع اور قبروں کے پاس رکنے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ بایں وجہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کفر کیا۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۸۴)

ترجمہ:۔ اور نہ پڑھے ان میں سے کسی پر کبھی بھی نماز جنازہ اور نہ ہی ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔ کیونکہ انہوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ

﴿45﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے منکرین کے لئے یقینی عذاب

اس آیت میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ منکرین کی توبہ بھی قبول نہیں۔ بلکہ ان کیلئے عذاب یقینی ہے۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۹۰)

ترجمہ:۔ آئے بہانہ بنانے والے بدو تا کہ انہیں (گھر جانے کی) اجازت مل جائے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھے رہے (اپنے گھروں میں) ان میں سے جنہوں نے کفر کیا عنقریب انہیں عذاب پہنچے گا

﴿46﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلصین کے گناہ معاف

اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے غلاموں کی کمزوریاں قابل گرفت نہیں ہیں۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط

(پارہ نمبر ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۹۱)

ترجمہ:۔ کمزوروں، بیماروں اور نہ ہی ایسے لوگوں پر کوئی حرج ہے جو کچھ خرچ کرنے کو مال نہیں پاتے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص ہیں

﴿47﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگوں کے اعمال پر نظر

اس آیت کے سیاق وسباق میں للکارا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقین کے اعمال کا مشاہدہ کریں گے۔

وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ۔

(پارہ نمبر ۱۱۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۹۴)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب تمہارے عمل دیکھیں گے

﴿48﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی غلامانِ مصطفیٰ پر نظر

اس آیت میں یہ کرم فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی غلامانِ مصطفیٰ کے اعمال کو باقاعدہ طور پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ

(پارہ نمبر ۱۱۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۱۰۵)

ترجمہ:۔ اور آپ فرمادیجئے کہ عمل کرتے رہو پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم عنقریب تمہارے اعمال دیکھیں گے۔

﴿49﴾

گستاخانِ مصطفیٰ کی مسجدیں۔ کفر کے مورچے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ لڑنے والے منافقین کی مسجد کو مسجد ضرار کا نام دیا گیا ہے اور ان کی مسجد کو کفر کا مورچہ قرار دیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا ۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ

(پارہ نمبر ۱۱۔ سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر ۱۰۷)

ترجمہ:۔ اور ان لوگوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے، کفر کرنے، مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کیلئے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جنگ

﴿50﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مخالفین سے تعلق بھی کفر ہے

اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منہ پھیرے اس کو دائرہ ایمان سے خارج کئے جانے کا اعلان فرمایا گیا ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○

(پارہ نمبر ۱۸۔ سورۃ النور۔ آیت نمبر ۴۷)

ترجمہ:۔ اور وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پھر کچھ ان میں سے بعد میں پھر جاتے ہیں اور وہ مسلمان نہیں ہیں۔

﴿51﴾

درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کافروں کی دوری

اس آیت میں ایسے بدبختوں کی کیفیت بیان کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلوں سے منہ پھیرتے ہیں۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

(پارہ نمبر ۱۸۔ سورۃ النور۔ آیت نمبر ۴۸)

ترجمہ:۔ اور جب انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف بلایا جائے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو ان میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے۔

﴿52﴾

کفار کی نظر میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ظالم (نعوذ باللہ)

اس آیت میں منافقین کی دلی حالت پر حیرت کا اظہار کیا گیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ظالم سمجھنا شروع کر دیا ہے۔

اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ۔

(پارہ نمبر ۱۸۔سورۃ النور۔آیت نمبر ۵۰)

ترجمہ:۔ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا وہ شک میں مبتلا ہیں یا وہ اس بدگمانی کا شکار ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان پر ظلم کریں گے۔

﴿53﴾

عقل قربان کن بپیش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اس آیت میں مومنوں کا موقف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے بیان کر کے ان کے کامیاب ہونے کی ضمانت دی گئی ہے۔

اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(پارہ نمبر ۱۸۔سورۃ النور۔آیت نمبر ۵۱)

ترجمہ:۔ ایمان والوں کو جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف ان کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے بلایا جاتا ہے تو وہ صرف یہی کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔یہی لوگ کامیاب ہیں۔

﴿54﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کامیابی کی ضمانت

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمانبردار ہی کامیاب ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○

(پارہ نمبر ۱۸۔سورۃ النور۔آیت نمبر ۵۲)

ترجمہ:۔ اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی نافرمانی سے بچتا رہے۔پس وہی لوگ کامیاب ہیں۔

﴿55﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت (حکم)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ

(پارہ نمبر ۱۸۔سورۃ النور۔آیت نمبر ۵۴)

ترجمہ:۔ آپ فرمادیجئے کہ اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی۔

﴿56﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان ۔ دین کی بنیاد

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر ایمان رکھنے والے کو مومن قرار دیا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

(پارہ نمبر ۱۸۔ سورۃ النور آیت نمبر ۶۲)

ترجمہ:۔ بے شک ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لائے۔

﴿57﴾

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اجازت سے رخصت ہونے والوں کو مومن قرار دیا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۚ

(پارہ نمبر ۱۸۔ سورۃ النور۔ آیت نمبر ۶۲)

ترجمہ:۔ بیشک جو لوگ آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔

﴿58﴾

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت ۔ منافقت ہی منافقت

اس آیت میں واضح کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر الزام تراشی کرنے والے منافق اور دل کے مریض ہیں۔

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ○

(پارہ نمبر ۲۱۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ:۔ اور جب منافقوں نے اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں (اسلام دشمنی کی) بیماری ہے، کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم سے وعدہ نہیں کیا مگر دھوکہ دینے کے لئے۔

﴿59﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان

مومن کے دل کا ایمان

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وعدہ پر پُر جوش ہو جاتے ہیں۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

(پارہ نمبر ۲۱۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر ۲۲)

ترجمہ:۔ اور جب مومنوں نے کفار کے لشکر کو دیکھا تو کہا یہی ہے وہ جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے۔

﴿60﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت۔ مومن کا زیور

آیت مبارکہ کے اس حصہ میں واضح طور پر بتلا دیا گیا ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صداقت کا نعرہ ہر وقت بلند کرتے رہتے ہیں اور اس سے ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَمَازَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًاوَّتَسْلِیْمًا o

(پارہ نمبر ۲۱۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر ۲۲)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سچ فرمایا اور اس سے ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں اضافہ ہوتا ہے۔

﴿61﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت۔ سب سے بڑی قدر ومنزلت

اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنانے پر بہت بڑا اجر بیان کیا گیا ہے۔

وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًاo

(پارہ نمبر ۲۱۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر ۲۹)

ترجمہ:۔ اے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات! اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چاہتی ہو اور آخرت میں گھر، تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوکاروں کیلئے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

﴿62﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت۔ازواج نبی کا دُگنا اجر

اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج کی اللہ تعالیٰ کی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلمکی فرمانبرداری کرنے پر دُگنے اجر کی حقدار ہونے اور باعزت رزق کی تیاری کا انہیں مژدۂ جانفزا سنایا گیا ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

(پارہ نمبر۲۲۔سورۃ الاحزاب۔آیت نمبر۳۱)

ترجمہ:۔ (اے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات) جو کوئی تم میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہی اور نیک عمل کرتی رہی تو ہم اس کو دوگنا اجر دیں گے اور ہم نے اس کیلئے باعزت روزی تیار کر رکھی ہے۔

﴿63﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت آپ کی ازواج کے لئے بھی ضروری

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو سمجھاتے ہوئے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی فرمانبردار رہنے کا ایک مرتبہ پھر حکم دیا ہے۔

وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (پارہ نمبر۲۲۔سورۃ الاحزاب۔آیت نمبر۳۳)

ترجمہ:۔ (اے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات) اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی۔

﴿64﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فیصلہ آخری فیصلہ

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلہ کرنے کے بعد کسی کا کوئی اختیار باقی نہیں رہ جاتا۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

(پارہ نمبر ۲۲۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ:۔ اور کسی مومن مرد یا عورت کو کسی قسم کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی کام کا فیصلہ کر دیں۔

﴿65﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی گمراہی اور شیطانی

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کو کھلی گمراہی قرار دیا گیا ہے

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

(پارہ نمبر ۲۲۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کریگا پس وہ کھلی گمراہی کا شکار ہو گیا۔

﴿66﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انعام ۔ اللہ تعالیٰ ہی کا انعام

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ پر اپنے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے انعام فرمانے کا ذکر فرمایا ہے۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ

(پارہ نمبر۲۲ ۔ سورۃ الاحزاب ۔ آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ:۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہا اس شخص کو (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو) جس پر اللہ تعالیٰ نے اور آپ نے انعام فرمایا۔

﴿67﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا گستاخ ۔ اصلی لعنتی

اس آیت میں واضح کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اذیت پہنچانے والوں پر دنیا میں بھی لعنت ہے اور آخرت میں بھی لعنت ہے اور ساتھ ہی وہ رسواکن عذاب کے بھی حقدار ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا الْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا۝

(پارہ نمبر۲۲ ۔ سورۃ الاحزاب ۔ آیت نمبر ۵۷)

ترجمہ:۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا وآخرت میں ان کے لئے لعنت فرمائی ہے اور ان کیلئے رسواکن عذاب تیار ہے۔

﴿68﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی عدمِ اطاعت۔میدان حشر میں حسرت

اس آیت میں کفار کی حسرت کا ذکر ہے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کر لیتے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

(پارہ نمبر۲۲۔سورۃ الاحزاب۔آیت نمبر۶۶)

ترجمہ:۔ جس روز وہ (کفار) منہ کے بل آگ میں پھینکے جائیں گے تو کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کی ہوتی۔

﴿69﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی بار یابی بہت بڑی کامیابی

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی کامیابی قرار دیا ہے۔(اب جس کو اللہ بہت بڑی کامیابی قرار دے اس کے بارے میں شک وشبہ کیسا؟)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

(پارہ نمبر۲۲۔سورۃ الاحزاب۔آیت نمبر۷۱)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا پس تحقیق اس نے بہت بڑی کامیابی پائی۔

﴿70﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ۔ اعمال کی حفاظت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کو اعمال کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ ○

(پارہ نمبر ۲۶۔ سورہ محمد۔ آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

﴿71﴾

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ۔ ظاہر ہے حضور کی شان

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صفات بے مثلیہ کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانے کی دلیل کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ○ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

(پارہ نمبر ۲۶۔ سورۃ الفتح۔ آیت نمبر ۹،۸)

ترجمہ:۔ بیشک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حاضر و ناظر خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لاؤ۔

﴿72﴾

بیعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ بیعت خدا ہے یارو

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ

(پارہ نمبر ۲۶ ۔ سورۃ الفتح ۔ آیت نمبر ۱۰)

ترجمہ:۔ بے شک جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بیعت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔

﴿73﴾

جو ہوگا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرار اس کے لئے جہنم کی آگ ہے تیار

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان نہ لانے کا نتیجہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا۝

(پارہ نمبر ۲۶ ۔ سورۃ الفتح ۔ آیت نمبر ۱۳)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو پس بے شک ہم نے کافروں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

﴿74﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت بدلہ جنت جیسی بیش بہا نعمت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانے کا نتیجہ باغات کی صورت میں ہے۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

(پارہ نمبر ۲۶۔سورۃ الفتح۔آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

﴿75﴾

احترام خدا واحترام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سبقت لے جانے سے منع کیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

(پارہ نمبر ۲۶۔سورۃ الحجرات۔آیت نمبر ۱)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے آگے نہ بڑھو۔

﴿76﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت اعمال صالحہ کی حفاظت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا لازمی نتیجہ تمہارے اعمال کی حفاظت ہے۔

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَايَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا۔

(پارہ نمبر ۲۶۔سورۃ الحجرات۔آیت نمبر ۱۴)

ترجمہ:۔ اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں ذرا بھی کمی نہیں کریگا۔

﴿77﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان۔سچوں کا نشان

اس آیت میں سچے لوگوں کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۝

(پارہ نمبر ۲۶۔سورۃ الحجرات۔آیت نمبر ۱۵)

ترجمہ:۔ بیشک مومن وہ ہیں جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر۔پھر انہوں نے کبھی شک نہیں کیا اور انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا۔وہی سچے لوگ ہیں۔

﴿78﴾

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت۔ نتیجہ خدا کی نیابت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانے اور نیابتِ الٰہی کی بناء پر خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ

(پارہ نمبر ۲۷۔ سورۃ الحدید۔ آیت نمبر ۷)

ترجمہ:۔ ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور خرچ کرو اس میں سے جن میں اس نے تمہیں نیابت عطا کی ہے۔

﴿79﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان۔ مومن کا ایمان

اس آیت کریمہ میں کفارۂ ظہار بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان مضبوط رکھنے کا ذریعہ ہے۔

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

(پارہ نمبر ۲۸۔ سورۃ المجادلہ۔ آیت نمبر ۴)

ترجمہ:۔ یہ اس لئے ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھو

﴿80﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عداوت۔ ہمیشہ کی ذلت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کا انجام

ذلت اور رُسوا کن عذاب بیان فرمایا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

(پارہ نمبر ۲۸۔سورۃ المجادلہ۔آیت نمبر ۵)

ترجمہ:۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ذلیل کیا جائے گا جیسے ان سے پہلوں کو ذلیل کیا گیا۔

﴿81﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمانبردار اللہ تعالیٰ بھی ان سے خبردار

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۔

(پارہ ۲۸۔سورۃ المجادلہ۔آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اور اللہ تعالیٰ باخبر ہے جو تم کرتے رہتے ہو۔

﴿82﴾

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت دنیا و آخرت کی ذلالت

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مخالفین ہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الۡاَذَلِّیۡنَ○

(پارہ نمبر ۲۸۔ سورۃ المجادلہ۔ آیت نمبر ۲۰)

ترجمہ:۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں وہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔

﴿83﴾

تیرا بولنا اللہ تعالیٰ کا بولنا ہے

اس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کلام کو اللہ تعالیٰ کا کلام قرار دیا گیا ہے۔

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی○ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی○

(پارہ نمبر ۲۷۔ سورۃ النجم۔ آیت نمبر ۳،۴)

ترجمہ:۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہیں بولتے اپنی خواہش سے مگر وہ وحی ہوتی ہے جو آپ کی طرف کی جاتی ہے۔

﴿84﴾

مومن کا گستاخِ رسول سے پیار؟ کبھی نہیں

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مخالفین سے مومن کبھی بھی پیار نہیں کریں گے۔

لَا تَجِدُ قَوۡمًا یُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ یُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ

(پارہ نمبر ۲۸۔ سورۃ المجادلہ۔ آیت نمبر ۲۲)

ترجمہ:۔ اور آپ کوئی ایسی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان

بھی رکھتی ہو اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت بھی کرتی ہو

﴿85﴾

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت۔عذابِ نار کی بشارت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کرنے کی بناء پر عذاب دینے کا ذکر فرمایا ہے۔

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

(پارہ نمبر ۲۸۔سورۃ الحشر۔آیت نمبر ۳۔۴)

ترجمہ:۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان پر جلا وطنی نہ لکھ دی ہوتی تو ان کو دنیا میں ضرور عذاب ہوتا۔ان کیلئے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کی۔

﴿86﴾

مالِ غنیمت۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو مال پلٹایا گیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہے۔

مَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ۔

(پارہ نمبر ۲۸۔سورۃ الحشر۔آیت نمبر ۷)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے جو مال اہل قریٰ (گاؤں والوں) سے پلٹا دیا ہے وہ اللہ

تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہے۔

﴿87﴾

مومن کی ہجرت۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معاونت

اس آیت میں واضح کر دیا گیا ہے کہ جو اپنے گھر اور مال چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و فضل کیلئے نکل پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدد کرتے ہیں وہ ہی سچے لوگ ہیں۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

(پارہ نمبر ۲۸۔ سورۃ الحشر۔ آیت نمبر ۸)

ترجمہ:۔ فقراء مہاجر جو لوگ نکال دیئے گئے اپنے گھروں سے اور مال چھین لئے گئے اور وہ تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور خوشنودی کو اور انہوں نے مدد کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی۔ وہی لوگ سچے ہیں۔

﴿88﴾

جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ پیارا۔ اسے ملا جہنم سے چھٹکارا

اس آیت میں ایسی تجارت کا بیان ہے جو عذاب آخرت سے بچا لے گی اور وہ تجارت ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانا اور دیگر احکامات کی پابندی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

اَلِیۡمٍo تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ

(پارہ نمبر ۲۸۔ سورۃ الصف۔ آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے؟۔ وہ یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر۔

﴿89﴾

عزت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ لاعلمی منافقین کی

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عزت کا حقدار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ان کے غلاموں کو قرار دیا ہے اور منافقوں کو جاہل بیان فرمایا ہے۔

وَلِلّٰہِ الۡعِزَّۃُ وَلِرَسُوۡلِہٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلٰکِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَo

(پارہ نمبر۔ ۲۸۔ سورۃ المنافقون۔ آیت نمبر ۸)

ترجمہ:۔ ساری عزت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مومنوں کیلئے ہے لیکن منافق لوگ نہیں جانتے۔

﴿90﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر اپنی ذات پر اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔

فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ

(پارہ نمبر ۲۸۔ سورۃ التغابن۔ آیت نمبر ۸)

ترجمہ:۔ پس ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر۔

﴿91﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت

اس آیت میں ایک مرتبہ پھر اپنے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ

(پارہ نمبر ۲۸۔سورۃ التغابن۔آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ:۔ اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

﴿92﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی دائمی عذاب کی نشانی

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نافرمان کو جہنم کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا۔

(پارہ نمبر ۲۹۔سورۃ الجن۔آیت نمبر ۲۳)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کرے گا پس بیشک اس کیلئے جہنم کا عذاب ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

﴿93﴾

دوگنی رحمت مگر کیسے؟

اس آیت میں مومن متقی لوگوں کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانے پر دوگنی رحمت کا حقدار قرار دیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ۔

(پارہ نمبر ۲۷۔ سورۃ الحدید۔ آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایمان لاؤ اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر تم دیئے جاؤ گے دُگنی رحمت۔

﴿94﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پھینکنا خدا کا پھینکنا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پھینکنا اپنا پھینکنا قرار دیا ہے۔

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی

(پارہ نمبر ۹۔ سورۃ الانفال۔ آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ:۔ اور نہیں پھینکا جب آپ نے پھینکا تھا اور لیکن وہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا۔

﴿95﴾

دستِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دستِ خدا ہے

یہ منظر کشی بیعت رضوان کے موقع کی ہے جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھوں کے اوپر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہاتھ تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا ہاتھ قرار دیا

يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ

(پارہ نمبر ۲۶۔سورۃ الفتح۔آیت نمبر ۱۰)

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔

نوٹ: درج ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے ساتھ ساتھ دیگر رسولوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

﴿96﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سب پر غالب

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا اور اپنے رسولوں کا یقینی غلبہ بیان فرمایا۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَاوَرُسُلِىْ ؕ

(پارہ نمبر ۲۸۔سورۃ المجادلہ۔آیت نمبر ۲۱)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے رسول یقیناً غالب آکر رہیں گے۔

﴿97﴾

کفار کی چاہت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں جدائی

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان جدائی کرانا کافروں کی خواہش بتایا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔

(پارہ نمبر ۶ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۰)

ترجمہ:۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور وہ چاہتے ہیں کہ جدائی کرادیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان۔

﴿98﴾

اللہ تعالیٰ کی نظر معاونین دین پر

اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسولوں کی مدد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

(پارہ نمبر ۲۷ سورت الحدید آیت نمبر ۲۵)

ترجمہ:۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے کی کون اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ طاقتور ہے غالب ہے۔

﴿99﴾

ایمان اور تقویٰ۔ اجر کا ضامن

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود پر اور رسولوں پر ایمان لانے کا حکم دے کر اسے بہت بڑے اجر کا سبب قرار دیا ہے۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

(پارہ نمبر ۴ سورت ال عمران آیت نمبر ۱۷۹)

ترجمہ:۔ ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اُس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گار بنو تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

﴿100﴾

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان ۔سچائی کا نشان

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود پر اور تمام رسولوں پر ایمان لانے والوں کو سچا قرار دیا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُوْلٰئِکَ ھُمُ الصِّدِّقُوْنَ٥

(پارہ نمبر ۲۷ سورت الحدید آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسولوں پر وہی لوگ سچے ہیں۔

یَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَایُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

باب نمبر 3

وہ احادیث مبارکہ جن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک اکٹھا استعمال ہوا ہے

﴿1﴾

میں یا اللہ لکھا کے پھر لکھاواں یا رسول اللہ

(حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا نعرہ)

عَنْ كَعْبِ اَحْبَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُصِيًّا بِعَدَدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اِبْنِهٖ شِيْثَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ: اَیْ بَنِیَّ اَنْتَ خَلِيْفَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ۔ فَخُذْهَا بِعِمَارَةِ التَّقْوٰى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللّٰهَ فَاذْكُرْ اِلٰى جَنْبِهٖ اِسْمَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنِّیْ رَاَيْتُ اِسْمَهٗ مَكْتُوْبًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ وَاَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ۔ ثُمَّ اِنِّیْ طُفْتُ السَّمٰوٰتِ فَلَمْ اَرَ فِی السَّمٰوٰتِ مَوْضِعًا اِلَّا رَاَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ۔ وَاِنَّ رَبِّیْ اَسْكَنَنِی الْجَنَّةَ فَلَمْ اَرَ فِی الْجَنَّةِ قَصْرًا وَّلَا غُرْفَةً اِلَّا اِسْمَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم مَكْتُوْبًا عَلٰى نُحُوْرِ الْحُوْرِ

الْعَیْنِ۔وَعَلٰی وَرَقِ قَصَبِ اٰجَامِ الْجَنَّةِ۔وَعَلٰی وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبٰی وَعَلٰی وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَعَلٰی اَطْرَافِ الْحُجُبِ وَبَیْنَ اَعْیُنِ الْمَلٰٓئِكَةِ ۔ فَاَكْثِرْ ذِكْرَهٗ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهٗ فِیْ كُلِّ سَاعَتِهَا ۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 281۔

۔خزانۃ الادب (عبدالقادر بغدادی) باب الشاھد الحادی والثلاثون۔

فتاویٰ حدیثیہ (سیوطی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 211۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 12۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 275۔

۔مدارج النبوۃ (شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 257۔(فارسی)

۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ النساء آیت نمبر 164۔

ترجمہ:۔حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء ومرسلین کی تعداد کے برابر لاٹھیاں حضرت آدم علیہ سلام پر نازل فرمائیں۔پھر حضرت سیدنا آدم علیہ سلام اپنے بیٹے حضرت سیدنا شیث علیہ سلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے میرے بیٹے میرے بعد تم میرے خلیفہ ہو۔تم تقویٰ اختیار کرو اور العروۃ الوثقیٰ اختیار کرو۔جب بھی تم اللہ تعالیٰ کا نام لو اس کے ساتھ ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام بھی ضرور لینا۔کیونکہ جب میں روح اور مٹی کے درمیان میں تھا تو اس وقت میں نے ان کا نام عرش پر لکھا دیکھا تھا۔پھر میں نے آسمانوں کا چکر لگایا تو آسمانوں میں کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی جہاں ان کا نام نہ لکھا ہوا ہو۔اور جب اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں سکونت عطا کی تو میں نے جنت میں کوئی دریچہ کوئی محل ایسا نہیں دیکھا جس پر اسم محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

لکھا ہوا نہ ہو۔ میں نے نام محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم حوروں کے سینوں پر، فرشتوں کی آنکھوں کی پتلیوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر لکھا ہوا دیکھا ہے۔ تو اے بیٹے تم بھی کثرت سے ان کا ذکر کرتے رہا کرو۔ کیونکہ فرشتے بھی اپنے ہر وقت میں انہی کا ذکر مبارک کرتے رہتے ہیں۔

﴿2﴾

کنکریوں کا کلام اور اصحابِ ثلاثہ

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ اَبَاذَرٍ جَالِساً وَحْدَهٗ فِی الْمَسْجِدِ، فَاغْتَنَمْتُ ذٰلِكَ .فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهٗ عُثْمَانَ. فَقَالَ: لَااَقُوْلُ لِعُثْمَانَ اَبَداً اِلَّا خَيْراً ، رَأَيْتُهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ اَتْبَعُ خَلْوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَتَعَلَّمُ مِنْهُ، فَذَهَبْتُ يَوْماً فَاِذَاهُوَ قَدْ خَرَجَ فَاَتْبَعُهٗ،فَجَلَسَ فِیْ مَوْضِعٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَهٗ

فَقَالَ:يَا اَبَاذَرٍمَا جَآءَ بِكَ ۔

قَالَ:قُلْتُ :اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

قَالَ:فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ فَسَلَّمَ وَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

فَقَالَ لَهٗ: مَاجَآءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ۔

قَالَ:اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

قَالَ :فَجَآءَ عُمَرُ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ مَا جَآءَ بِكَ؟۔

قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

ثُمَّ جَآءَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ عُمَرَ۔

فَقَالَ: يَاعُثْمَانُ مَاجَآءَ بِكَ؟۔

قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

قَالَ: فَتَنَاوَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَ حَصَيَاتٍ اَوْتِسْعَ حَصَيَاتٍ، فَسَبَّحْنَ فِيْ يَدِهٖ حَتّٰى سَمِعْتُ لَهُنَّ حَنِيْنًا كَحَنِيْنِ النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرِسْنَ ۔ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فِيْ يَدِاَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى سَمِعْتُ لَهُنَّ كَحَنِيْنِ النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرِسْنَ ۔ثُمَّ تَنَاوَلَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ فَسَبَّحْنَ فِيْ يَدِهٖ حَتّٰى سَمِعْتُ لَهُنَّ حَنِيْنًا كَحَنِيْنِ النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرِسْنَ۔

۔مسند البزار: مسند ابی ذر غفاری حدیث نمبر 4040۔
۔کتاب السنۃ (ابوبکر بن خلال) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 288۔
۔حدیث خیثمہ صفحہ نمبر 105 باب ماجاء فی تسبیح الحصی فی ایدی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 299۔
۔البحر الذخار شرح مسند البزار حدیث سوید بن یزید۔

ترجمہ:۔ حضرت سوید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:
میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ مسجد میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا تو میں نے اس موقع کو غنیمت جانا۔ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت سیدنا

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر سوائے اچھائی کے نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ میں انہیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں دیکھا کرتا تھا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں خلوت میں دین سیکھنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے لئے گیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہیں باہر تشریف لے گئے۔ چنانچہ میں بھی آپ کے پیچھے گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما تھے پس میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر کیسے آئے ہو؟۔

میں نے عرض کیا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے آیا ہوں ۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اتنے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور آپ کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے استفسار فرمایا:

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیسے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے آیا ہوں۔

پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے استفسار فرمایا:

اے عمر رضی اللہ عنہ کیسے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے آیا ہوں۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا:

اے عثمان رضی اللہ عنہ کیسے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا:

صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے آیا ہوں ۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سات یا نو کنکریاں زمین سے اٹھائیں تو وہ کنکریاں آپ کے ہاتھ مبارک میں تسبیح پڑھنے لگیں اور میں نے ان سے شہد کی مکھی جیسی باریک آواز سنی۔ آپ نے وہ کنکریاں زمین پر رکھ دیں تو وہ کنکریاں خاموش ہوگئیں ۔ پھر آپ نے وہ کنکریاں اٹھا کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دیں۔ تو ان کے ہاتھ مبارک میں بھی میں نے ان سے شہد کی مکھی جیسی باریک آواز میں تسبیح سنی۔ انہوں نے وہ کنکریاں رکھ دیں تو وہ خاموش ہوگئیں۔ (پھر آپ نے وہ کنکریاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دیں ۔ تو میں نے ان سے شہد کی مکھی جیسی آواز میں تسبیح سنی۔ انہوں نے وہ کنکریاں رکھ دیں تو وہ خاموش ہوگئیں) پھر آپ نے وہ کنکریاں اٹھا کر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دیں۔ تو میں نے ان کے یاتھ مبارک میں بھی شہد کی مکھی جیسی باریک آواز میں تسبیح سنی۔ انہوں نے وہ کنکریاں زمین پر رکھ دیں تو وہ کنکریاں خاموش ہوگئیں ۔ (اب بتاؤ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کیسے کرسکتا ہوں؟)

﴿3﴾

صدیق رضی اللہ عنہ کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بس

غزوۂ تبوک کے موقع پر جب تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم نے اپنی اپنی بساط کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں مال پیش کیا تو یارِ غار حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے استفسار فرمایا:

مَا اَبْقَیْتَ لِاَ هْلِكَ؟ قَالَ اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔سنن ابی داود کتاب الزکوۃ باب الرجل یخرج من مالہ، فی رخصۃ فی ذالک۔

۔جامع ترمذی ابواب المناقب باب فی مناقب ابی بکر وعمر کلیھما۔

۔سنن الدارمی کتاب الزکوۃ باب الرجل یتصدق بجمیع ما عندہ۔

۔مسند عبد بن حمید صفحہ نمبر 7۔

۔السنۃ ابن ابی عاصم صفحہ نمبر 285۔ (دار ابن حزم)

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 414۔

۔شرح مذاہب اہل السنۃ (امام ابن شاہین) فضیلۃ ابی بکر حدیث نمبر 112۔

۔فضائل خلفاء الراشدین (امام ابونُعیم) حدیث نمبر 47۔

۔حِلیۃ الاولیاء (ابونُعیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 67۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 181۔

۔اتحاف السادۃ المتقین (زبیدی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 103 + جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 252۔

۔المختارہ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 174۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 591۔

۔مشکوۃ شریف (خطیب بغدادی) صفحہ نمبر 556۔

۔اسد الغابہ (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 325۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 64۔

۔عمدۃ القاری (عینی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 422۔

۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 295۔

۔کشف الخفاء (اسماعیل بن محمد العجلونی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 641۔ (المکتبۃ العصریۃ بیروت)

۔جامع الاحادیث (سیوطی) 28261۔
۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 34۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 221۔
۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الحشر آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر در منثور (سیوطی) تحت سورۃ البقرۃ آیۃ نمبر 271۔
۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ الفرقان آیۃ نمبر 67۔

ترجمہ:۔ اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔

﴿4﴾

دنیا کی پناہ پر نہیں، ابو بکر صدیق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ پر راضی

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ نے جب ستایا اور آپ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے لگے تو راستہ میں ابن دُغنہ سردار آپ کو اپنی امان دے کر واپس لے آیا تو اسے اہل مکہ نے کہا:

یہ اپنے گھر میں مخفی عبادت کرلیں اور مخفی قرأت کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔
چنانچہ آپ کچھ عرصہ تو ایسے ہی عبادت کرتے رہے آخر ضبط نہ ہوسکا تو بالجہر قرأت قرآن شروع کردی۔ چونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ انتہائی رقیق القلب تھے، اس لئے دورانِ قرأت آپ سے ضبط نہ رہتا اور آپ پر رقت طاری ہوجاتی۔

کفارِ مکہ کی خواتین اوران کے بچے بھی آجاتے اور پورے انہماک سے آپ سے قرآن پاک کی سماعت شروع کردیتے۔کفارِ مکہ کے لئے یہ بات ناگوار تھی۔

چنانچہ انہوں نے ابن دُغنہ سے شکایت کی۔ابن دُغنہ آپ کے پاس آیا اور کہا: آپ اس کام سے باز آجاؤ ورنہ میں اپنی امان واپس لےلوں گا۔تو آپ نے اسے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَاِنِّی اَرُدُّ اِلَیْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰی بِجِوَارِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

ترجمہ:۔ میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امان پر راضی ہوں۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 387۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 244۔

۔مسند اسحاق بن راہویہ حدیث نمبر 849۔(مکتبۃ الایمان مدینہ منورہ)

۔حلیۃ الاولیاء(ابونُعیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 63۔

۔الشریعہ(آجری) حدیث نمبر 1261۔

۔دلائل النبوۃ(بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 473۔

۔الریاض النضرۃ(محب طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 41۔

۔مختصر ابن عساکر جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 271۔

۔فتح الباری(عسقلانی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 13۔

۔شرح ابن بطال باب جوار ابی بکر فی عہد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وعقدہ۔

۔الریاض النضرۃ(محب طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 84۔

۔تفسیر درمنثور(سیوطی) تحت سورۃ التوبۃ آیۃ نمبر 40۔

۔تفسیر روح المعانی(آلوسی) تحت سورۃ التوبۃ آیۃ نمبر 40۔

﴿5﴾

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تیرا عقیدہ "واہ واہ"

قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

اِنِّيْ رَأَيْتُ فِيْ الْكَلَالَةِ رَأْياً فَاِنْ يَكُ صَوَاباً فَمِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ،وَاِنْ يَكُ خَطَأً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ۔اَرَى الْكَلَالَةَ مَا خَلَا عَنِ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ فَأَتْبَعَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَأْيِهٖ وَقَالَ:

لَا اَرْضٰى مِنْ نَفْسِيْ۔ اِنِّيْ اُنْسَبُ اِلٰى مُخَالِفَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۔المبسوط (سرخسی) کتاب الفرائض باب الاخوۃ والاخوات جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 560۔

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کلالہ کے بارے میں غور و فکر کیا ہے، اگر تو وہ درست ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے ہے۔اور اگر وہ غلط ہے تو وہ میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہے۔کلالہ وہ ہے جس کا بیٹا بھی نہ ہو اور باپ بھی فوت ہو چکا ہو۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اتباع کی اور کہا:

میں اپنے نفس سے اس بات پر راضی نہیں ہوں گا کہ میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں منسوب کیا جاؤں۔

﴿6﴾

اذان کی ابتداء اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عَنِ ابنِ عُمَرَرَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ بِلَالًا کَانَ یَقُولُ:
اَوَّلُ مَااَذَّنَ اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ۔حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔
فَقَالَ عُمَرُرَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ:قُل فِی اَثرِهَا اَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ۔
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:قُل مَآ اَمَرَكَ عُمَرُرَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ۔

۔صحیح ابن خزیمہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 188۔
۔الکامل (ابن عدی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 165۔
۔فتح الباری (ابن رجب) کتاب الصلاۃ باب بدء الاذان۔
۔نصب الرایۃ (زیلعی) باب الاذان جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 335۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 39353۔
۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 98۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 157۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
بے شک جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پہلی اذان دی اس میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کے بعد کہا ''حی علی الصلاۃ''۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ''اشھد ان لا الہ الا اللہ'' کے بعد ''اشھد ان محمد رسول اللہ'' کہو۔ پس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا:

جس طرح عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم دیا ہے ویسا ہی کرو (یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ کے بعد اشھد ان محمد رسول اللہ کو اذان کا حصہ بنالو)۔

(سبحان اللہ عشق فاروق اعظم سبحان اللہ)

﴿7﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا غضب میری توبہ

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بِنُسْخَۃٍ مِنَ التَّوْرَاۃِ۔

فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ: ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِنَ التَّوْرَاۃِ۔

فَسَکَتَ۔ فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَتَغَیَّرُ۔

فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: ثَکِلَتْکَ الثَّوَاکِلُ، اَمَا تَرٰی مَا بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟۔

فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

فَقَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِہٖ، رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ، وَلَوْ کَانَ حَیًّا وَاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ۔

سنن الدارمی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 126۔

۔مشکوٰۃ شریف (خطیب بغدادی) باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ صفحہ نمبر 32۔

۔مرقاۃ (ملاعلی قاری) شرح مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

۔الکتاب عمر بن الخطاب (عبدالرحمٰن احمد البکری) صفحہ نمبر 54۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر آئے اور عرض کیا کہ حضور یہ تورات کا نسخہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاموش رہے۔

پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھنا شروع کر دیا جب کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ مبارکہ کا رنگ متغیر ہونے لگا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

بچے گم کرنے والیاں تجھے گم کریں کیا تم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ بدلتا نہیں دیکھ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرہ کی طرف دیکھا تو فوراً کہا:

میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں ۔ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر حضرت موسیٰ علیہ سلام بھی آجائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرو گے تو تم یقیناً سیدھے راستہ سے گمراہ ہو جاؤ گے ۔اور اگر حضرت موسیٰ علیہ سلام بھی زندہ ہوں اور میری نبوت کو پالیں تو وہ بھی یقیناً میری ہی پیروی کریں گے۔

﴿8﴾

آؤ تمہیں سب کچھ بتائیں جو تم پوچھنا چاہو

جب کچھ بد بخت لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم شریف پر اعتراض کیا تو آپ نے غضبناک حالت میں ارشاد فرمایا:

لَاتَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِلَّا حَدَّثْتُکُمْ۔

ترجمہ:۔ قیامت تک کیلئے جو بھی سوال کرو گے میں تمہیں اس کا جواب دوں گا۔

کچھ لوگوں نے جوابات مانگے آپ نے عطا فرمائے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے:

رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِیًّا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 107۔

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 129۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 20۔

۔تہذیب ابن عساکر ابن عساکر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 47۔

۔المسند الجامع (ابو المعاطی النوری) حدیث نمبر 1197

ترجمہ:۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

﴿9﴾

حضرت عمر فاروق مزاج شناسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کَیْفَ تَصُوْمُ؟۔
قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ عُمَرُ۔
قَالَ: رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِیًّا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وَجَعَلَ یُرَدِّدُھَا حَتّٰی سَکَنَ مِنْ غَضَبِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔

صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب ثلاثۃ ایام من کل شہر الخ۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 186۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 286۔
۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 387۔
۔مشکوٰۃ شریف (خطیب بغدادی) صفحہ نمبر 179۔کتاب الصوم باب القضاء۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 6 حدیث نمبر 4481۔
۔مخرج ابی عوانہ کتاب مبدأ الصیام ذکر الاخبار الدالۃ علی حظر صوم الدھر وابطال فضیلۃ۔
۔السنن الصغیر (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 375۔
۔الریاض النضرہ (محب طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 279۔
۔ارواء الغلیل (البانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 10۔المکتب الاسلامی بیروت۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:
ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آ کر (بے ادبی سے) پوچھنے لگا

آپ کے روزے کیسے ہوتے ہیں؟۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس پر ناراضگی ہوئی۔ جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ کی نظر اٹھی تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا:

''ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ کہتے رہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا غصہ مبارک ٹھنڈا پڑ گیا۔

﴿10﴾

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ۔

قَالَ :فَبَايَعَ النَّاسُ ۔

قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

"اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَ حَاجَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ" فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ ۔

۔سنن ترمذی ابواب المناقب باب مناقب عثمان بن عفان۔

۔کتاب الاوسط (ابن منذر) حدیث نمبر 3184۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 643۔
۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 39 صفحہ نمبر 76۔
۔الریاض النضرۃ (محب طبری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 21۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 36044۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 29۔
۔تفسیر بحر العلوم (سمرقندی) تحت سورۃ الفتح آیت نمبر 18۔
۔زاد المسیر (ابن جوزی) تحت سورۃ الفتح آیت نمبر 1۔
۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الفتح آیت نمبر 10۔
۔تفسیر در منثور (سیوطی) تحت سورۃ الفتح آیت نمبر 18۔

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا انس بن مالک سے روایت ہے:

جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیعت رضوان لینے کا حکم (من جانب اللہ) ہوا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اہل مکہ کی طرف حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قاصد بن کر گئے ہوئے تھے (اس دوران افواہ اٹھی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے) تو آپ نے صحابہ کرام سے قصاص عثمان رضی اللہ عنہ پر بیعت لی۔ اور بیعت کے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی حاجت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حاجت میں ہیں۔ چنانچہ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر (بیعت) کی غرض سے رکھ دیا۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہاتھ مبارک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے دوسرے ہاتھوں سے بہتر تھا۔

﴿11﴾

زبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور شانِ عثمان غنی

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ كُلْثُوْمٍ جَآءَتْ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :زَوْجُ فَاطِمَةَ خَيْرٌ مِنْ زَوْجِيْ۔ فَاسْكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ:

زَوْجُكِ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَاَزِيْدُكِ لَوْ قَدْ دَخَلْتِ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتِ مَنْزِلَةً لَمْ تَرَىٰ اَحَداً مِنْ اَصْحَابِيْ يَعْلُوْهُ فِيْ مَنْزِلَتِهٖ۔

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 454۔(مکتبۃ المعارف الریاض)

۔مسند شامیین (طبرانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 99۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 39 صفحہ نمبر 48۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 88۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 38546 ۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 21+26۔(تتمہ فضائل ذی النورین عثمان)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی آپ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خاوند (حضرت علی رضی اللہ عنہ) میرے خاوند (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہیں۔حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کچھ دیر خاموش

رہے پھر ارشاد فرمایا:

تیرے خاوند کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم پسند کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو پسند کرتا ہے۔ اور مزید یہ بھی بتادوں کہ جب تم جنت میں جاؤ گی تو تم کسی کو بھی اپنے خاوند زیادہ مرتبہ والا نہیں دیکھو گی۔

﴿12﴾

خدمتِ عثمان غنی پر منافقوں کا دُکھ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی (ایک نفیس واقعہ)

قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ غَزْوَةٍ فَاَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ حَتّٰى رَأَيْتُ الْكَآبَةَ فِىْ وَجْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْفَرَحَ فِىْ وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ۔ فَلَمَّا ذٰلِكَ رَأٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاتَغِيْبُ الشَّمْسُ حَتّٰى يَأْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِرِزْقٍ۔ فَعَلِمَ عُثْمَانُ اَنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ سَيَصْدُقَانِ ۔فَاشْتَرٰى عُثْمَانُ اَرْبَعَ عَشَرَ رَاحِلَةً بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ فَوَجَّهَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تِسْعَةً مِنْهَا، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ

قَالَ: مَاهٰذَا؟۔

فَقَالُوْا: اَهْدٰى اِلَيْكَ عُثْمَانُ۔ فَعُرِفَ الْفَرَحُ فِىْ وَجْهِ رَسُوْلِ

اللهِ ﷺ وَالْكَآبَةُ فِيْ وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ. وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ .يَدْعُوْ لِعُثْمَانَ دُعَاءً مَاسَمِعْتُهٗ دَعَا لِاَحَدٍ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهَا:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ عُثْمَانَ ،اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِعُثْمَانَ.

۔فضائل الصحابہ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 288۔ (دار ابن جوزی)

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 126۔ (مکتبۃ المعارف الریاض)

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 39 صفحہ نمبر 68۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 96۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 179۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 42078۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 19۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غلہ کے حوالہ کچھ پریشانی آئی یہاں تک کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر تکلیف کے آثار نمایاں ہوتے دیکھے تو مسلمانوں کی اس تکلیف پر منافقین کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی قسم سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رزق کا اہتمام فرما دے گا۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقیناً عنقریب سچے ہو جائیں گے (کہ اللہ تعالیٰ کہیں نہ کہیں سے انتظام فرما ہی دے گا تو کیوں نہ یہ سعادت میں ہی حاصل کرلوں)۔ چنانچہ حضرت عثمانِ غنی

رضی اللہ عنہ نے اسی سوچ کے تحت چودہ اونٹ خریدے جن پر غلہ لدا ہوا تھا۔انہوں نے ان میں سے نو اونٹ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف روانہ کر دیئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونٹ آتے ہوئے دیکھے تو پوچھا یہ کیا ہے؟۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ غلہ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا ہے۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور منافقین کے چہرے دکھ سے مرجھا گئے۔ (حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عثمان غنی کیلئے دعا کی خاطر دونوں ہاتھ بلند کر دیئے۔اور اتنے بلند کئے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے وہ دعا کی کہ جو آپ کے منہ سے اس سے پہلے نہ تو کسی کے لئے سنی اور نہ اس کے بعد ہی کسی اور کے لئے سنی۔

اے اللہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اور عطا فرما۔اے اللہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اچھا معاملہ فرما (اسی طرح آپ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعائیں فرماتے رہے)

نوٹ:۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 249 میں چالیس اونٹوں کا ذکر ہے۔

﴿13﴾

گستاخوں کا رد کرنا سنتِ صحابہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ذات مبارکہ پر ایک شخص اعتراضات لے کر آیا تو آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جنگِ بدر اور بیعتِ رضوان میں شریک نہ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّ عُثْمَانَ قَدْ اِنْطَلَقَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ۔ فَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرُهٗ وَبَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ فَقَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ اِنْطَلَقَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ وَاَنِّیْ اُبَايِعُ اللّٰهَ لَهٗ۔ فَصَفَقَ اِحْدٰی يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰی۔

۔سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی من جاء بعد الغنیمۃ لا سہم لہ۔

۔فضائل الصحابۃ (امام احمد بن حنبل) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 483۔

۔کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 93۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 74۔

۔مشکل الاثار (طحاوی) (جدید) حدیث نمبر 5408۔

۔شرح معانی الاثار (طحاوی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 134۔

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر صفحہ 8 نمبر 143۔ (مکتبۃ المعارف الریاض)

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 98۔

۔الشریعہ (آجری) کتاب فضائل امیر المؤمنین عثمان بن عفان باب عذر عثمان۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 39 صفحہ نمبر 263۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 678۔

۔تحفۃ الاشراف (مزی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 264۔

۔تہذیب الاسماء (شرف الدین النووی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 446۔

۔الریاض النضرۃ (محب طبری) باب ذکر اختصاصہ باقامۃ ید النبی الکریمۃ ما قام ید عثمان۔

۔زاد المعاد (ابن قیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 93۔

ترجمہ:۔ بے شک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی

اللہ علیہ والہ وسلم کی حاجت میں گئے تھے۔اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے لئے مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی مقرر فرمایا تھا۔جبکہ اس جنگ میں سے غائب رہنے والے کسی بھی شخص کے لئے آپ نے مالِ غنیمت میں سے کوئی بھی حصہ نہیں مقرر نہیں کیا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو بیعتِ رضوان والے دن بھیجا ہوا تھا کہ وہ مکہ میں داخل ہونا چاہتے تھے۔تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حاجت کے لئے گئے ہیں۔اور میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں۔یہ کہہ کر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ دیا۔

﴿14﴾

محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے اندر وہی مقدر کا ہے سکندر

جنگ خیبر کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۔صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل علی ابن ابی طالب۔

۔صحیح بخاری کتاب الجھاد والسیر باب دعاء النبی الی الاسلام والنبوۃ الخ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 185۔

۔فضائل الصحابۃ (امام احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 748+751+818۔

۔مسند ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 114۔

۔کتاب الایمان (ابن مندہ) صفحہ نمبر 103۔

۔کتاب السنہ (ابن ابی عاصم) صفحہ نمبر 314۔ (دار ابن حزم)

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 84۔

۔سنن سعید بن منصور جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 179۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 205+206+208+209+211+213۔

۔ریاض الصالحین (النووی) صفحہ نمبر 90۔

۔الشریعۃ (آجری) کتاب الایمان والتصدیق باب ذکر خلافۃ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب۔

۔المطالب العالیۃ (عسقلانی) باب غزوۃ خیبر کتاب السیرۃ والمغازی۔

ترجمہ:۔ میں یقیناً ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(چنانچہ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرما دیا)۔

﴿15﴾

جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مولیٰ جانے وہ حضرت علی کو بھی مولیٰ مانے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا:

مَنْ يَّكُنِ اللّٰهُ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ مَوْلَاهُ فَاِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ يَعْنِيْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 357۔

۔السنۃ ابن ابی عاصم حدیث نمبر 1361۔

۔مجمع الزوائد (ہثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 106۔

۔الجامع الکبیر (سیوطی) حدیث نمبر 2489۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 37124۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 61۔

ترجمہ:۔ جس کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم مولا ہوں گے یہ علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے مولا ہوں گے۔

﴿16﴾

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی۔تصدیقِ منافقت

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ:

مَا کُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِیْنَ اِلَّا بِتَکْذِیْبِهِمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَالتَّخَلُّفَ عَنِ الصَّلَوَاتِ، وَالْبُغْضَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 129۔

۔رواہ البغدادی فی المتفق کماذکر سیوطیؒ وعلی المتقیؒ۔

۔الریاض النضرۃ (محب طبری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 163۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 41707۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 47۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہم منافقوں کی پہچان نہیں کرتے تھے مگر یہ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے تھے، نمازوں سے پیچھے رہتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے تھے۔

﴾17﴿

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نصیحت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

كَانَتْ فَاطِمَةُ تُذْكَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا يُذْكَرُ هَا اَحَدٌ اِلَّا صَدَّ عَنْهُ حَتّٰى يَئِسُوْا مِنْهَا فَلَقِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ عَلِيًّا فَقَالَ :

اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَحْبِسُهَا اِلَّا عَلَيْكَ۔

فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ: فَلِمَ تَرٰى ذٰلِكَ؟۔ فَوَاللّٰهِ مَا اَنَا بِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ۔ مَا اَنَا بِصَاحِبِ دُنْيَا يُلْتَمَسُ مَا عِنْدِيْ وَقَدْ عَلِمَ مَا لِيْ صَفْرَاءُ وَلَا بَيْضَاءُ وَمَا اَنَا بِكَافِرِ الَّذِيْ يُتَرَفَّقُ بِهَا عَنْ دِيْنِهٖ يَعْنِيْ يَتَاَلَّفُهٗ بِهَا اِنِّيْ لَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ۔

فَقَالَ سَعْدٌ فَاِنِّيْ اَعْزِمُ عَلَيْكَ لَتُفَرِّجَنَّهَا عَنِّيْ فَاِنَّ لِيْ فِيْ ذٰلِكَ فَرَجًا۔ قَالَ: اَقُوْلُ مَاذَا ؟۔

قَالَ : تَقُوْلُ: جِئْتُ خَاطِبًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ۔

قَالَ : فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ وَهُوَ ثَقِيْلٌ حَصِرٌ ۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : كَاَنَّ لَكَ حَاجَةً يَا عَلِيُّ؟۔ قَالَ: اَجَلْ جِئْتُكَ خَاطِبًا اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 410+جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 132۔

۔الاحادیث الطوال (طبرانی) صفحہ نمبر 307۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 486۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 143۔

۔سمط النجوم العوالی (عصامی) کتاب فی بیان احوالہ علیہ السلام باب فی اولادہ علیہ السلام۔

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے کئی ایک لوگ رشتہ کی غرض سے حاضر ہوئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر ایک کو انکار فرماتے رہے یہاں تک کہ تمام لوگ مایوس ہو گئے۔ چنانچہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا:

اللہ کی قسم یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا صرف تمہاری خاطر کسی اور سے عقد نہیں کر رہے۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟۔ اللہ کی قسم ان حالات میں میں دو آدمیوں میں سے ایک بھی نہیں ہوں:

نہ تو میں مالدار ہوں کہ میرے پاس سے دنیا کا مال تلاش کیا جا سکے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جانتے ہیں کہ میرے پاس نہ تو سونا ہے اور نہ ہی چاندی ہے۔ اور نہ ہی میں ایسا شخص ہوں جو کافر ہو اور اس کے دل کو نرم کر کے اسلام کی طرف اس کے دل میں الفت ڈالی جا سکے کہ اسی مد میں اس سے تعاون کیا جائے کیوں کہ میں تو ابتدائی مسلمانوں میں سے ہوں

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھے مال کے معاملے میں یقین دلاتا ہوں کہ میری طرف سے تمہیں مکمل تعاون حاصل رہے گا۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں کیا عرض کروں؟۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا:

آپ جا کر یہ کہنا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کیلئے نکاح کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔

چنانچہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ لجاتے شرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے علی لگتا ہے کہ تمہیں کوئی حاجت ہے؟۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نکاح کے پیغام کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مرحبا''

﴿18﴾

دشمنِ مصطفیٰ کو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی للکار

جنگ احد میں جب کفار کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف ابن سباع میدان میں آیا تو حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اس کو یہ کہہ کر للکارتے ہوئے نکلے:

يَا ابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ اَتُحَادُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ۔

۔صحیح بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزۃ۔
۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 501۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 300۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 242۔
۔صفۃ الصفوۃ (ابن جوزی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 373۔
۔المنتظم (ابن جوزی) باب غزوۃ احد۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 248۔
۔عمدۃ القاری (عینی) کتاب المغازی باب قتل حمزۃ۔ جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 211۔
۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 177۔
۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 19۔
۔السیرۃ النبویہ (ابن کثیر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 38۔
۔تاریخ الاسلام (ذھبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 208۔
۔سیر اعلام النبلاء (ذھبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 178۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 41303۔
۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی الشامی) الباب الثالث عشر فی غزوۃ احد۔

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
او عورتوں کے ختنے کرنے والی کے لڑکے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دشمنی کرتا ہے (یہ کہہ کر) آپ نے اس پر سخت حملہ کر دیا اور اس کو واصل جہنم کر دیا۔

﴿19﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کا شیر کون؟

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَمَکْتُوْبٌ عِنْدَاللّٰہِ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ:

حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 243 حدیث نمبر 2881

۔سیرۃ ابن ہشام باب حزن الرسول علیٰ حمزۃ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 83۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 199۔

۔فردوس الاخبار (دیلمی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 376۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 434۔

۔السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 79۔

۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 371۔

۔الاصابۃ (عسقلانی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 291۔

۔کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 344۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 25143+42851۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 310۔

۔عیون الاثر (ابن سید الناس) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 371۔

ترجمہ:۔ بے شک حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتویں آسمان

پر لکھا ہوا ہے:

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں۔

﴿20﴾

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کے شیر

اِنَّ حَمْزَةَ كَانَ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَيْفَيْنِ وَيَقُوْلُ: اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

- مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 384۔
- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 149۔
- المعجم الصغیر (طبرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 206۔
- الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 12+17۔ (غزوہ بدر)
- المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 119۔
- مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 434۔
- البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 273۔
- السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 414۔

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے دشمن سے دو تلواروں کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے یہ رجز پڑھ رہے تھے:

میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شیر ہوں۔

{21}

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی عظمت

آسمانوں میں شہرت

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور اپنی پھوپھی صاحبہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو تسلی دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ:

اَبْشِرَا اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ حَمْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَکْتُوْبٌ فِی اَھْلِ السَّمٰوٰتِ : حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔

- کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 250۔
- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 149۔
- المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 194۔
- مسند الفردوس (دیلمی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 104۔
- البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 40۔
- فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 371۔
- المجالسۃ وجواہر العلم (ابو بکر احمد بن مروان دینوری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 271۔
- کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 344 (احیاء التراث)۔

ترجمہ:۔ کہ تم دونوں کو خوشخبری ہو مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر خبر دی ہے کہ آسمان والوں میں یہ لکھا ہوا ہے (مشہور ہے):

حضرت سیدنا امیر حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شیر ہیں۔

﴿22﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کفار کیلئے ترجمان

قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَايَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَانَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ۔

۔صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 347۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 338۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 238۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 51۔

۔تہذیب الاثار (ابن جریر طبری) حدیث نمبر 534۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 401۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 176۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 148۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی) باب الثالث فی امرہ۔

ترجمہ:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا کہ آپ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے ارشاد فرماتے ہیں:

جب تک تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے رہتے ہو اس وقت تک روح القدس یعنی حضرت جبریل علیہ السلام تمہاری مدد کرتے رہتے ہیں۔

﴿23﴾

عاشقوں کا ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان

تَكَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا، ثُمَّ قَالَ رَضِيْتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَكَرِهْتُ مَا كَرِهَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَضِيْتُ مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ۔

۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ کتاب الایمان باب ماجاء فی من قال رضیت باللہ ربا۔
۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 319۔
۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 33 صفحہ نمبر 120۔
۔المطالب العالیہ (عسقلانی) کتاب الفضائل باب فضل عبداللہ بن مسعود۔
۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی): جماع ابواب ذکر خطباءہ وشعراءہ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے

پاس (اظہارِ محبت کی) گفتگو کی۔ آپ کی ثناء خوانی کی اور کہا:

میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہوں، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں اور قرآنِ پاک کے امام ہونے پر راضی ہوں۔ پھر کہا کہ میں تمہارے لئے ہر اس چیز پر راضی ہوں جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم راضی ہیں اور ہر اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ناپسند کریں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس بات پر ابن عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) راضی ہیں اسی بات پر میں بھی راضی ہوں۔

﴿24﴾

میرا سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی جب توبہ قبول ہوئی تو آپ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑ دیا میں گنہگار ہوا اب توبہ کی قبولیت کے بعد اعلان کرتا ہوں کہ:

اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِی کُلِّہٖ صَدَقَةً لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 5۔ صفحہ نمبر 406۔

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 453+502۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 164۔ (مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 632۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 181۔

۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ التوبۃ آیۃ نمبر 102۔

۔تفسیر بغوی تحت سورۃ الانفال آیۃ نمبر 27+سورۃ التوبہ آیۃ نمبر 103۔
۔تفسیر خازن تحت سورۃ التوبہ آیۃ نمبر 102۔
۔تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ التوبہ آیۃ نمبر 117۔
ترجمہ:۔ میں اپنا مال اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صدقہ کرتا ہوں

﴿25﴾

میرا سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ کی قبولیت ہوئی تو انہوں نے فرط مسرت سے اپنا تمام مال صدقہ کرنے کا اعلان کیا۔اس وقت کے منظر کا نقطۂ عروج کچھ یوں تھا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا:

اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

۔صحیح بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک۔
۔صحیح مسلم کتاب التوبہ باب حدیث توبہ کعب بن مالک وصاحبیہ۔
۔سنن ابوداؤد کتاب الایمان والنذور باب من نذر ان یتصدق بمالہ۔
۔سنن نسائی کتاب الایمان والنذور باب اذا اھدی مالہ علی وجہ النذر۔
۔جامع ترمذی ابواب تفسیر القرآن سورۃ توبہ۔
۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ 459۔
۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 139۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 19 صفحہ نمبر 46۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 118۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 180۔
۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ التوبہ آیۃ نمبر 118۔

۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ التوبہ آیہ نمبر 118۔
۔تفسیر قرطبی تحت سورۃ التوبہ آیہ نمبر 118۔
۔تفسیر بغوی تحت سورۃ التوبہ آیہ نمبر 117۔
۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ التوبہ آیہ نمبر 118۔
۔تفسیر در منثور (سیوطی) تحت سورۃ التوبہ آیہ نمبر 118۔
۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ التوبہ آیہ نمبر 118۔
۔تفسیر خازن تحت سورۃ التوبہ آیہ نمبر 118۔
۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورۃ التوبہ آیہ نمبر 118۔

ترجمہ:۔ **بیشک میری توبہ (کی قبولیت کا شکرانہ) یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے اپنا مال خیرات کرتا ہوں۔**

﴿26﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی لوگوں کو غنی کرتے ہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایک معاملہ میں آپ نے ارشاد فرمایا

فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ۔
۔مصنف عبدرزاق جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 18۔
۔فضائل الصحابۃ (امام احمد بن حنبلؒ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 930۔
۔سنن دار قطنی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 123۔(دار المعرفۃ بیروت)

۔شرح السنہ (بغوی) کتاب الزکوٰۃ باب تعجیل الصدقہ۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 570۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 20918۔

ترجمہ:۔ ابن جمیل صدقہ دینے سے انکار نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ فقیر تھا پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو غنی کر دیا۔

﴿27﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم راضی سارا جگ راضی

عَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِیْ وَفْدِ عَبْدِالْقَیْسِ قَالَ:

لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ یَدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَرِجْلَهٗ۔

قَالَ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْاَشَجُّ حَتّٰی اَتٰی عَیْبَتَهٗ فَلَبِسَ ثَوْبَیْهِ۔ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فَقَالَ لَهٗ:

اِنَّ فِیْكَ خَلَّتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَتَخَلَّقُ بِهِمَا اَمِ اللّٰهُ جَبَلَنِیْ عَلَیْهِمَا۔ قَالَ:

بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ عَلَیْهِمَا۔قَالَ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَبَلَنِیْ عَلٰی مَا یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔سنن ابی داود کتاب الادب باب فی قبلۃ الرجل۔
۔مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 206۔
۔الادب المفرد (امام بخاری) حدیث نمبر 975۔
۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 133۔
۔نوادر الاصول (حکیم ترمذی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 302۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 327۔
۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 447۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 102۔
۔احیاء العلوم (غزالی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 178۔ (بیان فضیلۃ الحلم)
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 691۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 2۔
۔البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 47۔

ترجمہ:۔ حضرت زارع رضی اللہ عنہ جو کہ وفد عبدالقیس میں تھے انہوں نے بیان کیا:

جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم اپنی سواریوں سے اترنے میں جلدی کرنے لگے۔ پس ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک چومنے لگے۔ حضرت زارع رضی اللہ عنہ نے کہا:

حضرت مُنذر راشج کچھ ٹھہرے اور اپنے صندوق کے پاس آئے اور دو اچھے کپڑے پہنے پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک تجھ میں دو ایسی خوبیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت پسند ہیں۔ بردباری اور وقار۔ انہوں نے عرض کیا:

کیا یہ خوبیاں میری اختیار کردہ ہیں یا اللہ تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھ دی ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تیری فطرت میں رکھی ہیں تو انہوں نے عرض کیا:

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے میری فطرت میں وہ دو خوبیاں رکھ دی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پسند ہیں۔

﴿28﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد غم دوراں سے آزاد

بنی ثقیف کے ایک فرد نے جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ابوبکرہ (یہ آپ کے ایک غلام تھے) مانگا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ کہہ کر حوالے کرنے انکار کر دیا کہ:

هُوَ طَلِيْقُ اللهِ وَطَلِيْقُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ۔

- الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 11۔
- مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 168۔
- مشکل الاثار (طحاوی) حدیث نمبر 3624 (طبع جدید)۔
- شرح معانی الاثار (طحاوی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 156۔
- مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 245۔
- غایۃ المقصد (ہیثمی) کتاب العتق باب فی من فر من عبید الحرب الی المسلمین۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 10۔

ترجمہ:۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ (لہذا یہ تمہارے حوالے نہیں کیا جا سکتا)

﴿29﴾

دجالوں کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کافی

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب صحابہ کرام کو دجال کے متعلق تفصیلات سے آگاہ فرمایا تو صحابہ پریشان ہو کر رونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو تسلی دیتے ہوئے اعلان فرمایا:

اَبْشِرُوْا فَاِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ فَاللّٰهُ كَافِیْكُمْ وَرَسُوْلُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 169۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 437۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 135۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی): جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 176۔

ترجمہ:۔ تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر دجال میرے سامنے آیا تو پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تم کو کافی ہیں۔

﴿30﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت۔ صحابہ کی قسمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو اس وقت ان کا کفیل بننے کیلئے کئی لوگوں نے پیشکشیں کی۔ جن میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت

زید رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَنَا اَحْکُمُ بَیْنَکُمْ ۔اَمَّا اَنْتَ یَازَیْدُ فَمَوْلَی اللّٰہِ وَمَوْلٰی رَسُوْلِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 126۔

۔کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 340۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 19 صفحہ نمبر 361۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 235۔

۔السیرۃ النبویہ (ابن کثیر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 443۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 230۔

ترجمہ:۔ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں کہ اے زید، پس تم تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلام ہو۔ (سبحان اللہ)

﴿31﴾

نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنی حاضری کی اجازت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ نے فرمایا:

اے اسامہ رضی اللہ عنہ کیا تو جانتا ہے کہ یہ کیوں آئے ہیں۔ عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا:

میں جانتا ہوں (سبحان اللہ سائل کے آنے سے پہلے ان کے دلوں کی باتوں کا بھی آپ کو اللہ نے علم عطا فرمادیا) ان کو آنے کی اجازت دے دو۔ پس دونوں آئے اور عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وا لک وسلم آپ کو گھر والوں میں سے کون پیارا ہے؟
آپ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔
عرض کیا کہ ہم آپ کے پاس ان گھر والوں کے علاوہ بھی جاننا چاہتے ہیں؟ آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۔جامع ترمذی کتاب المناقب باب مناقب اسامہ۔
۔فضائل الصحابۃ (امام احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 835۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 158۔
۔احادیث المختارۃ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 161۔
۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 417۔
۔مشکوٰۃ شریف (خطیب بغدادی) باب مناقب اہل البیت صفحہ نمبر 572۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 579۔
۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 498۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 633۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 298۔
۔فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (مناوی) حدیث نمبر 205۔

ترجمہ: آپ نے ارشاد فرمایا:
مجھے وہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اور میں نے انعام فرمایا وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہے۔

﴿32﴾

اے دیوانے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے بن دیوانہ صحابہ کا بھی

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ كَانَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۔مسند احمد جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 157۔

۔فضائل الصحابہ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 835۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 395۔

۔اتحاف الخیرۃ المہرۃ (بوصیری) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 346۔

مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 467۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 55۔

۔السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 617۔

۔فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (مناوی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 212۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 342۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 498۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 298۔

ترجمہ:۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی محبت کرے۔

﴿33﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جنتی ہونے کی ضمانت

هَلَكَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجِهَازِهٖ، فَلَمَّا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ ،قَالَتْ اِمْرَأَتُهٗ هَنِيْئًا لَّكَ يَآ اَبَا السَّآئِبِ الْجَنَّةَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا عِلْمُكِ بِذٰلِكَ ؟۔ قَالَتْ: كَانَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيُصَلِّي اللَّيْلَ

۔قَالَ:

بِحَسْبِكِ لَوْ قُلْتِ كَانَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) باب عثمان بن مظعون جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 305۔

۔کتاب الاولیاء (ابن ابی الدنیا) صفحہ نمبر 72۔

۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 151۔

۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 411۔

۔روضۃ المحدثین (عسقلانی) حدیث نمبر 2963۔

ترجمہ:۔ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تجہیز و تکفین کا حکم دیا۔ جب ان کو قبر میں رکھا گیا تو ان کی بیوی نے اپنے مرحوم شوہر کو مخاطب ہو کر کہا:

اے ابوالسائب (حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی) تجھے جنت کی مبارک ہو۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اس کا تجھے کیسے علم ہوا؟۔انہوں نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ دن کا روزہ دار اور رات کا نفل گزار تھا۔تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تجھے یہی کافی تھا اگر تو کہہ دیتی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا تھا۔

﴿34﴾

صرف نیک ہی نہیں گناہگاروں کو بھی محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حق ہے

نعمان بن عمرو پر شراب کی بناء پر کئی بار حد لگائی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ناراضگی سے کہا:

تجھ پر لعنت ہو۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 135۔

۔صحیح بخاری کتاب الحدود باب ما یکرہ من شارب الخمر الخ۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 381، جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 246۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 375۔

۔مسند البزار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 393۔

۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 161۔

۔مشارق الانوار (قاضی عیاض) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 728۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 388۔
۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 62 صفحہ نمبر 145۔
۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 501۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 594۔
۔اتحاف السادۃ المتقین (مرتضیٰ زبیدی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 620۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 28384۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 201۔

ترجمہ:۔ اے عمر رضی اللہ عنہ اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

﴿35﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے مددگار ہیں

ابو فیروز کہتے ہیں کہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں یمن سے آنے والے وفد میں شامل تھا۔ ہم نے عرض کیا:

فَمَنْ وَّلِيُّنَا ؟قَالَ :اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ۔قَالُوْا: حَسْبُنَا۔

۔مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 232۔
۔سنن الدارمی کتاب الاشربۃ باب فی النقیع۔
۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 190۔
۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 49 صفحہ نمبر 17۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 406۔
۔الاصابہ (ابن حجر عسقلانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 291۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 245۔

ترجمہ:۔ کہ ہمارا مددگار کون ہوگا؟ تو حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم۔ انہوں نے کہا ہمیں یہی کافی ہے۔

﴿36﴾

جس کا کوئی نہیں اس کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یارو

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ صلی اللہ علیہ وسلم مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَہٗ۔

۔جامع ترمذی کتاب الفرائض باب ماجاء فی میراث الخال۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب الفرائض باب ذوی الارحام۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 28+46۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 19۔

۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 4۔ صفحہ نمبر 76۔

۔سنن الدارقطنی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 42۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 344۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 214۔

۔کنز العمال جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 7+جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 145+جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 285۔

ترجمہ:۔ جس کا کوئی مولیٰ نہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا مولیٰ ہیں۔

﴿37﴾

سب کے مشکل کشاء تیری کیا بات ہے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَ هْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 215۔

۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 386۔حدیث نمبر 4343۔

۔غایۃ المقصد (ہیثمی) کتاب الفرائض باب من ترک مالا فلاھلہ۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 227۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 21760۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 7۔

ترجمہ:۔ اگر کوئی شخص مال چھوڑ کر مرے تو وہ مالِ وراثت اس کے ورثاء کیلئے ہے۔اور جو قرض چھوڑ کر مرے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ہے۔

﴿38﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امان بھی گواہی بھی

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اکبر بن عبدالقیس کے وفد کو امان نامہ لکھ کر دیا اس کے پہلے اور آخری الفاظ کچھ یوں تھے۔۔۔پہلے الفاظ:

مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْاَكْبَرِبْنِ الْقَيْسِ۔اِنَّهُ

اٰمِنُوْنَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے اکبر بن عبدالقیس کو، کہ وہ امان والے ہیں اللہ تعالیٰ کی امان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امان کے ساتھ۔

امان نامہ کے آخری الفاظ:: **وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ يَشْهَدُ عَلَيْهِمْ**

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان پر گواہ ہیں۔

۔کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 410۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 216۔

۔الاموال (قاسم بن سلام) حدیث نمبر 25۔

۔الثقات (ابن حبان) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 95۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 329۔

۔السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 30۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 461۔

﴿39﴾

شہادت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی سچائی

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **جَالِساً ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ بَيْتِيْ فَقَالَ:**

لَايَدْخُلْ عَلَيَّ اَحَدٌ فَانْتَظَرْتُ فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَمِعْتُ نَشِيْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **يَبْكِيْ فَاطَّلَعْتُ فَاِذَا حُسَيْنٌ**

فِیْ حِجْرِهٖ وَالنَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَمْسَحُ جَبِیْنَهٗ وَهُوَ یَبْکِیْ ۔ فَقُلْتُ:
وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ حِیْنَ دَخَلَ ۔ فَقَالَ:
اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ مَعَنَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ:
تُحِبُّهٗ ؟ قُلْتُ:
اَمَّا مِنَ الدُّنْیَا فَنَعَمْ۔ قَالَ:
اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هٰذَا بِاَرْضٍ یُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ فَتَنَاوَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ تُرْبَتِهَا فَاَرَاهَا النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا اُحِیْطَ بِحُسَیْنٍ حِیْنَ قُتِلَ قَالَ:
مَا اِسْمُ هٰذِهِ الْاَرْضِ؟ قَالُوْا كَرْبَلَاءُ ۔ قَالَ:
صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 108۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 302۔

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:
کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا میں نے خیال رکھا۔ اس دوران حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہو گئے۔ کچھ دیر بعد میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہچکیاں لے کر رونے کی آواز سنی تو میں نے اندر جھانکا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں تھے اور آپ روتے ہوئے ان کی پیشانی چھو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا:

اللہ کی قسم مجھے ان کے آنے کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہمارے پاس گھر میں حضرت جبریل علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں پوچھا:

کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟۔ میں نے کہا:

ہاں دنیا سے زیادہ۔ انہوں نے کہا:

بیشک آپ کی امت ان کو ایک ایسی جگہ پر قتل کرے گی جسے کربلاء کہا جاتا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے اس جگہ کی مٹی لی اور وہ مٹی حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو دکھلائی۔ چنانچہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہادت کے لیے گھیر لئے گئے تو آپ نے پوچھا:

اس جگہ کا کیا نام ہے۔ لوگوں نے کہا:

اس کا نام کربلاء ہے۔ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ یہ جگہ مصائب اور دکھوں والی جگہ ہے۔

﴿40﴾

نیکی کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم ذمہ دار برائی کا شیطان ذمہ دار

اِنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقاً.فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ:

لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ فَلَمَّا قَضٰى قَالَ:

فَاِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ يَكُ خَطَأً فَمِن اِبْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ بَرِيْئَانِ۔

فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبُوالْجَرَّاحِ حَامِلُ رَأيَةَ الْاَشْجَعِيِّيْنَ فَقَالَا:

نَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِىْ اِمْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعَ بِنْتَ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِيَّةِ بِمِثْلِ قَضَائِكَ هٰذَا۔

فَسَرَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُرُوْرًا لَمْ يَسُرَّ مِثْلَهٗ قَطُّ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ۔

۔سنن ابی داود کتاب النکاح باب فی من تزوج ولم یسم الصداق۔
۔سنن نسائی کتاب النکاح باب اباحۃ التزویج بغیر صداق۔
۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر ا صفحہ نمبر 447۔
۔مؤطا امام محمد کتاب النکاح باب الرجل یتزوج الرجل ولا یفرض لھا الصداق۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 316۔
۔المستدرک (حاکم) کتاب النکاح جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 196۔
سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 245۔
۔المبسوط (سرخسی) کتاب النکاح باب المھور کتاب ادب القاضی۔
۔فتح القدیر (کمال الدین) کتاب النکاح باب المھر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 313۔
۔مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) کتاب النکاح باب الصداق۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 18۔
۔نصب الرایۃ (زیلعی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 259۔
۔تحفۃ الاحوذی (عبدالرحمٰن مبارکپوری) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 251۔
۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ البقرۃ آیۃ نمبر 234۔

تفسیر الوسیط (طنطاوی) تحت سورۃ البقرۃ آیۃ نمبر 234۔

ترجمہ:۔ ایک آدمی نے شادی کی لیکن اس کا حقِ مہر مقرر نہ کیا اور مقاربت سے پہلے ہی وہ فوت ہو گیا تو یہ معاملہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فیصلہ دیا:

اس کا حق مہر اس کی اپنی بقیہ ازواج ہی کی مثل ہوگا، نہ کم نہ زیادہ۔ ساتھ ہی آپ نے یہ بھی ارشاد فرمادیا:

اگر یہ فیصلہ درست ہے تو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے ہے اور اگر یہ غلط ہے تو یہ غلطی ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس سے بری ہیں۔

ایک صحابی جن کا نام حضرت معقل بن سنان تھا اور حضرت ابوالجراح رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے۔ یہ دونوں بنی اشجع کے علم بردار تھے۔ انہوں نے کہا:

ہم دونوں گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ہمارے قبیلہ کی ایک عورت تھی جس کا نام بروع بنت واشق تھا، اس کا ایسا ہی مقدمہ تھا جس کا حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایسا ہی فیصلہ دیا تھا۔

یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اتنی زیادہ خوشی ہوئی کہ قبولِ اسلام کے بعد اس سے زیادہ خوشی کبھی بھی نہیں ہوئی تھی (میرا فیصلہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلے کے مطابق ہو گیا)۔

﴿41﴾

پیارے نبی کے ساتھ ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اس کا بیڑہ پار ہے

ایک سائل نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا مَتَی السَّاعَة قیامت کب آئے گی۔ آپ نے جو سوال پوچھا اور اس نے جو جواب عرض کیا پیشِ خدمت ہے۔

مَآ اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بِهٖ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ. فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرِحَهُمْ بِهَا۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى التِّرْمِذِي هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۔جامع ترمذی کتاب الزہد باب المرء مع من احب۔
۔صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمر بن خطاب۔
۔صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب المرء مع من احب۔
۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 178۔
۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 199۔
۔مسند عبداللہ بن مبارک صفحہ نمبر 8۔
۔الادب المفرد (امام بخاری) حدیث نمبر 364۔
۔کتاب الایمان (ابن مندہ) حدیث نمبر 299۔

۔کتاب الاداب (بیہقی) حدیث نمبر 179۔

۔کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 202۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 280۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 13۔

۔مقاصد حسنہ (سخاوی) صفحہ نمبر 386۔

۔فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (مناوی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 265۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 10۔

۔تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 165۔

۔تفسیر خازن تحت سورۃ النسآء آیت نمبر 70۔

ترجمہ:۔ آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کیا تیاری کی ہے تو اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم نہ تو زیادہ نمازیں پڑھی ہیں اور نہ ہی زیادہ روزے رکھے البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: انسان جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا اور تو جس کے ساتھ محبت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہوگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کو قبولِ اسلام کے بعد اس سے بڑھ کر کوئی خوشی نہیں ہوئی۔

امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث (سند کے اعتبار سے) صحیح ہے۔

﴿42﴾

اک تیرے لئے سارا جگ چھوڑ دیا

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِیٍٔ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ

اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِمْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

۔صحیح بخاری کتاب الایمان باب ماجاء انما الاعمال بالنیۃ الخ

۔صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب انما الاعمال بالنیات۔

۔سنن الترمذی کتاب فضائل الجہاد باب ماجاء فی من یقاتل ریاء وللدنیا۔

۔سنن ابی داؤد کتاب الطلاق باب فیما عنی بہ الطلاق والنیات۔

۔سنن نسائی کتاب الطہارۃ باب النیۃ فی الوضوء۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب النیۃ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 25۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 131۔

۔معجم ابن عساکر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 48۔

ترجمہ:۔ بیشک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف ہے۔پس اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کی طرف ہے۔جس کی ہجرت دنیا کیلئے ہے وہ اسے پہنچے گی۔یا عورت کے لئے ہجرت کی کہ اس کے ساتھ شادی کرے تو پس اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔

﴿43﴾

تربیتِ مصطفیٰ سے عرفان خدا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

جب یہودی قبیلہ بنی قریظہ نے جنگ خندق کے دوران غداری کی تو باز پرس پر انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث مقرر کر دیا کو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے

جوانوں وغیرہ کو قتل کر کے ان کے مالوں پر قبضہ کرلیا جائے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَصَبْتَ حُکْمَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 324۔
۔اتحاف الخیرۃ المہرۃ (بوصیری) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 138۔
۔اخبارِ اصبہان (ابو نُعیم) حدیث نمبر 174۔
۔المطالب العلیۃ (عسقلانی) کتاب السیرۃ والمغازی باب ذکر قریظہ۔
۔روضۃ المحدثین (عسقلانی) حدیث نمبر 5851۔

ترجمہ:۔ تو نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فیصلہ ہی کیا ہے۔

﴿44﴾

تیری اک نگاہ پہ سب کچھ قربان

اَنَّ رَافِعَ ابْنَ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

کُنَّا نُخَابِرُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ .فَذَکَرَ اَنَّ بَعْضَ عُمُوْمَتِہٖ اَتَاہُ فَقَالَ:

نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم **عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعاً وَطَوَاعِیَۃُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ** صلی اللہ علیہ وسلم **اَنْفَعُ لَنَا وَاَنْفَعُ .**

۔سنن ابی داود کتاب البیوع باب فی التشدید فی ذالک (المزارعۃ)۔
۔صحیح مسلم کتاب البیوع باب کراء الارض بالطعام۔
۔سنن نسائی کتاب الایمان والنذور باب ذکر الاحادیث المختلفۃ فی النھی (المزارعۃ)
۔سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام باب ما یکرہ من المزارعۃ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 463۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 248۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 131۔
۔معرفۃ السنن والا ثار (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 514۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 33۔
۔مستخرج ابی عوانہ کتاب البیوع باب ذکر الاخبار الناہیۃ عن کراء الارض۔
۔فتاوی امام سبکی کتاب المساقاۃ باب اذا قال اکفنی مئونۃ النخل۔

ترجمہ:۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں کاشتکاری کیا کرتے تھے پس ہمارے ایک چچا نے آکر کہا:

وہ کام جو ہمارے لئے بظاہر نفع بخش تھا اس سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منع کر دیا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت زیادہ نفع بخش ہے۔پس یہ نفع حاصل کرو۔

﴿45﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حرام کیا ہوا ہی حرام ہے

عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذْ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ:

ذَالِكَ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ قَالَ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَهٗ:

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ فَقَالَ:

ذَالِكَ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

صَدَقَ.فَقُلْتُ :وَمَا الْجَرُّ؟ قَالَ:کُلُّ شَیْءٍ مِنْ مُدَرٍ۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 286۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 229+340۔

ترجمہ:۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا جب ایک شخص نے ان سے نبیذ الجر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

یہ ان چیزوں میں سے ایک ہے جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔ پس میں (سعید بن جبیرؓ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا ان سے کہا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبیذ الجر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان چیزوں میں سے جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سچ کہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ نبیذ الجر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر وہ پانی (خصوصاً کھجور کا) جوش کی طرف مائل کرے۔

﴿46﴾

دستِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کھلا عطاء کیلئے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

هَلْ مِنْ رَجُلٍ یَأْخُذُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ صلی اللہ علیہ وسلم كَلِمَةً

اَوِاثْنَیْنِ اَوْثَلَاثاً اَوْرَابِعاً اَوْ خَامِساً فَیَجْعَلُهُنَّ فِیْ رِدَائِهٖ فَیَعْمَلُ

بِهِنَّ وَیَعَلِّمُهُنَّ فَقُلْتُ:

اَنَا. وَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُحَدِّثُ حَتّٰی

سَكَتَ.

فَضَمَمْتُ ثَوْبِیْ اِلٰی صَدْرِیْ. فَاِنِّیْ اَرْجُوْاَنْ اَكُوْنَ لَمْ اَنْسَ

حَدِیْثًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدُ.

۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 5۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 322۔

۔جزء ابی الطاہر صفحہ نمبر 33۔

۔معجم ابن اعرابی حدیث نمبر 520۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 244۔

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرائض میں

سے ایک دو، تین، چار یا پانچ کلمات لے گا؟۔ پس وہ اس کی چادر میں رکھیں گے، وہ ان

عمل کرے اوران کوآگے سکھائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں حاضر ہوں۔

پس میں نے اپنی چادر بچھائی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیان فرمانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آپ خاموش ہو گئے۔

چنانچہ میں نے اپنا کپڑا اپنے سینے کے ساتھ لگایا۔ مجھے یقین ہے کہ میں نے اس کے بعد جب بھی آپ سے کچھ سنا اس میں سے کچھ بھی نہیں بھولا۔

﴿47﴾

سچے خواب اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان کاذریعہ

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کوارشادفرمایا کہ:

مَنْ لَمْ یُؤْمِنْ بِالرُّؤْیَا الصَّادِقَةِ فَاِنَّهٗ لَمْ یُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔دیلمی عن عبدالرحمن بن عائذ رضی اللہ عنہ کماذکرالسیوطی۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 23829۔

۔الجامع الکبیر (سیوطی) حدیث نمبر 6563۔

۔کنزالعمال (علی متقی) جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 158۔

ترجمہ:۔ جوکوئی سچے خوابوں پر یقین نہ رکھے وہ اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان نہیں رکھتا۔

﴿48﴾

ایمان کی حلاوت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ۔ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ۔

۔صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان۔

۔صحیح بخاری کتاب الایمان باب من کرہ ان یعود الکفر کما یکرہ ان یلقی فی النار من الایمان۔

۔جامع ترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی ترک الصلاۃ متصل باب۔

۔سنن نسائی کتاب الایمان وشرائعہ باب طعم الایمان۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب الصبر علی البلاء۔

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 230۔

۔مسند عبداللہ بن مبارک حدیث نمبر 30۔

۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 527۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر صفحہ 1 نمبر 165۔

۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 102+صفحہ نمبر 74۔

۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 85۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 235۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد1 نمبر صفحہ نمبر 237۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 216+266 (دارالفکر)۔
۔کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 376۔

ترجمہ:۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس میں تین چیزیں ہوں اس نے ایمان کی مٹھاس پالی۔ جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر چیز سے محبوب ہوں۔ اور وہ کسی سے بھی صرف اور صرف اللہ کی رضا کیلئے محبت کرے۔ اور کفر میں جانے کو اتنا ہی ناپسندیدہ جانے جس طرح کوئی آگ میں ڈالا جانا ناپسند کرتا ہے۔

﴿49﴾

اعمالِ صالحہ کی جان۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان

سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ ۔قَالَ: اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۔

۔صحیح بخاری کتاب الایمان باب من قال ان الایمان ھوالعمل یقول اللہ تلک الجنۃ التی اورثتموھا۔
۔جامع ترمذی کتاب فضائل الجھاد باب ماجاء فی ای الاعمال افضل۔
۔سنن نسائی کتاب الایمان وشرائعہ باب ذکر افضل الاعمال۔
۔سنن الدارمی کتاب الجھاد باب ای الاعمال افضل۔
۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 287۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 42۔
۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 3۔
۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 300۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 157۔
۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 148۔
۔فیض القدیر (مناوی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 271۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 354۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانا۔

﴿50﴾

تیرے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے

حضرت سیدنا عمرو بن اقیش رضی اللہ عنہ (جو کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے) جب جنگ میں شدید زخمی ہوگئے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور اپنی بہن سے کہا کہ ان سے پوچھو:

فَجَآءَہٗ سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ لِاُخْتِہٖ: سَلِیْہِ حَمِیَّةً لِقَوْمِكَ اَوْ غَضَبًا لَّھُمْ اَمْ غَضَبًا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ﷺ ؟۔ فَقَالَ: بَلْ غَضَبًا لِّلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ﷺ فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلّٰی لِلّٰہِ صَلَاةً۔

۔سنن ابی داوٗد کتاب الجہاد باب فی من یسلم ویقتل مکانہ فی سبیل اللہ۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 39۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 113۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 248۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 167۔
۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 52۔
۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 402۔

ترجمہ:۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ سے فرمایا:
ان سے پوچھو: کیا تم اپنی قوم کی حمیت کے لئے لڑے، یا کسی اور غصہ کی وجہ سے لڑے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے غضب میں آ کر لڑے؟۔
انہوں نے کہا:
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے غضب میں آ کر لڑا۔ پس وہ انتقال کر گئے پس وہ جنت میں داخل ہو گئے جبکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔

﴿51﴾

اطاعت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اطاعت خدا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہ۔

۔صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب یقاتل من وراء الامام+ کتاب الاحکام باب اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
۔صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ الخ۔
۔سنن نسائی کتاب البیعۃ باب الترغیب فی طاعۃ الامام+ کتاب الاستعاذۃ باب الستعاذۃ من فتنۃ المحیا
۔سنن ابن ماجہ مقدمۃ باب اتباع سنۃ رسول اللہ+ کتاب الجہاد باب طاعۃ الامام۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 252۔
۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 329۔
۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 421۔
۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 432۔
۔صحیح ابن خزیمہ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 46۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 30۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 88۔
۔مسند شامیین (طبرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 254۔
۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 131
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 155
۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 4۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 105۔
۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ النساء آیۃ نمبر 59۔
۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ النساء من یطع اللہ الخ۔
۔تفسیر بغوی تحت سورۃ النساء آیۃ نمبر 59۔
۔تفسیر البحر المحیط (ابوحیان) تحت سورۃ النساء آیۃ نمبر 59۔
۔تفسیر زاد المسیر (ابن جوزی) تحت سورۃ النساء آیۃ نمبر 80۔
۔تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ النساء آیۃ نمبر 59۔
۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ النساء آیۃ نمبر 59۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

﴿52﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہی اصل نافرمان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

عُصَيَّةُ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔صحیح بخاری کتاب الجہاد باب من ینکب فی سبیل اللہ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 116۔

۔شرح ابن بطال کتاب الجہاد باب من ینکب او یطعن فی سبیل اللہ حدیث نمبر 1663۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 261۔

۔عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 98۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی): الباب السادس عشر جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 61۔

۔تفسیر خازن تحت سورۃ آل عمران تحت آیۃ نمبر 169۔

ترجمہ:۔ اصل نافرمان وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کی۔

﴿53﴾

”جوا کھیلنا“ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔سنن ابی داؤد کتاب الادب باب النھی عن اللعب۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب اللعب بالنرد۔
۔مؤطا امام مالک کتاب الرؤیاء باب ماجاء فی النرد۔
۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 418۔
۔مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 397+400۔
۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 288۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 404۔
۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 50۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 224۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو نرد (کھجور کے پتوں کا تھیلا جو نیچے کی جانب سے چوڑا ہوتا ہے شطرنج کی ایک قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے) کے ساتھ کھیلا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کی۔

﴿54﴾

حلال وحرام میں بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مختارِ کُل

عَنْ اَنَس ابْنِ مَالِكٍ.... فَنَادَی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ:
اَلَااِنَّ اللّٰه وَرَسُوْلَهٗ یَنْهَیَانِکُمْ عَنْهَا۔
(لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ) فَاِنَّهَا رِجْسٌ۔

۔صحیح مسلم کتاب الصید والذبائح باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیۃ۔
۔صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر ۔باب التکبیر عند الحرب
۔سنن ابن ماجہ: کتاب الذبائح باب لحوم الحمر الوحشیۃ۔

۔سنن نسائی کتاب الطہارۃ باب سؤر الحمار۔

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 115۔

۔سنن الدارمی کتاب الاضاحی باب فی لحوم الحمر الاھلیہ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی منادی کرنے والے نے نداء دی:

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمہیں گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا ہے کہ یہ گوشت ناپاک ہے۔

﴿55﴾

جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جانیں ہم بھی انہیں مانیں

امیر مکہ نے خطبہ کے دوران اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں اپنا علم ظاہر کرتے ہوئے کہا:

اِنَّ فِيْكُمْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مِنِّي۔

۔سنن ابی داؤد کتاب الصوم باب شھادہ رجلین علی رؤیۃ ھلال شوال۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 247۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 274۔

ترجمہ:۔ بیشک تم میں وہ ہستی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہے

(یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)۔

﴿56﴾

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا وہی خدا نے حرام کیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ۔

۔صحیح بخاری کتاب البیوع باب بیع المیتۃ والاصنام۔
۔صحیح مسلم کتاب المساقاۃ تحریم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام۔
۔جامع ترمذی کتاب البیوع باب ماجاء بیع فی بیع جلود المیتۃ والاصنام۔
۔سنن نسائی کتاب الفرع والعتیرہ باب النھی عن الانتفاع بشحوم المیتۃ۔
۔سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب مالا یحل بیعہ۔
۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 324+326۔
۔فتح الباری (ابن رجب) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 262۔
عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 197۔
۔کنزالعمال (علی متقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 34۔

ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے۔

﴿57﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد ہی کافی ہے

جَآءَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مِنْ بَنِی الْخَزْرَجِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

ﷺ فَقَالَ:

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَوَالِیَ مِنْ یَهُوْدٍ كَثِیْرٍ عَدَدُهُمْ وَاَنِّی اَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ مِنْ وَلَایَةِ یَهُوْدٍ، وَاَتَوَلَّى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 175۔

۔السیرۃ النبویۃ (محمد ابن اسحاق) صفحہ نمبر 324۔

۔السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 45۔(دارالمعرفۃ بیروت)

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 26 صفحہ نمبر 192۔

۔السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 7۔

۔الروض الانف (سُہیلی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 224۔کتاب غزوۃ بدر الکبریٰ۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی): الباب الثانی عشر فی غزوۃ بنی قینقاع۔

۔تفسیر ابن جریر طبری تحت سورۃ المائدۃ آیۃ نمبر 51۔

۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ المائدۃ آیۃ نمبر 51۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ المائدۃ آیۃ نمبر 51۔

۔تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ المائدۃ آیۃ نمبر 51۔

۔تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ المائدۃ آیۃ نمبر 51۔

۔تفسیر فتح القدیر (شوکانی) تحت سورۃ المائدۃ آیۃ نمبر 51۔

۔تفسیر الوسیط (طنطاوی) تحت سورۃ المائدۃ آیۃ نمبر 51۔

ترجمہ:۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بنی خزرج سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بے شک یہودیوں کی ایک بہت بڑی تعداد میری

حلیف ہے۔ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی خاطر یہودیوں کی دوستی سے لاتعلق ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کو مددگار پکڑتا ہوں۔

﴿58﴾

علماء کی عزت کرنا

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

اَکْرِمُوْا الْعُلَمَآءَ فَاِنَّهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ فَمَنْ اَکْرَمَهُمْ فَقَدْ اَکْرَمَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۔فردوس الاخبار (دیلمی) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 32۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلدنمبر 5 صفحہ نمبر 204۔

۔اتحاف السادۃ المتقین (مرتضیٰ زبیدی) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 71۔

۔میزان الاعتدال (ذہبی) جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 324۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 4353۔

۔فیض القدیر (مناوی) جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 119۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلدنمبر 10 صفحہ نمبر 65۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علماء کی عزت کرو۔ بیشک علمائے کرام انبیائے کرام کے وارث ہیں۔ پس جس نے بھی ان کی عزت کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی۔

﴿59﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مالک ومختار

مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَآءِ خَاتَماً مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ:

لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ ۔ فَقَالَ الْبَرَآءُ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيْمَةٌ يَقْسِمُهَا سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ ۔ قَالَ:

فَقَسَمَهَا حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ طَرْفَهٗ فَنَظَرَ اِلٰى أَصْحَابِهٖ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ:

أَيْ بَرَاءُ، فَجِئْتُهٗ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلٰى كُرْسُوْعِي ثُمَّ قَالَ:

"خُذْ اِلْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ" ۔ قَالَ:

وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُوْلُ: كَيْفَ تَأْمُرُوْنِيْ اَنْ اَضَعَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِلْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ"

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 294۔

۔ مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 94۔

۔ شرح معانی الآثار (طحاوی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 324۔

۔ الکامل (ابن عدی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 255۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 151۔
۔غایۃ المقصد (ہیثمی) کتاب الزینۃ باب خاتم الذھب۔
۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ (بوصیری) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 109۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 4697 ۔
۔جامع الکبیر (سیوطی) حدیث حرف ''ال'' حدیث نمبر 4697۔

ترجمہ:۔ محمد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی کیوں پہنی ہوئی ہے جب کہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا:

ہم حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے سامنے مالِ غنیمت، لونڈیاں اور سامان تھا جسے آپ تقسیم فرمارہے تھے انہوں نے کہا:

آپ تقسیم فرمارہے تھے کہ صرف ایک انگوٹھی بچ گئی۔آپ نے اسے پکڑا اور صحابہ کرام کی طرف دیکھا۔پھر اسے رکھ دیا۔پھر پکڑا پھر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا:

اے براء! میں حاضر ہوگیا۔اور آپ کے سامنے دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا۔پس آپ نے انگوٹھی کو کنارے سے پکڑا اور ارشاد فرمایا:

اسے پہن لو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں پہنا رہے ہیں

۔حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے:

اب تم مجھے اتارنے کا حکم کیسے دیتے ہو جبکہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا:

اسے پہن لو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں پہنا رہے ہیں

﴿60﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے محبوب صدقہ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ لِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم:
يَا اَبَا اَيُّوْبَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى صَدَقَةٍ يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ؟۔
تُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ اِذَا تَبَاغَضُوْا وَتَفَاسَدُوْا۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 138۔
۔مسند عبد بن حمید حدیث نمبر 232۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 152۔
۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ (بوصیری) حدیث نمبر 5349۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 4499۔

حضرت عبادہ بن عمیر بن عبادہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا:

مجھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابوایوب کیا میں تجھے اس صدقہ کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت پسند ہے؟:

جب لوگ آپس میں بغض رکھتے ہوں اور ایک دوسرے کے ساتھ فساد کر رہے ہوں اس وقت تم ان کے درمیان صلح کروانا۔

﴿61﴾

حجرِ اسود اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عِكْرَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:
اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ فَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ بَيْعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ فَقَدْ بَايَعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۔اخبارِ مکہ (ازرقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 339۔

۔اخبارِ مکہ (فاکہی) حدیث نمبر 14۔

۔کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 402۔

۔عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 240۔

۔لطائف المعارف (ابن رجب) باب علامات الحج المبرور۔

۔سبل الهدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 179۔

۔تحفۃ الاحوذی (مبارکپوری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 526۔

۔تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 127۔

۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ النحل آیت نمبر 191، سورۃ الفتح آیت نمبر 10۔

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

حجرِ اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے پس جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں کر سکا تو اسے چاہئے کہ وہ حجرِ اسود کا استلام کر لے تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کر لی۔

﴿62﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیں سکھایا ہم وہی جانیں

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ :
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ. فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ:
هَلْ سَمِعْتُمْ مَا قَالَ رَبُّكُمْ تَعَالٰى ؟ قُلْنَا:
لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ﷺ. قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا.
ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَبُّكُمْ: أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ بِيْ. فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا وَنَجْمٌ كَذَا وَ كَذَا فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِالنَّجْمِ وَكَافِرٌ بِيْ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ بِيْ وَكَافِرٌ بِالنَّجْمِ.

۔امالی (ابن بشران) مجلس یوم الجمعۃ الثامن عشر من ذی القعدۃ سنۃ خمس وعشرین حدیث نمبر 915۔
۔کتاب الایمان (ابن مندہ) صفحہ نمبر 305۔
۔کتاب التوحید (ابن مندہ) ذکر آیۃ اخریٰ تدل علیٰ وحدانیۃ اللہ۔ حدیث نمبر 45۔

ترجمہ:۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:
ہم صلح حدیبیہ والے سال حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک رات ہمیں بارش نے آلیا۔ پس جب حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو

ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟۔

ہم نے کہا: ہمیں وہی علم ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ آپ نے تین مرتبہ استفسار فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبح میرے بندے مجھ پر ایمان لانے والے بھی ہوتے ہیں اور کفر کرنے والے بھی۔ اور جو یہ کہے کہ یہ اس طرح ہوا ہے تو ہمیں بارش ملی ہے پس وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے۔ اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔ پس جو یہ کہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بارش ملی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے۔

﴿63﴾

اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی پسند ہو تیری پسند

جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ:

اِنِّیْ سَائِلُكَ عَمَّا فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ۔ فَقَالَ لَهٗ:

سَلْ عَمَّا بَدَاً لَكَ.........قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ مَنْ اَحِبَّآءَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ قَالَ:

اَحِبَّ مَااَحَبَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَبْغِضْ مَااَبْغَضَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

۔ جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 37640۔

۔ کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 16 صفحہ نمبر 54۔

ترجمہ:۔ ایک آدمی حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا:

میں آپ سے کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔آپ نے ارشاد فرمایا: پوچھو جس کا جواب تم چاہتے ہو۔(اس نے کئی سوالات کئے ان میں سے ایک یہ سوال پوچھا) میں ان میں سے ہونا چاہتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم محبت کرتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: جس چیز سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم محبت کرتے ہیں ان سے محبت کرو۔اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم ناپسند کرتے ہیں اسے ناپسند کرو۔

﴿64﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار

صحابی جان نثار

ایک غزوہ میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے جنگ کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے تلوار طلب کی۔آپ نے عطا فرمادی تو وہ آپ کی تلوار سے کفار کے ساتھ لڑتے ہوئے یہ رجز پڑھنے لگے۔

؎ اِنّی امْرَؤٌ بَایَعَنِی خَلِیْلِی وَنَحْنُ عِنْدَ اَسْفَلِ النَّخِیْلِ
اَلَاَقُوْمُ الدَّھرِ فِی الْکُیُوْلِ اَضْرِبُ بِسَیْفِ اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 223۔

ترجمہ:۔ میں وہ آدمی ہوں کہ میرے خلیل (حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے مجھ سے کھجوروں کے باغ کے پاس بیعت لی۔خبردار رہو میں میدانِ جنگ میں بلند جگہ پر عرصہ تک کھڑا ہوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تلوار سے مارتا ہوں۔

﴿65﴾

عشقِ قلیل بھی قلیل نہیں۔ عشقِ قلیل سے بھی نجات

كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَانِ،اَحَدُهُمَا لَا يَكَادُ يُفَارِقُهٗ وَلَا يُعْرَفُ لَهٗ كَثِيْرُ عَمَلٍ وَكَانَ الْاٰخِرُ لَايَكَادُ يُرٰى وَلَايُعْرَفُ لَهٗ كَثِيْرُ عَمَلٍ۔ فَقَالَ الَّذِيْ لَا يُفَارِقُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ الْمُصَلُّوْنَ بِأَجْرِ الصَّلَاةِ وَذَهَبَ الصَّائِمُوْنَ بِأَجْرِالصَّائِمِيْنَ، وَمَاعِنْدِيْ اِلَّا حُبُّاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

قَالَ: فَاِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَمَاتَ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اَصْحَابِهٖ:

هَلْ عَلِمْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَ فُلَاناً اَلْجَنَّةَ ؟ فَعَجِبَ الْقَوْمُ فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يَكَادُ يُرىٰ فَقَامَ بَعْضُهُمْ اِلٰى اِمْرَأَتِهٖ فَسَأَلَ اِمْرَأَتَهٗ عَنْ عَمَلِهٖ۔فَقَالَتْ:

مَاكَانَ فِيْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ وَلَا عَلٰى اَيِّ حَالٍ مَاكَانَ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ أُقِرُّ وَاَكْفَرُ مَنْ أَبٰى ذٰلِكَ۔ وَاِذَا قَالَ:اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ قَالَ مِثْلَ هٰذَا۔

فَقَالَ الرَّجُلُ: بِهٰذَاالْحَدِيْثِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۔کنزالعمال (علی متقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 169۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس دو آدمی آتے تھے۔ ان میں سے ایک تو وہ تھا جو آپ سے جدا تو نہ ہوتا لیکن اس کے اچھے اعمال (بظاہر) زیادہ نہ تھے۔ اور دوسرا وہ تھا جو آپ کے پاس نہ تو زیادہ آتا اور نہ ہی اس کے اچھے اعمال زیادہ تھے۔ وہ شخص جو آپ سے جدا نہ ہوتا تھا اس نے ایک دفعہ عرض کیا:

یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم! نمازی اپنی نمازوں کا اجر لے جائیں گے اور روزہ دار اپنے روزں کا اجر لے جائیں گے۔ اور میرے پاس سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت کے کچھ بھی نہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے لئے وہی ہے جو تم نے کمایا اور اسی کے ساتھ ہوگے جس کے ساتھ تم محبت کرتے ہو (یعنی میرے ساتھ ہوگے)۔ جہاں تک دوسرے شخص کی بات ہے تو وہ (کچھ عرصہ کے بعد) فوت ہوگیا تو حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا:

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرمادیا ہے۔ صحابہ کرام نے بڑی حیرت ظاہر کی کہ (بظاہر اس کے اعمال کی کمی کی بناء پر) ایسا ممکن نظر نہ آتا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص مرحوم کی بیوی کے پاس گیا۔ اور اس سے اس کے معمولات کے بارے میں دریافت کرنے لگا۔ جواباً ان کی بیوی نے بتایا:

دن یارات یا کسی بھی وقت جب بھی مؤذن اذان میں **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** کہتا تو وہ جواباً اسی طرح کہتا اور ساتھ ہی کہتا کہ میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور جو اس کا انکار کرے میں بھی اس کا انکار کرتا ہوں۔

اور جب مؤذن کہتا: **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ** تب بھی وہ ایسے ہی کہتا۔

اس صحابی نے کہا: یہی وہ عمل ہے جس کی بناء پر وہ جنت میں چلا گیا۔

﴿66﴾

عاشق مصطفیٰ کا انتقال۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ملال

عَنِ الْاَدْرَعِ السُّلَمِیِّ قَالَ:

جِئْتُ لَیْلَۃً اَحْرُسُ النَّبِیَّ ﷺ فَاِذَا رَجُلٌ قِرَائَتُہٗ عَالِیَۃٌ

فَخَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فَقُلْتُ:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ھٰذَا مُرَاءٍ، قَالَ:

فَمَاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَفَرَغُوْا مِنْ جِھَازِہٖ ،فَحَمَلُوْا نَعْشَہٗ۔ فَقَالَ

النَّبِیُّ ﷺ:

اِرْفَقُوْا بِہٖ رَفَقَ اللّٰہُ بِہٖ ۔اِنَّہٗ کَانَ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَ

حَضَرَحَفْرَتَہٗ فَقَالَ:

وَسِّعُوْا لَہٗ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَقَدْ اَحْزَنْتَ بِہٖ؟قَالَ:

اِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ﷺ ۔

۔مسند ابن ابی شیبہ (احادیث حضرت ادرع ؓ) حدیث نمبر 598۔

۔الاحاد والمثانی (ابن ابی عاصم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 22 الادرع اسلمی۔

۔معرفۃ الصحابہ (ابو نعیم) کتاب الالف باب الارقم۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 417۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 297۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 36292۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 208۔
۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 377۔
۔تفسیر قرطبی تحت سورۃ المائدۃ آیت نمبر 31۔

ترجمہ:۔ حضرت ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک رات میں حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی حفاظت کی غرض سے آیا تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھ رہا تھا پس حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے۔میں نے خیال کیا عرض کیا:

یہ ریاء کار ہے۔انہوں نے کہا: پھر (کچھ عرصہ کے بعد) وہ مدینہ شریف میں فوت ہو گیا۔پس جب صحابہ کرام ان کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اس کی میت کو اٹھایا تو حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نرمی کرو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نرمی کردی۔بے شک یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا تھا۔اور آپ اس کی قبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اس کی قبر کو وسیع کرو اللہ تعالیٰ اس کو وسیع فرمائے۔ایک صحابی نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم آپ اس کی فوتیدگی پر غمگین ہیں؟۔آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا تھا۔

﴿68،67﴾

مومن ہی غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے گا

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَایُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ

وَرَسُوْلِهٖ ﷺ اَوْ اِلَّا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 309۔

۔فضائل الصحابۃ (امام احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 791۔

۔تعظیم قدر الصلاۃ (مروزی) جلد نمبر 1 صفحہ 459۔

۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 370۔

۔مسند الطیالسی (ابوداؤد الطیالسی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 139

۔کتاب الایمان (قاسم بن سلام الھروی) باب الخروج من الایمان بالمعاصی۔

۔غایۃ المقصد فی زوائد المسند (ہیثمی) کتاب المناقب باب فضل الانصار۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار کے ساتھ دشمنی نہیں کرے گا۔ وگرنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی اس سے دشمنی کریں گے۔

﴿69﴾

کسے دا دل نہ توڑیں

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ ۔ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ۔

۔صحیح بخاری کتاب النکاح باب من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ و رسولہ۔

۔صحیح مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابۃ الداعی الیٰ دعوۃ۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب اجابۃ الداعی۔

۔مؤطا امام مالک کتاب النکاح باب ماجاء فی الولیمۃ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 240۔

۔مصنفِ عبدالرزاق جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 447۔

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 284۔

۔سنن سعید بن منصور حدیث نمبر 506۔

۔السنن الصغیر (بیہقی) حدیث نمبر 2033۔

۔مقاصد حسنہ (سخاوی) (حرف شین)۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 16 صفحہ نمبر 130۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سب سے برا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں مال داروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو چھوڑا جائے۔اور جو کوئی دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کی۔

﴿70﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سوا غلامانِ مصطفیٰ کا کوئی مددگار نہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

۔صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب قریش۔

۔صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل غفار واسلم وجہینہ الخ۔

۔سنن الدارمی کتاب السیر باب فی فضل قریش۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 291۔

۔فضائل الصحابۃ (امام احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 810۔
۔کتاب السنۃ (ابوبکر ابن خلال) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 358۔
۔مشارق الانوار (قاضی عیاض) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 574۔
۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 168۔
۔الکنیٰ والاسماء (دولابی) حدیث نمبر 1611۔
۔مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) باب مناقب قریش وذکر القبائل۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 33۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قریش، انصار، بنی جہینہ، بنی مزینہ، بنی اسلم، بنی اشجع اور بنی غفار ہمارے غلام ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں۔

﴿71﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صابرین کی ملاقات حوضِ کوثر پر

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انصار سے ارشاد فرمایا:

فَاِنَّکُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَۃً شَدِیْدَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ﷺ فَاِنِّی عَلَی الْحَوْضِ۔

۔صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اعطاء المولفۃ ومن یخاف علی ایمان الخ۔
۔صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب ما کان النبی یعطی المولفۃ قلوبھم وغیرھم الخ۔
۔جامع ترمذی کتاب الفتن باب فی الاثرۃ وما جاء فیہ۔
۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 59۔

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 165۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 396۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 337۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 176۔
۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 243۔

ترجمہ:۔ عنقریب تم بہت سی آزمائشیں دیکھو گے پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے آملو۔ بے شک میں حوضِ کوثر پر ہوں گا۔

﴿72﴾

اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان

سب سے بڑا احسان

جنگ حنین کے موقع پر جب ایک وقت ایک بات پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انصار مدینہ کو اپنی عنایات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضُلَّالًا فَھَدَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ، وَعَالَۃً فَاَغْنٰکُمُ اللّٰہُ بِیْ، وَمُتَفَرِّقِیْنَ فَجَمَعَکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَیَقُوْلُوْنَ :اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمَنُّ۔ فَقَالَ: اَلَا تُجِیْبُوْنِیْ۔ فَقَالُوا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمَنُّ۔

۔صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اعطاء المولفۃ ومن یخاف علی ایمانہ الخ
۔صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الطائف فی شوال۔
۔مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 42۔
۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 419۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 339۔

۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 148۔

۔مسند رؤیانی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 118۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 389۔

۔عمدۃ الاحکام (عبدالغنی مقدسی) کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ الفطر۔حدیث نمبر 175۔

۔تفسیر بغوی تحت سورۃ التوبۃ آیۃ نمبر 24۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ آل عمران آیۃ نمبر 103۔

۔تفسیر خازن تحت سورۃ التوبۃ آیۃ نمبر 24۔

ترجمہ:۔ آپ نے فرمایا:

کیا میں نے تم کو بھٹکا ہوا نہ پایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے ہدایت دی؟۔کیا تمہیں تنگ دست نہ پایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں غنی کر دیا؟۔کیا تم بکھرے ہوئے نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے اکٹھا کر دیا۔

اور انصار کہتے جاتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہم پر سب سے بڑا احسان ہے۔آپ نے فرمایا:

جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ پھر کہنے لگے:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سب سے بڑا احسان ہے۔

﴿73﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب کچھ قربان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

قَالَتِ الْاَنْصَارُ فَعَلْنَا وَفَعَلْنَا وَكَاَنَّهُمْ فَخَرُوْا فَقَالَ الْعَبَّاسُ:

لَنَا الْفَضْلُ عَلَيْكُمْ۔ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتَاهُمْ مَجَالِسَهُمْ فَقَالَ:

يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ تَكُوْنُوْا اَذِلَّةً فَاَعَزَّكُمُ اللّٰهُ بِیْ؟۔

قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قَالَ:

اَلَمْ تَكُوْنُوْا ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ ؟ قَالُوْا؟:

بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قَالَ:

اَفَلَا تُجِيْبُوْنِیْ ؟قَالُوْا:

مَانَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟۔ قَالَ اَلَا تَقُوْلُوْنَ:

اَلَمْ يُخْرِجْكَ قَوْمُكَ فَآوَيْنَاكَ ؟اَوَلَمْ يُكَذِّبُوْكَ فَصَدَّقْنَاكَ؟۔ اَوَلَمْ يَخْذُلُوْكَ فَنَصَرْنَاكَ؟فَمَا زَالَ يَقُوْلُ حَتّٰى جَثَوْا عَلَى الرُّكَبِ قَالُوْا:

اَمْوَالُنَا وَمَافِیْ اَيْدِيْنَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

۔تفسیر ابن جریر جلد نمبر 25 صفحہ نمبر 16 + صفحہ نمبر 30۔

۔تفسیر ابن ابی حاتم جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 3276۔

۔تفسیر کشاف (زمخشری) تحت سورۃ الشوریٰ آیۃ نمبر 23۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الشوریٰ آیۃ نمبر 23۔

۔تفسیر در منشور (سیوطی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 299۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انصار کہنے لگے:ہم نے یہ کیا یہ کیا گویا وہ فخر کر رہے تھے۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

....

ہم تم پر فضیلت رکھتے ہیں۔ یہ باتیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک پہنچیں تو آپ
ان کی مجلس میں گئے۔ آپ نے فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا تم کمزور نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ
نے تمہیں میری وجہ سے عزت دی؟۔ انہوں نے عرض کیا:
کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ آپ نے فرمایا کیا تم گمراہ نہیں تھے کہ
اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے ہدایت دی؟ انہوں نے عرض کیا:
کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ آپ نے فرمایا:
جواب کیوں نہیں دیتے۔ انہوں نے عرض کیا:
حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم کیا جواب عرض کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:
تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ کو آپ کی قوم نے نکالا ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا، آپ کی قوم
نے آپ کو جھٹلایا ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ کی قوم نے آپ کو تنہا کر دیا ہم نے آپ کی مدد
کی۔ آپ یہ فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ زانوؤں کے بل ہو گئے اور عرض کرنے لگے:
ہمارے مال اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے۔

﴿74﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

روتی ہوئی آنکھوں کا سہارا

فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اہل مکہ کے ساتھ عنایات دیکھ کر
مدینہ کو فکر لاحق ہو گئی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے کچھ الفاظ کہہ دیئے۔
حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری زندگی اور وصال اہل مدینہ ہی کے ساتھ ہوگا۔ یہ بات سن کر ان لوگوں پر
رقت طاری ہوگئی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے

فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَاقُلْنَا الَّذِى
قُلْنَا اِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم:
اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ ۔

۔صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فتح مکہ۔
۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 538۔
۔فضائل الصحابۃ (امام احمد بن حنبل) باب فضائل الانصار جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 796۔
۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 404۔
۔مسند اسحاق بن راہویہ صفحہ نمبر 141۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 93۔
۔شرح معانی الاثار (طحاوی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 179۔
۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 644۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 56۔
۔نصب الرایۃ (زیلعی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 441۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 28۔

ترجمہ:۔ پس وہ صحابۂ کرام آپ کی طرف زار و قطار روتے ہوئے اور یہ کہتے
ہوئے آئے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم جو ہم نے کہا وہ نہیں کہا مگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کی محبت میں۔ پس آپ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا

عذر قبول کرتے ہیں۔

﴿75﴾

قرآن بھی تیری شان کی جھلک ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ فَلْیَقْرَأْ فِی الْمُصْحَف

۔حلیۃ الاولیاء (ابو نُعیم) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 245۔

۔الترغیب (ابن شاہین) حدیث نمبر 191 باب مختصر من کتابی الموسوم بفضائل القران۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 408۔

۔معجم ابن مقری حدیث نمبر 498 باب اسم احمد۔

۔التیسیر شرح جامع الصغیر (مناوی) حروف میم۔

۔فیض القدیر (مناوی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 150۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 301۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سے محبت کریں تو پس اسے چاہئے کہ وہ قران پڑھے۔

﴿76﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق محبّ قرآن مجید بھی ہوگا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ:مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّعْلَمَ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰه وَرَسُوْلَه صلی اللہ علیہ وسلم فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ كَانَ يُحِبُّ الْقُرْآنَ فَهُوَ يُحِبُّ اللّٰه وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم

۔المعجم الکبیر(طبرانی)جلدنمبر9صفحہ نمبر132۔
۔کتاب الزہد(عبداللہ بن مبارک)حدیث نمبر1097۔باب فضل ذکراللہ
۔السنۃ(عبداللہ بن احمد)حدیث نمبر95
۔مختصر قیام اللیل(مروزی)باب ثواب القراۃ باللیل حدیث نمبر214۔
۔قوت القلوب(ابوطالب مکی)جلدنمبر1صفحہ نمبر104۔
۔امالی(ابن سمعون)حدیث نمبر171۔
۔کتاب الآداب(بیہقی)باب من احب اللہ واحب رسولہ۔
۔مجمع الزوائد(ہیثمی)کتاب التفسیر باب فضل القران ومن قراہ۔
۔تخریج احادیث احیاء العلوم(عراقی)جلدنمبر6صفحہ نمبر404۔کتاب اداب تلاوۃ القرآن۔
۔نزہۃ الاسماع فی مسئلۃ السماع(احمد بن رجب حنبلی)صفحہ نمبر86۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

جو یہ جاننا چاہے کہ آیا اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ سے محبت ہے؟ تو اسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اگر وہ قرآن مجید سے محبت کرتا تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بھی محبت کرتا

﴿77﴾

جسے لوگ عاشقِ رسول کہیں وہ جنتی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ فَقَالَ:
اَثْنُوْا عَلَيْهَا فَقَالُوْا:
كَانَ مَاعَلِمْنَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ وَاَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْر
فَقَالَ:
وَجَبَتْ۔ ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى۔ فَقَالَ:
اَثْنُوْا عَلَيْهَا فَقَالُوْا بِئْسَ الْمَرْءُ كَانَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ فَقَالَ:
وَجَبَتْ ۔اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

۔جامع معمر بن راشد حدیث نمبر 271۔
۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 197۔
۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 450۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 75۔
۔کتاب الاداب (بیہقی) صفحہ نمبر 188۔
۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 263۔
۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 229۔
۔المسند الجامع (ابوالمعاطی النوری) حدیث نمبر 591۔

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا آپ نے صحابۂ کرام۔
ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں اپنی رائے دو۔ اس پر صحابۂ کرام نے کہا:

ہم اس کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا تھا اور صحابۂ کرام نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اس پر (جنت) واجب ہوگئی۔ پھر آپ کے پاس سے ایک اور جنازہ گزرا۔آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں اپنی رائے دو۔صحابۂ کرام نے عرض کیا:

دین کے معاملہ میں انتہائی برا شخص تھا۔آپ نے ارشاد فرمایا:

اس پر (جہنم) واجب ہوگئی۔تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

﴿78﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توبہ

40 صحابہ کا نعرہ

چالیس صحابہ کرام مسجد میں بیٹھ کر قضاء وقدر کے مسئلہ پر گفتگو کر رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آکر ان کو سمجھایا تو انہوں نے فوراً عرض کیا کہ:

تُبْنَا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِه ﷺ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 95۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 201۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 36637۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 184۔

ترجمہ:۔ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توبہ کی۔

﴿79﴾

گستاخوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ

حضرت عاصم لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ صحابہ کرام کہہ رہے تھے:

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الخ

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 176۔

۔الآحاد والمثانی از ابن ابی عاصم حدیث نمبر 938۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد (جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 54۔

۔معرفۃ الصحابۃ (ابونُعیم) حرف العین باب ذکر عاصم۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 242 (دار الفکر)۔

۔اسد الغابہ (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 112۔

۔الاصابۃ (عسقلانی) باب العین جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 465۔

ترجمہ:۔ ہم اللہ تعالیٰ کے غضب اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ میں نے پوچھا:

کیا ہوا؟ تو بتایا گیا:

ایک شخص اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے سے اٹھ کر چلا گیا جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے ناراضگی فرمائی تو صحابہ کرام نے یہ کلمہ پڑھا۔

﴿80﴾

تیری آواز مردہ جانوں تک

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معرکہ بدر میں قتل ہونیوالے کفار کو بدر کے کنویں میں پھینکوا دیا۔ اور اس کے تیسرے دن آپ اس کنویں پر تشریف لے گئے آپ نے ان کو مخاطب کر کے یوں کلام فرمایا:

فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِاَسْمَآءِ هِمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَاءِ هِمْ: يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم

۔صحیح بخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جہل۔
۔مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 29۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 99۔
۔تہذیب الاثار (طبری) حدیث نمبر 165۔
۔مسند شامیین (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 22۔
۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 54۔
۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 121۔
۔دلائل النبوۃ (ابونعیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 478۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 92۔
۔مشکوۃ شریف (خطیب بغدادی) صفحہ نمبر 543۔
۔تاریخ اسلام (ذہبی) کتاب السنۃ الثانیہ باب رؤیا عاتکہ۔
۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی) الباب السابع غزوۃ بدر۔
۔تفسیر بغوی تحت سورۃ الاعراف آیۃ نمبر 56۔
۔تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ الروم آیۃ نمبر 52۔

ترجمہ:۔ آپ نے ان کو ان کے ناموں اور ان کے باپوں کے ناموں سے نداء دے کر فرمایا:

اے فلاں کے بیٹے فلاں۔اے فلاں کے بیٹے فلاں تمہارے لئے کتنا آسان تھا کہ تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کی ہوتی۔

﴿81﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا عدل

ایک معترض کے سوال کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَمَن يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔صحیح بخاری کتاب الخمس باب ما کان للنبی یعطی المؤلفۃ۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 116۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 184۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 390۔

۔عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) کتاب الخمس باب ما کان للنبی یعطی المؤلفۃ۔

۔ریاض الصالحین (النووی) باب الصبر۔

ترجمہ:۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم انصاف نہ کریں گے تو کون انصاف کرے گا؟۔

﴿82﴾

گستاخ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم واجب القتل

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا:

مَنْ لِکَعْبِ ابْنِ الْاَشْرَفِ۔فَاِنَّہٗ قَدْاٰذَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ﷺ
فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ :
اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

۔صحیح بخاری کتاب الرہن باب رہن السلاح۔
۔صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب قتل کعب بن الاشرف طاغوت الیہود۔
۔سنن ابی داود کتاب الجہاد باب فی العدو یؤتی علیٰ غرۃ ویتشبہ بہم۔
۔مسند حمیدی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 526۔
۔مشکل الاثار (طحاوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 54۔
۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 434۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 40۔
دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 195۔
۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 571۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 225۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 170۔

ترجمہ:۔ آپ نے فرمایا کہ کون کعب بن اشرف کو قتل کرے گا۔کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اذیت دی ہے۔

پس محمد بن مَسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں قتل کروں گا۔

(اگرچہ وہ ان کا ماموں تھا لیکن پھر بھی انہوں نے اسے گستاخِ مصطفیٰ سمجھ کر واصلِ جہنم کر دیا۔)

﴿83﴾

فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل صحابہ کرام کا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَنَّ رَجُلًا اَسْلَمَ ثُمَّ تَھَوَّدَفَاَتٰی مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی اَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:فَقَالَ:

مَا ھٰذَا ؟۔ قَالَ:

اَسْلَمَ ثُمَّ تَھَوَّدَ۔قَالَ:

لَا اَجْلِسُ حَتّٰی اَقْتُلَہٗ قَضَاءَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔صحیح بخاری کتاب الاحکام باب الحاکم تحکم بالقتل علیٰ من وجب علیہ الخ۔

۔صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب النہی طلب الامارۃ والحرص علیھا۔

۔سنن نسائی کتاب تحریم الدم باب الحکم فی المرتد۔

۔حدیث ابوالفضل الزہری حدیث نمبر 224۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 43۔

۔مسند رویانی حدیث نمبر 432+443۔

۔عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 233۔

۔بلوغ المرام (عسقلانی) صفحہ نمبر 408۔

۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 136۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان

ہوا۔ پھر یہودی ہو گیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے تو وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا۔ پس آپ نے فرمایا:

یہ کیا ہے؟

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ مسلمان ہوا پھر یہودی ہو گیا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کے مطابق اس کے قتل ہونے تک نہیں بیٹھوں گا۔

(چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ یہ یمن کا واقعہ ہے جہاں پر بارگاہ نبوت سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قاضی بن کر پہنچے تھے۔ جبکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس سے پہلے فرائض ادا فرما رہے تھے: برکاتی غفرلہ القدیر)

﴿84﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر سب معاہدے ''ٹھاہ''

اَنَّ غَرْفَةَ بْنَ حَارِثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ وَقَاتَلَ مَعَ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ بِالْيَمَنِ فِي الرِّدَّةِ ۔ اَنَّهٗ مَرَّ نَصْرَانِيٌّ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ۔ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدَقُوْنَ ۔فَدَعَاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَذَكَرَ النَّصْرَانِيُّ النَّبِيَّ ﷺ فَتَنَاوَلَهٗ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه۔فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ:

قَدْ اَعْطَيْنَاهُ الْعَهْدَ۔فَقَالَ غَرْفَةُ:

مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَكُوْنَ اَعْطَيْنٰهُمُ الْعُهُوْدَ وَالْمَوَاثِيْقَ عَلٰى اَنْ يُؤْذُوْنَا فِي اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ الخ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 261۔

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 318 (دار الحرمین قاہرہ)۔

۔معرفۃ الصحابہ (ابونعیم اصبھانی) باب غرفہ بن حارث کندی۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) کتاب الجہاد باب ما ینقض عہد اہل الذمہ+کتاب الحدود والدیات باب فی من سب النبی

۔الثقات (ابن حبان) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 318۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 46 صفحہ نمبر 165۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 96۔

۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ (بوصیری) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 213۔

۔الصارم المسلول (ابن تیمیہ) صفحہ نمبر 228۔

۔المطالب العالیۃ (عسقلانی) کتاب الجہاد باب ھدر دم من سب النبی ﷺ من اہل العہد

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 40858۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 212۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی) الباب الثامن فیما اختص بہ

ترجمہ:۔ غرفہ بن حارث رضی اللہ عنہ جو کہ صحابیٔ رسول ہیں، ابو جہل کے بیٹے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ (جو کہ صحابیٔ رسول ہونے کا اعلیٰ مرتبہ پا چکے تھے) کے ساتھ مل کر ردّۃ (ایک جگہ کا نام) یمن میں جہاد کر رہے تھے۔ وہاں سے اہلِ مصر میں سے ایک عیسائی گزرا جس کو مندق کہا جاتا تھا۔ پس آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے جواباً حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ آپ نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا:

ہم نے ان سے معاہدہ کیا ہوا ہے۔ حضرت غرفہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا:

ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ان کے ساتھ ایسے کسی بھی معاہدے اور میثاق سے جو اس شرط پر ہو کہ اس میں ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات کے بارے میں اذیت برداشت کرنی پڑے۔

(نوٹ: چنانچہ اس گستاخی کی بناء پر ان سے معاہدہ ختم کر دیا گیا نیز مذکورہ حوالہ جات میں بعض مثلاً اتحاف الخیرۃ المھر ۃ اور ابن عساکر وغیرہ میں ہے کہ حضرت غرفہ بن حارث نے اسے قتل کر دیا: برکاتی غفرلہ القدیر)

﴿85﴾

رجم کرنا: فیصلۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی فیصلۂ خدا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوارے زانیوں کو کوڑے لگانے کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قَدْ قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰی بِكْرَيْنِ جُلِدَا

۔ مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 7 صفحہ 313۔

۔ جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 44405۔

۔ کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 169۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر چار افراد دو کنواروں پر گواہی دے دیں تو ان زانیوں کو کوڑے لگائے جائیں۔

﴿86﴾

قانونِ مصطفیٰ سے کم کوئی قانون نامنظور

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چار سے کم افراد کی زنا کے متعلق گواہی دینے کے

بارے میں اعلان کرتے ہوئے فیصلہ سنایا:

قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ﷺ اَنْ لَا تُقْبَلَ شَهَادَةُ ثَلَاثٍ وَّلَا اِثْنَيْنِ وَلَا وَاحِدٍ عَلَى الزِّنَا وَ يُجْلَدُوْنَ ثَمَانِيْنَ۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 387۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 44406۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 169۔

۔تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ النور آیۃ نمبر 4۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ہے کہ گواہی قبول نہ کی جائے گی زنا پر تین کی نہ دو کی اور نہ ہی ایک کی۔اور ان کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے (اگر چار سے کم ہوں)۔

﴿88,87﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زمین کے مالک

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:

بَيْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ:

اِنْطَلِقُوْا اِلٰی يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا حَتّٰی جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ:

اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا۔وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔وَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ۔فَمَنْ يَّجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ۔

۔صحیح بخاری کتاب الجهاد باب اخراج الیهود من جزیرۃ العرب۔

۔صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب اجلاء الیہود من الحجاز۔
۔سنن ابی داؤد کتاب الخراج والفئی والامارۃ باب کیف کان اخراج الیہود من المدینۃ۔
۔سنن نسائی کبریٰ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 210۔
۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 451۔
۔عمدۃ القاری (بدر الدین عینی) جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 369۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 3418۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 54۔
۔شرح صحیح مسلم (شیخ الحدیث علامہ محمد خاں نوری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 688۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:
ہم مسجد نبوی میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا:
یہود کی طرف چلو۔ چنانچہ جب ہم لوگ بیت المدراس میں پہنچے تو آپ نے یہودیوں سے فرمایا:

تم اسلام لے آؤ تا کہ تم محفوظ ہو جاؤ اور اور اچھی طرح جان لو کہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تم کو اس زمین سے نکال دوں ۔پس تم میں سے جس کے پاس مال ہے اس کو فروخت کر لو۔ ورنہ یہ بات اچھی طرح جان لو کہ بیشک زمین صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

﴿89﴾

زمین ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ملکیت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

مَوَتَانُ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ﷺ

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 6۔ صفحہ نمبر 143۔

۔السنن الصغیر (بیہقی) الجزء التاسع صفحہ نمبر 551۔

۔التلخیص الحبیر (عسقلانی) کتاب احیاء الموات حدیث نمبر 1325۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 24343۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 359۔

ترجمہ:۔ بے آباد زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہے

﴿90﴾

زمین کا سرسبز ہونا۔ ملکیت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ارشاد فرمایا کہ:

لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ﷺ۔

۔صحیح بخاری کتاب المساقاۃ باب لاحمی الا للہ ورسولہ، کتاب الجہاد باب اھل الدار الخ

۔سنن ابی داؤد کتاب الخراج والامارۃ والفئی باب فی الارض یحمیھا الامام او الرجل۔

۔مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 38۔

۔مسند امام شافعی صفحہ نمبر 381۔

۔مصنف عبد الرزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 8۔

۔مسند طیالسی (ابوداؤد الطیالسی) صفحہ نمبر 171۔

۔الآحاد والمثانی (ابن عمرو شیبانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 169۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 127۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 82۔

۔سنن الدار قطنی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 130 + صفحہ نمبر 131۔
۔شرح معانی الاثار (طحاوی) کتاب باب احیاء الارض المیتۃ
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 59 + جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 146 + جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 78۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 732۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 164۔

ترجمہ:۔ چراگاہ مقرر کرنے کا حق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

﴿91﴾

مالِ غنیمت کا خُمس (پانچواں حصہ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کیلئے لشکر روانہ فرماتے تو اس کو یہ احکامات دیتے:

اَیُّمَا قَرْیَةٍ اَتَیْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِیْهَا فَسَهْمُكُمْ فِیْهَا۔ وَاَیُّمَا قَرْیَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِیَ لَكُمْ۔

۔صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب حکم الفیٔ۔
۔سنن ابی داود کتاب الخراج باب فی ایقاف ارض السواد وارض العنوۃ۔
۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 317۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 115۔
۔مسند ابی عوانہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 243۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 318۔
۔السنن الصغیر (بیہقی) الجزء الرابع عشر صفحہ نمبر 324۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 9971۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 160۔

۔شرح صحیح مسلم (شیخ الحدیث علامہ محمد خاں نوری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 671۔

ترجمہ:۔ آپ نے فرمایا کہ تم جس بستی میں جاؤ اس میں ٹھہرو تو اس میں تمہارا حصہ ہے۔جس بستی والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس کے مال میں سے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہے باقی سارا مال غنیمت تمہارا ہے۔

﴿92﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خمس ایک ہی ہے

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے وضاحت فرمائی کہ:

خُمُسُ اللّٰهِ وَخُمُسُ الرَّسُوْلِ وَاحِدٌ۔ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ ذَالِكَ الْخُمُسَ حَيْثُ اَحَبَّ وَيَصْنَعُ مَا شَآءَ وَيَحْمِلُ فِيْهِ مَنْ شَآءَ۔

۔سنن نسائی کتاب قسم الفیٔ۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 505۔

۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 46۔

۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ الانفال آیۃ نمبر 41۔

۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ الانفال آیۃ نمبر 41۔

۔تفسیر قرطبی تحت سورۃ الانفال آیۃ نمبر 41۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الانفال آیۃ نمبر 41۔

۔تفسیر در منثور تحت سورۃ الانفال آیۃ نمبر 41۔

ترجمہ:۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے واضح فرمایا:

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خُمس ایک ہی ہے۔اس خُمس کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جہاں چاہتے رکھتے، جو چاہتے بناتے اور جسے چاہتے اسے عطا فرماتے۔

﴿93﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی پر زیادتی نہیں کرتے

وہ مشہور روایت کہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم شب برات کے موقع پر جنت البقیع میں تشریف لے گئے جس میں تذکرہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شکوہ محسوس کرتے ہوئے استفہامیہ طور پر ارشاد فرمایا:

اَظَنَنْتِ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فی التسلیم علی اھل القبور والدعاء والاستغفار لھم۔

۔جامع ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان۔

۔سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرۃ۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان۔

۔مسند احمد جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 238۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 571۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 109۔

۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 288۔

۔صحیح ابن حبان جلد 6 نمبر صفحہ نمبر 333۔

۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 512۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 224+جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 155۔

ترجمہ:۔ کیا تو نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تجھ پر زیادتی کریں گے۔

نوٹ:۔شب برات کی تفصیلی روایات کے لئے راقم کی کتاب ''شب برات کے دلائل وفضائل'' کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

﴿94﴾

گناہوں سے توبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ: اَنَّهَا اِشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِیْهَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِیَةَ۔ قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ۔

۔صحیح بخاری کتاب اللباس باب من لم یدخل بیتا فیہ صورۃ۔
۔صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان وتحریم اتخاذ ما فیہ الخ
۔مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب ماجاء فی الصور والتماثیل۔
۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 398۔
۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 246۔
۔شرح معانی الاثار (طحاوی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 338۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 396۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلدنمبر 4 صفحہ نمبر 796۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلدنمبر 7 صفحہ نمبر 266۔
۔عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) جلدنمبر 22 صفحہ نمبر 75۔
۔فتح الباری (عسقلانی) جلدنمبر 10 صفحہ نمبر 389۔
۔شرح ابن بطال کتاب البیوع باب التجارۃ فی ما یکرہ لبسہ للرجال والنساء۔
۔شرح صحیح مسلم (شیخ الحدیث علامہ محمد خاں نوری) جلدنمبر 3 صفحہ نمبر 168۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
میں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصاویر بنی ہوئیں تھیں۔پس جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر ہی ٹھہر گئے۔اور داخل نہ ہوئے۔آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہوئے۔تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم جو (نادانستگی) میں مجھ سے غلطی سرزد ہوئی اس سے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف توبہ کرتی ہوں۔

﴿95﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت یتیم بچوں کی کفالت

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے اپنے بچوں کے بارے میں فکر کا اظہار کیا۔
حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاَمَّا الْاَطْفَالُ فَهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 248،406۔

۔مسند احمد جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 321۔

۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 293۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 72۔

۔مسند الحارث کتاب المناقب باب فضل ام سلمۃ رضی اللہ عنھا حدیث نمبر 990۔

۔حدیث خیثمۃ صفحہ نمبر 189۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 34 صفحہ 369۔

۔المطالب العالیۃ (عسقلانی) کتاب المناقب باب ذکر ام سلمۃ رضی اللہ عنھا۔

۔الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (عسقلانی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 406۔

ترجمہ: جہاں تک بچوں کی بات ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سپرد ہیں

﴾97,96﴿

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرنا ہی اصل انتخاب ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا سے پوچھا

اِنِ اخْتَرْتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَخْتَارَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ۔

فَقُلْتُ :اِنِّی اَخْتَرْتُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 8۔ صفحہ نمبر 103۔

۔السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 605۔

۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 306۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اختیار کر لو تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں اپنے لئے اختیار کر لیں گے؟۔
حضرت ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:
میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اختیار کیا۔

﴿98﴾

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان پر مہربان

اُمَیْمَۃُ بِنْتُ رُقَیْقَۃَ تَقُوْلُ:
بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ نِسْوَۃٍ فَقَالَ:
لَنَا فِیْمَا اِسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ ۔ قُلْتُ:
اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْحَمُنَا بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا ۔

۔جامع ترمذی کتاب السیر باب ماجاء فی بیعۃ النساء۔
۔سنن نسائی کتاب البیعۃ باب بیعۃ النساء۔
۔مؤطا امام مالک کتاب البیعۃ باب ماجاء فی البیعۃ ۔
۔مسند احمد جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 357۔
۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 7۔
۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 488۔
۔سنن الدارقطنی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 70۔

۔مسند اسحاق بن راہو یہ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 89۔(مکتبۃ الایمان مدینہ منورہ)

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 148۔

۔اسد الغابۃ (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 25۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 255۔

۔موارد الظمآن (ہیثمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 34۔

۔مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) باب الصلح۔

۔تفسیر طبری تحت سورۃ الممتحنہ آیہ نمبر 12۔

ترجمہ:۔ حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عورتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تم میں جن کاموں کی جس قدر قوت وطاقت ہو وہ کرلیا کرو۔امیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں تو میں نے عرض کیا:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانوں سے بھی زیادہ ہم پر مہربان ہیں

﴿99﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سارا مال حاضر

ایک صحابیہ اپنی بیٹی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس حال میں کہ اس کی بیٹی نے دو سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔آپ نے فرمایا:

کیا اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟۔

اس نے عرض کیا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: کیا تم پسند کرتی ہو کہ تمہیں قیامت کو آگ سے بنے ہوئے کنگن پہنائے جائیں۔

پس انہوں نے کنگن اتار کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا:

هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

۔سنن ابی داود کتاب الزکوۃ باب الکنز ماھوز کوٰۃ الحلی۔
۔سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ باب باب ماجاء زکوٰۃ الحلی۔
۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 20۔
۔سنن الدارقطنی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 84۔
۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 140۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 608۔
۔عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 48۔
۔مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (علامہ علی قاری) کتاب الزکوٰۃ باب ماتجب فیہ الزکوٰۃ۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 44945۔
۔تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی (مبارکپوری) کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی زکوٰۃ الحلی۔

ترجمہ:۔ یہ دونوں کنگن اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہیں

﴿100﴾

ہجرت اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

كَيْفَ كَانَ اِمْتِحَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النِّسَآءَ ؟.

قَالَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ: بِاللّٰهِ مَاخَرَجَتْ مِنْ بُغْضِ زَوْجٍ وَبِاللّٰهِ مَا خَرَجَتْ رَغْبَةً عَنْ اَرْضٍ اِلٰى اَرْضٍ وَبِاللّٰهِ مَاخَرَجَتْ اِلْتِمَاسَ

دُنیَا وَبِاللّٰہِ مَا خَرَجَتْ اِلَّا حُبًّا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ﷺ۔

۔تفسیر طبری تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔جامع ترمذی کتاب التفسیر سورۃ الممتحنۃ۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 127۔
۔بغیۃ الحارث حدیث نمبر 721۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر صفحہ 7 نمبر 263 (دارالفکر)۔
۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 425۔
۔المطالب العالیۃ (عسقلانی) کتاب التفسیر سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر النکت والعیون (الماوردی) تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر الکشاف (زمخشری) تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر زادالمسیر (ابن جوزی) تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر البحر المحیط (محمد بن یوسف بن حیان) تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر ابوالسعود تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر فتح القدیر (شوکانی) تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔
۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورۃ الممتحنۃ آیۃ نمبر 10۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کا کیسے امتحان لیا کرتے تھے

آپ نے بتایا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان عورتوں کا امتحان ایسے لیا کرتے تھے کہ وہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم وہ اپنے خاوند سے ناراض ہو کر نہیں نکلی، اللہ تعالیٰ کی قسم ایک جگہ سے دوسری جگہ کی محبت میں نہیں نکلی، اللہ تعالیٰ کی قسم وہ دنیا حاصل کرنے کی غرض سے نہیں نکلی اور اللہ تعالیٰ کی قسم وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت میں آئی ہیں۔

احادیث مبارکہ جن میں اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام مبارک اکٹھا استعمال ہوا ہے وہ باب ختم ہوا

تجھے یکتا نے یکتا بنا کر عیاں کر رکھا ہے
بے خبر زمانہ تیرے جلوہ کی اک جھلک دیکھے
تیری اسی اک شان کو زمانہ نہ جان سکا
محروم بصیرت کو کیا نظر آئے کہ وہ جھلک دیکھے

برکاتی

باب نمبر 4

محبوبانِ خدا کائنات میں اللہ تعالیٰ کے مرکز التفات

اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے تحت اللہ تعالیٰ نے انسان کو کائنات میں اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کیا ہے اور اسی وجہ سے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ اور اپنی ہر قسم کی مخلوق کے دل میں حضرت انسان کا رعب و دبدبہ اور عزت ڈال دی۔ اگر ایسی صورت حال نہ ہوتی تو انسان ایک معمولی جانور تک کا بھی مقابلہ کرنے سے بھی قاصر ہوتا ہے۔ اب حقیقت حال یہ ہے کہ اگر ایک بچہ بھی کسی بھینس، گھوڑے یا گدھے کے گلے میں رسی ڈال کر چلے تو یہ جانور بلا چون و چرا اس کے پیچھے غلامانہ انداز میں چلتے نظر آتے ہیں اب یہ تو عام انسان کی بات ہے چاہے وہ مسلمان ہو یا مشرک، ہندو ہو یا سکھ، یہودی ہو یا عیسائی۔ بطور ابن آدم وہ ان تمام عزتوں کا حقدار قرار پایا اور یہ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ کی عملی صورت ہے۔ یہ اعزاز تو من جانب اللہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے یہ تمام نظام قائم کیا ہے۔ اب انسان کو کچھ امور تفویض فرما کر ان کا مکلّف بنایا گیا ہے۔ تو جو انسان ان امور کی جتنی زیادہ پابندی کرے گا اتنا ہی وہ مقرب الی اللہ ہوتا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کچھ اپنے حقوق ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور کچھ اپنی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا پابند بنایا۔ جو انسان جس قدر اپنے منصب انسانیت کی پاسداری کرے گا اتنا ہی وہ کامل اور اکمل ہوتا چلا جائے گا۔ عام انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور احکامات کی بجا آوری کا حکم فرمایا ہے جب عام انسان ان چیزوں کو اپناتا ہے تبھی وہ افضلیت کا سفر شروع کرتا ہے۔ اب یہ تو عام حالات ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی بھی ہستیوں کا انتخاب کرکے ان کو

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ کے عموم سے بھی مزید اعلیٰ مرتبہ بخشا ہے۔وہ ہستیاں انتخابِ باری تعالیٰ ہیں ۔لہٰذا ان کے مقام و مرتبہ پر کسی بھی عام شخص کی قیل وقال یا لیت ولعل کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت۔

اب جیسے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر مخلوقات میں افضلیت عطا فرمائی تو فرشتوں اور جنوں سے لے کر کسی بھی مخلوق کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں دیا اور اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کو رجیم و مردود بنا کر قیامت تک ملعون قرار دے دیا۔تو اب اسی طرح جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمالیا اب ویسے ہی عام انسانوں کو بھی اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں دیا اور اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک ہوگا جیسا ان کے سرغنہ رجیم و مردود کے ساتھ ہو چکا اور ابھی مزید ہوگا، اللہ تعالیٰ فہم مستقیم نصیب فرمائے۔

قارئین کرام اس دور میں جہاں اسلام پر نت نئے انداز میں دشمنانِ اسلام حملے کر رہے ہیں اور اسلام کو غلط ثابت کرنے کی سعیٔ لا حاصل کی جارہی ہے وہیں کلمہ پڑھنے والوں کو بھی دین کے معاملات ایک دوسرے کو غلط اور ناجائز ثابت کرنے کے لئے ہر قسم کے وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔اس سلسلہ میں تحریر و تقریر کی کوئی بھی ایسی قسم نہیں چھوڑی گئی جس کی مدد سے فریق مخالف کو کافر ثابت نہ کیا جارہا ہو۔

آج کل پورے ملک میں ایک مسئلہ بہت ہی منظم انداز میں چلا کر دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کو کافر کرنے کی بھر پور کوششیں کی جارہی ہیں اور وہ بھی اسلام کے نام پر۔اور نہ معلوم یہ طوفان کب جا کر تھمے گا۔بعض دفعہ تو ایسی مضحکہ خیز صورت حال سامنے آتی ہے کہ انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگ واقعی انسانی عقل تو درکنار عام جانوروں جیسا بھی شعور نہیں رکھتے جبکہ ایسے لوگوں کو علامۃ الدھر اور مناظر اسلام جیسے القاب دیئے جارہے ہوتے ہیں۔

قارئین کرام! اگر آپ اپنے گردو پیش میں غور کریں گے تو آپ کو بیسیوں کی تعداد میں نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں کاروباری لوگ ملیں گے جو اپنے سوا ہر ایک کو کافر اور مشرک کہیں گے اور خود بڑے ہی زور شور سے وہی کام کرتے نظر آئیں گے خدا جانے ایسے عاری لوگوں کو تحریر و تقریر کے ساتھ دیگر افراد پر زیادتی کرنے کی اجازت کہاں سے مل گئی ہے۔ بہر حال ہم انسان کی نیابت اور مقام و مرتبہ کی بات کو قرآن و سنت سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ اپنے دین کی اچھی طرح حفاظت کی جاسکے۔ اور جہلاء کے اعتراضات هَبَاءً مَّنْثُورًا ہی نظر آئیں۔

ہمارے پاس سب سے مضبوط دلیل قرآن پاک کی صورت میں موجود ہے۔ لہٰذا ہم قرآن پاک ہی کو دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبان کو کس کس درجہ سے نوازا ہے۔

ذیل میں وہ آیات پیش کی جارہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض صفات بیان کی ہیں اور محض اپنے فضل و کرم سے اپنی صفات کے دنیا میں ظہور کے لئے اپنے محبوبان کے ذریعے سے ظاہر کرنے کے لئے وہی انداز اپنایا ہے۔

اس سے خدانخواستہ کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی صفات میں شریک ہے بلکہ یہ واضح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات کو ظاہر کرنے کے لئے اپنے محبوبان کو ہی مرکز بناتا ہے اور انہیں کو ہی مظہر بنا کر اپنی اہم صفات کا ظہور فرماتا ہے۔ لہٰذا یہ ہستیاں شریک باری تعالیٰ نہیں ہیں بلکہ مظہر صفات باری تعالیٰ ہیں۔ اس لئے ان سے محبت و عقیدت ظاہر کرنا شرک نہیں ہے بلکہ محبوبان خدا تعالیٰ کی حیثیت میں دراصل خود ذات خدا سے ہی محبت کرنا ہے۔ اب ہم اپنی ان باتوں کی تائید آیات قرآنیہ کی صورت میں پیش کرتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے وہی الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور پھر وہی الفاظ اللہ

تعالیٰ نے اپنے محبوبﷺ کیلئے بھی استعمال فرمائے ہیں۔ ہماری یہ کاوش قارئین کے سامنے اسی لئے ہے تاکہ اس کو پڑھ کر ایک تو لایعنی شکوک وشبہات کا خاتمہ ہو جائے اور دوسرا یہ کہ جہالت کے خاتمہ میں بھی کچھ معاونت ہو سکے، اور اسلام کی حقیقی تعلیمات بھی سامنے آسکیں۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

نہ بن منکر کمالاتِ محبوبانِ خدا کا
یہ چہرہ ان کا ہے کمال خدا کا ہے
دیکھو جلوۂ قدرتِ خدا اے لوگو
یہ کرم اِن کا ہے جمال خدا کا ہے

برکاتی

وہ اسماء الحسنیٰ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے استعمال فرمائے پھر وہی اسماء اپنے محبوبان کے لیے استعمال فرمائے

﴿1﴾

ملک

اللہ تعالیٰ ملک یعنی بادشاہ ہے

اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

پارہ نمبر 28 سورۃ الحشر آیت نمبر 23

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت طالوت علیہ السلام بھی ملک یعنی بادشاہ ہیں

وَقَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا

پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 247

﴿2﴾

مومن

اللہ تعالیٰ مومن ہے

اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

پارہ نمبر 28 سورۃ الحشر آیت نمبر 23

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی مومن ہیں

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً

پارہ نمبر 14 سورۃ النحل آیت نمبر 97

نوٹ: قرآن پاک کے چوبیسویں پارہ میں ایک سورۃ کا نام بھی سورۃ مومن ہے

﴿4-3﴾

سمیع۔ بصیر

اللہ تعالیٰ سمیع بھی ہے بصیر بھی ہے

أَن اللّٰه هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ

پارہ نمبر 24 سورۃ المؤمن آیت نمبر 20

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی سمیع ہیں اور بصیر بھی ہیں

فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا

پارہ نمبر 29 سورۃ الدھر آیت نمبر 2

﴿5﴾

حلیم

اللہ تعالیٰ حلیم ہے

وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ○

پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 225

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی حلیم ہیں

فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيۡمٍ○

پارہ نمبر 23 سورۃ الصافات آیت نمبر 101

﴿7-6﴾

حفیظ۔علیم

اللہ تعالیٰ حفیظ ہے

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌo۔

پارہ نمبر 12 سورۃ ہود آیت نمبر 57

اللہ تعالیٰ علیم ہے

وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌo

پارۃ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 247

حضرت یوسف علیہ السلام حفیظ بھی ہیں علیم بھی ہیں

اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌo

پارہ نمبر 13 سورۃ یوسف آیت نمبر 55

﴿8﴾

شکور

اللہ تعالیٰ شکور ہے

اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌo

پارہ نمبر 22 سورۃ فاطر آیت نمبر 30

حضرت نوح علیہ السلام بھی شکور ہیں

اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا

پارہ نمبر 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر

﴿9﴾

شاکر

اللہ تعالیٰ شاکر ہے

فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝

پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 158

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی شاکر ہیں

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا

پارہ نمبر 29 سورۃ الدہر آیت نمبر 3

﴿10﴾

کبیر

اللہ تعالیٰ کبیر ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

پارہ نمبر 17 سورۃ الحج آیت نمبر 62

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت شعیب علیہ السلام بھی کبیر ہیں

وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝

پارہ نمبر 20 سورۃ القصص آیت نمبر 23

﴿11﴾

مالک

اللہ تعالیٰ مالک ہے

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ٥

پارہ نمبر 1 سورۃ الفاتحہ آیت نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی مالک ہیں

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ

پارہ نمبر 25 سورۃ الزخرف آیت نمبر 77

﴿12﴾

حسیب

اللہ تعالیٰ حسیب ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ط

پارہ نمبر 4 سورۃ النساء آیت نمبر 6

انسانی نفس بھی حسیب ہے

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا٥

پارہ نمبر 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 14

﴿13﴾

الکبریاء

اللہ تعالیٰ کے لئے کبریائی ہے

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

پارہ نمبر 25 سورۃ الجاثیہ آیت نمبر 37

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے لئے بھی کبریائی ہے

وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ

پارہ نمبر 11 سورہ یونس آیت نمبر 78

﴿14﴾

رقیب

اللہ تعالیٰ رقیب یعنی نگران ہے

اِنَّ اللّٰہَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا٥

پارہ نمبر 4 سورۃ النساء آیت نمبر 1

اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی رقیب یعنی نگران ہیں

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ٥

پارہ نمبر 26 سورۃ ق آیت نمبر 18

﴿15﴾

حکیم

اللہ تعالیٰ حکیم ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٥

پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 220

قرآن پاک بھی حکیم ہے

يٰسٓ٥ وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ ٥

پارہ نمبر 22 سورۃ یٰسین آیت نمبر 2

﴿16﴾

مجید

اللہ تعالیٰ مجید ہے

اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○

پارہ نمبر 12 سورۃ ھود آیت نمبر 73

قرآن بھی مجید ہے

بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ

پارہ نمبر 30 سورۃ البروج آیت نمبر 21

﴿17﴾

قوی

اللہ تعالیٰ قوی ہے

اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ○

پارہ نمبر 28 سورۃ المجادلہ آیت نمبر 21

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی قوی ہیں (خواہ جنوں میں سے ہوں)

وَاِنِّیْ عَلَیْہِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ○

پارہ نمبر 19 سورۃ النمل آیت 39

﴿18﴾

حافظ (محافظ)

اللہ تعالیٰ حافظ (محافظ) ہے

فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۝

پارہ نمبر 13 سورۃ یوسف آیت نمبر 64

اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حافظ (محافظ) ہیں

وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ۝ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ۝

پارہ نمبر 30 سورۃ الانفطار آیت نمبر 10

﴿19﴾

اکرم

اللہ تعالیٰ اکرم (بہت زیادہ عزت والا) ہے

اِقْرَأْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ

پارہ نمبر 30 سورۃ العلق آیت نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے متقی بندے اکرم (زیادہ عزت والے) ہیں

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

پارہ نمبر 26 سورۃ الحجرات آیت نمبر 13

﴿20﴾

اعلیٰ

اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی۝

پارہ نمبر 30 سورۃ الاعلیٰ آیت نمبر 1

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی اعلیٰ ہیں

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰیo

پارہ نمبر 16 سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 68

﴿21﴾

مولیٰ

اللہ تعالیٰ مولیٰ ہے

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ

پارہ نمبر 28 سورۃ التحریم آیت نمبر 4

اللہ تعالیٰ کے بندے جبریل اور صالح مومن بھی مولیٰ ہیں

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ

پارہ نمبر 28 سورۃ التحریم آیت نمبر 4

﴿22﴾

نصیر

اللہ تعالیٰ نصیر ہے

وَکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًاo

پارہ نمبر 5 سورۃ النساء آیت نمبر 45

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی نصیر ہیں

وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًاo

پارہ نمبر 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 80

﴿23﴾

غالب

اللہ تعالیٰ غالب ہے

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ

پارہ نمبر 12 سورۃ یوسف آیت نمبر 21

اللہ تعالیٰ کی جماعت بھی غالب ہے

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ○

پارہ نمبر 6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 56

﴿24﴾

وارث

اللہ تعالیٰ وارث ہے

وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ○

پارہ نمبر 17 سورۃ الانبیاء آیت نمبر 89

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی وارث ہیں

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ○

پارہ نمبر 18 سورۃ المومنون آیت نمبر 10

﴿25﴾

صادق

اللہ تعالیٰ صادق ہے

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ○

پارہ نمبر 8 سورۃ الانعام آیت نمبر 146

حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی صادق ہیں

اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِوَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○

پارہ نمبر 16 سورۃ مریم آیت نمبر 53،54

﴿26﴾

منذر

اللہ تعالیٰ منذر یعنی ڈرسنانے والا ہے

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ○

پارہ نمبر 25 سورۃ الدخان آیت نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نبی بھی منذر یعنی ڈرسنانے والے ہیں

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 213

﴿27﴾

وکیل

اللہ تعالیٰ وکیل ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا○

پارہ نمبر 5 سورۃ النساء آیت نمبر 81

حضرت عزرائیل علیہ السلام بھی وکیل ہیں

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ

پارہ نمبر 21 سورۃ السجدہ آیت نمبر 11

نوٹ: ہر ملک میں لوگوں کے عدالتوں میں کیسز لڑنے والے بھی وکیل ہوتے ہیں۔

﴿28﴾

حکم

اللہ تعالیٰ حکم (جج) ہے

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا ؀

پارہ نمبر 8 سورۃ الانعام آیت نمبر 114

اللہ تعالیٰ کے بندے حکم یعنی جج ہیں

حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا

پارہ نمبر 5 سورۃ النساء آیت نمبر 35

﴿29﴾

مجیب

اللہ تعالیٰ مجیب ہے

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ؀

پارہ نمبر 12 سورۃ ھود آیت نمبر 61

حضرت نوح علیہ السلام بھی مجیب ہیں

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فِي الْعٰلَمِيْنَ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ؀

پارہ نمبر 23 سورۃ الصفت آیت نمبر 75

﴿30﴾

جامع

اللہ تعالیٰ جامع ہے

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ

پارہ نمبر 3 سورۃ ال عمران آیت نمبر 9

اللہ تعالیٰ کے بندوں کے کام بھی جامع ہیں

وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ

پارہ نمبر 18 سورۃ نور آیت نمبر 62

﴿31﴾

حق

اللہ تعالیٰ حق ہے

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ

پارہ نمبر 11 سورہ یونس آیت نمبر 32

اللہ تعالیٰ کے رسول بھی حق ہیں

وَ شَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ

پارہ نمبر 3 سورۃ ال عمران آیت نمبر 86

﴿32﴾

حمید

اللہ تعالیٰ حمید ہے۔

وَاعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌo

پارہ نمبر 3 سورۃ البقرہ آیت نمبر 267

اللہ تعالیٰ کے بندوں کے راستے حمید ہیں

لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّھِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِo

پارہ نمبر 13 سورۃ ابراہیم آیت نمبر 1

﴿33﴾

ذی فضل

اللہ تعالیٰ فضل والا ہے

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِo

پارہ نمبر 1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 105

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی فضل والے ہیں

وَیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ

پارہ نمبر 11 سورہ ھود آیت نمبر 3

﴿34﴾

ذی قوۃ

اللہ تعالیٰ قوت والا ہے

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُo

پارہ نمبر 27 سورۃ الذاریات آیت نمبر 58

حضرت جبریل علیہ السلام بھی قوت والے ہیں

ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ o

پارہ نمبر 30 سورۃ التکویر آیت نمبر 20

﴿35﴾

رب

اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کو پالنے والا ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o

پارہ نمبر 1 سورۃ الفاتحہ آیت نمبر 1

والدین بھی پالنے والے ہیں

رَبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا o

پارہ نمبر 15 سورۃ الاسراء آیت نمبر 24

﴿36﴾

ھادی

اللہ تعالیٰ ھادی ہے

وَکَفٰی بِرَبِّکَ ھَادِیًا وَّنَصِیۡرًا o

پارہ نمبر 19 سورۃ الفرقان آیت نمبر 31

اللہ تعالیٰ کے نبی بھی ھادی ہیں

اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّ لِکُلِّ قَوۡمٍ ھَادٍ o

پارہ نمبر 13 سورۃ الرعد آیت نمبر 7

﴿37﴾

عدل

اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دینے والا ہے

اِنَّ اللّٰہَ یَأۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ

پارہ نمبر 14 سورۃ النحل آیت نمبر 90

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی عدل کا حکم دینے والے ہیں

وَمَنۡ یَّاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَهُوَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ٥

پارہ نمبر 14 سورۃ النحل آیت نمبر 6

﴿38﴾

عالم

اللہ تعالیٰ عالم ہے

وَکُنَّا بِکُلِّ شَیۡءٍ عٰلِمِیۡنَ٥

پارہ نمبر 17 سورۃ الانبیاء آیت نمبر 81

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی عالم ہیں

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا

پارہ نمبر 22 سورۃ الفاطر آیت نمبر 28

﴿39﴾

شاکر

اللہ تعالیٰ شاکر ہے

وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا○

پارہ نمبر 5 سورۃ النساء آیت نمبر 147

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی شاکر ہیں

وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ○

پارہ نمبر 4 سورۃ ال عمران آیت نمبر 144

﴿40﴾

حفیّ

اللہ تعالیٰ حفیّ ہے

رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا○

پارہ نمبر 16 سورۃ مریم آیت نمبر 47

اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حفیّ ہیں

تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ

پارہ نمبر 24 سورۃ الزمر آیت نمبر 75

﴿42-41﴾

الرؤف۔الرحیم

اللہ تعالیٰ رؤف بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○

پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ، آیت نمبر 143

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں۔

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ○

پارہ نمبر 11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 128

﴿43﴾

شہید

اللہ تعالیٰ شہید یعنی گواہ ہے۔

وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ○

پارہ نمبر 4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر 98

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی شہید یعنی گواہ ہیں۔

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

پارہ نمبر 2، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 143

﴿44﴾

ولی

اللہ تعالیٰ ولی یعنی مددگار ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ۔

پارہ نمبر 6 سورۃ المائدۃ، آیت نمبر 55

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی ولی یعنی مددگار ہیں۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

پارہ نمبر 6 سورۃ المائدۃ، آیت نمبر 55

﴿45﴾

نور

اللہ تعالیٰ نور ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

پارہ نمبر 18، سورۃ النور، آیت نمبر 35

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی نور ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۝

پارہ نمبر 6، سورۃ المائدۃ آیت نمبر 15

﴿46﴾

کریم

اللہ تعالیٰ کریم ہے۔

فَاِنَّ رَبِّىْ غَنِىٌّ كَرِيْمٌ۔

پارہ نمبر 19، سورۃ النمل، آیت نمبر 40

جبرائیل علیہ سلام بھی کریم ہیں۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ۔

پارہ نمبر 30، سورۃ التکویر، آیت نمبر 19

﴿47﴾

غنی

اللہ تعالیٰ غنی ہے۔

فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ۔

پارہ نمبر 19، سورۃ النمل، آیت نمبر 40

مومن بھی غنی ہے۔

وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ۔

پارہ نمبر 4، سورۃ النساء، آیت نمبر 6

نوٹ: مشہور صحابی دامادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تیسرے خلیفۂ راشد جناب حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا مشہور لقب بھی ''غنی'' ہے۔

﴿49-48﴾

علی۔ عظیم

اللہ تعالیٰ علی بھی ہے عظیم بھی ہے۔

وَھُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

پارہ نمبر 3، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 255

حضرت ادریس علیہ السلام جس جگہ پر ہیں وہ جگہ بھی علی ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقاً نَّبِیًّا ۝ وَرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا

پارہ نمبر 16 سورۃ مریم آیت نمبر 56، 57

نوٹ: مشہور صحابی، داماد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اخلاق بھی عظیم ہے

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

پارہ نمبر 29 سورۃ القلم آیت نمبر 4

﴿50﴾

عزیز

اللہ تعالیٰ عزیز ہے

إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 220

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی عزیز ہیں

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ

پارہ نمبر 11 سورۃ التوبہ آیت نمبر 128

﴿51﴾

مبین

اللہ تعالیٰ مبین ہے

أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ

پارہ نمبر 18 سورۃ النور آیت نمبر 25

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی مبین ہیں

حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ

پارہ نمبر 25 سورۃ النور آیت نمبر 29

باب نمبر 5

حضور علیہ السلام کی شان میں 100 احادیثِ قدسیہ

﴿1﴾

تخلیقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا منظر

لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّخْلُقَ مُحَمَّداً اَمَرَ جِبْرِيْلَ اَنْ يَّأْتِيَهٗ بِالطِّيْنَةِ الَّتِیْ هِیَ قَلْبُ الْاَرْضِ وَبَهَاؤُهَا وَنُوْرُهَا قَالَ: فَهَبَطَ جِبْرِيْلُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ الْفِرْدَوْسِ وَمَلَائِكَةِ الرَّقِيْعِ الْاَعْلٰى. فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ مَوْضَعِ قَبْرِهِ الشَّرِيْفِ. وَهِیَ بَيْضَاءٌ مُنِيْرَةٌ فَعُجِنَتْ بِمَآءِ التَّسْنِيْمِ فِیْ مَعِيْنِ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ حَتّٰى صَارَتْ كَالدُّرَّةِ الْبَيْضَآءِ لَهَاشُعَاعٌ عَظِيْمٌ. ثُمَّ طَافَتْ بِهَا الْمَلَائِكَةُ حَوْلَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ، وَفِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ وَالْبِحَارِ. فَعَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجَمِيْعُ الْخَلْقِ سَيِّدَنَا مُحَمَّداً وَفَضْلَهٗ قَبْلَ اَنْ تُعْرَفَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 300۔

۔الوفاء (ابن جوزی) صفحہ نمبر 27۔

۔المواہب اللدنیہ (قسطلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 34۔

ترجمہ:۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تخلیق فرمانا چاہا تو جبریل

علیہ السلام کو حکم دیا کہ زمین کے قلب کی خوبصورت اور نورانی مٹی لاؤ

چنانچہ جبریل علیہ السلام جنتی اور عرشی فرشتوں کے ساتھ زمین پر آئے اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جہاں تربت اطہر ہے اس جگہ کی مٹی لی۔ یہ سفید اور چمکتی ہوئی مٹی تھی پس اس کو تسنیم ورضا کے پانی کے ساتھ جو کہ جنتی نہروں سے لیا گیا تھا ان سے گوندھا گیا۔ یہاں تک کہ وہ سفید موتی کی طرح ہوگئی جس کی بہت بڑی شعائیں تھیں۔ پس فرشتوں نے عرش، کرسی کے اردگرد، آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں اور سمندروں میں چکر لگایا پس تمام مخلوق نے حضرت آدم علیہ السلام کی پہچان (تخلیق) سے قبل حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہچان لیا۔

﴿2﴾

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور پر غالب مانا وہی نبی بنا

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمَّا خَلَقَ نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی اَنْوَارِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ فَغَشِیَھُمْ مِنْ نُوْرِہٖ مَا اَنْطَقَھُمُ اللّٰہُ بِہٖ۔ قَالُوْا:

یَارَبَّنَا مَنْ غَشَانَا نُوْرُہٗ؟۔ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

ھٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ۔ اِنْ اٰمَنْتُمْ بِہٖ جَعَلْتُکُمْ اَنْبِیَآءَ۔

قَالُوْا:

اٰمَنَّا بِہٖ وَبِنَبُوَّتِہٖ۔ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَشْھَدُ عَلَیْکُمْ۔ قَالُوْا:

نَعَمْ۔ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذْ اَخَذَاللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ الخ

۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 33۔

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے جب ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کا نور تخلیق فرمایا تو اسے ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے انوار کی طرف توجہ فرمائیں، تو آپ نے اپنے نور سے تمام انبیاء علیہم السلام کے انوار کو ڈھانپ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ کے نور کے ذریعے کلام فرمایا۔

انبیائے کرام علیہم السلام نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار کس نے ہمیں اپنے نور سے ڈھانپ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم بن عبداللہ کا نور ہے۔ اگر تم ان پر ایمان لاؤ تو میں تمہیں نبی بنا دوں۔

انہوں نے عرض کیا کہ ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لے آئے پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں تم پر گواہ ہوں؟۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ اسی بات کی وضاحت اس آیت کریمہ میں بھی ہے **وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ** الخ۔

﴿3﴾

تخلیقِ نورِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم مگر کیسے؟

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تخلیق کا ارادہ فرمایا نیز ان کی منشاء و قدر کا فیصلہ فرمایا کہ زمینوں کو بچھائے اور آسمانوں کو بلند کرے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے ایک مٹھی بھر نور لیا تو اس کو ارشاد فرمایا:

اے نور تم محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بدل جاؤ۔ تب وہ نور کی مٹھی نور کے جلیل القدر ستون میں بدل گئی پھر اس نور نے سجدہ فرمایا اور جب سجدہ سے سر اٹھایا تو کہا الحمد للہ۔

تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلِذَالِكَ خَلَقْتُكَ وَسَمَّيْتُكَ مُحَمَّداً فَمِنْكَ اَبْدَأُالْخَلْقَ وَ بِكَ خَتْمَ الرُّسُلِ۔

۔ مولد العروس (ابن جوزی) صفحہ نمبر 45۔

ترجمہ:۔ میں نے اسی لئے آپ کو تخلیق کیا اور آپ کا نام محمد صلّی اللہ علیہ وسلم رکھا۔ پس میں آپ سے ہی مخلوق کی ابتداء کروں گا اور آپ پر ہی سلسلہ رسالت ختم کروں گا۔

﴿4﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو آسمان نہ ہوتے

اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرمایا

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

۔ تفسیر روح البیان (حقی) تحت آیت وماارسلنک الارحمۃ للعلمین + تحت آیت یاتی من بعد اسمہ احمد

۔ تفسیر کبیر (رازی) تحت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔

۔ شرح شفاء (علامہ علی قاری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 225۔

۔ انیس الجلیس صفحہ نمبر 130۔

۔ فیوض الحرمین (شاہ ولی اللہ) صفحہ نمبر 52۔

۔ جواہر البحار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 247 + جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 235۔

۔ تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت آخر سورہ عم یتسالون۔

ترجمہ:۔ اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

﴿5﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کائنات نہ ہوتی

اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرمایا:

لَوْلَاكَ یَامُحَمَّدُ مَاخَلَقْتُ الْکَائِنَاتِ۔

۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ الفرقان آیت نمبر 10۔

۔جواہر البحار (نبہانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 335۔

ترجمہ:۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں کائنات پیدا نہ کرتا۔

﴿6﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو دنیا نہ ہوتی

اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرمایا

لَوْلَاكَ یَا مُحَمَّدُ مَاخَلَقْتُ الدُّنْیَا۔

۔فردوس الاخبار (دیلمی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 338۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 518۔

۔فتاوی رضویہ (اعلیحضرتؒ) جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 188۔

ترجمہ:۔ اے محمد صلّی اللہ علیک وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ کرتا

﴿7﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ سلام سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

لَوْلَاهُ مَاخَلَقْتُكَ وَلَاخَلَقْتُ سَمَآءً وَّلَاأَرْضاً ۔

۔بستان الواعظین (ابن جوزی) صفحہ نمبر 297۔

۔المواہب اللدنیہ (قسطلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 35۔

۔شرح المواہب اللدنیہ (زرقانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 44۔

۔نسیم الریاض (خفاجی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 398۔

ترجمہ:۔ اگر میں محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہ بناتا تو میں نہ آپ کو بناتا نہ آسمان بناتا اور نہ ہی نہ زمین بناتا۔

﴿8﴾

دنیا جان لے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقام ومرتبہ

اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِىْ وَلَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ الدُّنْيَا ۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابنِ عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 518۔

۔تہذیب ابن عساکر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 223۔

۔المواہب اللدنیہ (قسطلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 44۔

۔شرح المواہب اللدنیہ (زرقانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 242۔

۔مطالع المسرات (الفاسی) صفحہ نمبر 465۔

۔السیرۃ النبویۃ (احمد بن زینی دحلان) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 11۔

۔فتاوی رضویہ (اعلیٰحضرتؒ) جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 188۔

ترجمہ:۔ اے محبوب صلّی اللہ علیہ والہ وسلم میں نے دنیا اور دنیا والوں کو اس لئے

پیدا کیا ہے کہ ان کو آپ کے اس مقام و مرتبہ سے آگاہ کروں جو میرے ہاں ہے۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

﴿9﴾

جنت حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے لئے دوزخ گستاخوں کیلئے

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ :

اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ لَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ.

۔فردوس الاخبار (دیلمی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 338۔

۔کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 54۔

۔السیرۃ النبویۃ (احمد بن زینی دحلان) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 11۔

۔فتاوی رضویہ (اعلیحضرتؒ) جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 189۔

۔الاثار المرفوعہ (لکھنوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 44۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو میں جنت نہ بناتا اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں جہنم نہ بناتا۔

﴿10﴾

حضرت آدم علیہ سلام کے سامنے نورِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ اَخْبَرَهُ بِبَنِیْهِ فَجَعَلَ یَرٰی

فَضَآئِلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فَرَاٰى نُوراً سَاطِعًا فِي اَسْفَلِهِمْ فَقَالَ:
يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا ؟قَالَ:
هٰذَا اِبْنُكَ اَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَالْاَوَّلُ وَهُوَ الْاٰخِرُ وَهُوَاَوَّلُ شَافِعٍ
وَهُوَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ ۔

۔کتاب الاوائل (ابن ابی عاصم) صفحہ نمبر 7۔
۔الفوائد ابی طاہر المخلص (نسخہ قلمی) صفحہ نمبر 248۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 483۔
۔ابن عساکر کما ذکر علی المتقی فی کنز العمال۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 197۔
۔اللآلی المصنوعہ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 338۔
۔نور البدایات وختم النہایات (عیسیٰ بن مانع) صفحہ نمبر 33۔

ترجمہ:۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ سلام کو بنایا اور ان کو ان کی اولاد کے بارے میں بتایا۔ تو انہوں نے بعض کی بعض پر فضیلتیں دیکھنا شروع کیں۔ پھر انہوں نے ان کے نیچے سے ایک بلند ہوتا ہوا نور دیکھا۔ انہوں نے کہا: اے میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آپ کا بیٹا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ اول بھی ہیں، آخر بھی ہیں، سب سے اول شفاعت کرنے والے ہیں، اور ان کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی

﴿11﴾

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ اَلْهَمَهٗ اَنْ قَالَ يَارَبِّ لِمَ كَنَّيْتَنِي اَبَا مُحَمَّدٍ؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ۔ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَرَأَى نُوْرَ مُحَمَّدٍ فِيْ سَرَادِقِ الْعَرْشِ فَقَالَ:

يَارَبِّ مَا هٰذَا النُّوْرُ؟ قَالَ:

هٰذَا نُوْرُ نَبِيٍّ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ اسْمُهٗ فِي السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔ لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا سَمَآءً وَّلَا اَرْضاً۔

۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 35۔

۔انوار محمدیہ (نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 26۔

۔السیرۃ النبویہ (احمد بن زینی دحلان) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 10۔

۔فتاوی رضویہ (اعلیٰحضرت) جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 194۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انہیں الہام کیا انہوں پوچھا: اے میرے رب میری کنیت ابو محمد کیوں رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اپنا سر اٹھایئے پس جب آپ نے سر اٹھایا تو عرش پر ایک نور دیکھا پس آپ نے عرض کیا کہ یا اللہ یہ کیسا نور ہے؟۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یہ آپ کی اولاد میں سے نبی ہیں جن کا یہ نور ہے ان کا نام آسمانوں میں احمد ہے اور زمین میں محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم ہے اگر وہ نہ ہوتے تو نہ میں آپ کو پیدا کرتا اور نہ آسمانوں کو اور نہ ہی زمین کو پیدا کرتا۔

﴿12﴾

جنت کے برگ وثمر پر نامِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:

لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ یَنْفَخَ فِیْ آدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الرُّوْحَ نَفَخَهٗ بِاِسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَکَنَّاهُ اَبَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَیْسَ فِی الْجَنَّةِ وَرَقَةٌ مِنْ اَوْرَاقِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَکْتُوْبٌ عَلَیْهَا اِسْمُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَا غَرَسَتْ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ اِلَّا بِاِسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَبِهِ الْاِبْتِدَاءُ۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 179۔

ترجمہ:۔ سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ سلام میں روح پھونکنے کا ارادہ فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ روح پھونکی۔ اوران کی کنیت ابومحمد رکھی۔ جنت کے پتوں میں سے کوئی پتہ ایسا نہیں جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ لکھا ہو۔ اور کوئی درخت ایسا نہیں جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ لکھا ہو۔ اور اسی سے کائنات کی ابتداء ہوئی۔

﴿13﴾

حضرت آدم علیہ سلام کی توبہ کی قبولیت صدقۂ نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْخَطِیْئَةَ، قَالَ:

یَا رَبِّ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ لِمَا غَفَرْتَ لِیْ۔

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

یَآدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَکَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا ﷺ؟ وَلَمْ اَخْلُقْهُ۔

قَالَ: یَا رَبِّ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِكَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُوْحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِی فَرَأَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْباً:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تَضِفْ اِلٰی اِسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْكَ۔

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

صَدَقْتَ یَا آدَمُ عَلَیْكَ السَّلَامُ۔ اِنَّهٗ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ۔ اُدْعُنِیْ بِحَقِّهٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم مَا خَلَقْتُكَ۔

(1)۔المعجم الصغیر (طبرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 182 (المکتب الاسلامی بیروت)۔

(2)۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 313 (تقارب)۔(دارالحرمین قاہرہ)

(3)۔فتوح الشام (واقدی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 74۔

(4)۔تاریخ الامم والملوک طبری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 50۔

(5)۔الشریعۃ (آجری) صفحہ نمبر 395۔

(6)۔کتاب العظمۃ (ابوالشیخ اصبہانی) صفحہ نمبر 390۔

(7)۔المستدرک جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 615۔

(8)۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 165۔

(9)۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 118۔باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(10)۔کتاب الشفاء (قاضی عیاض) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 104۔

(11)۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 437۔

(12)۔الوفاء (ابن جوزی) صفحہ نمبر 26۔

(13)۔کشف الاسرار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 155۔

(14، 15)۔فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 96+جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 150۔(بالفاظ دیگر

(16)۔التوسل(ابن تیمیہ)صفحہ نمبر115۔

(17)۔میزان الاعتدال(ذہبی)جلد نمبر2صفحہ نمبر504۔

(18)۔شفاء السقام(سبکی)صفحہ نمبر358۔

(19،20)۔البدایۃ والنہایۃ(ابن کثیر)جلد نمبر1صفحہ نمبر81+جلد نمبر2صفحہ نمبر322۔

(21)۔السیرۃ النبویۃ(ابن کثیر)جلد نمبر1صفحہ نمبر317۔

(22)معجزات النبی(ابن کثیر)صفحہ نمبر318۔

(23)۔قصص الانبیاء(ابن کثیر)جلد نمبر1صفحہ نمبر29۔

(24)۔لطائف المعارف(ابن رجب)جلد نمبر1صفحہ نمبر89۔

(25)۔مجمع الزوائد(ہیثمی)جلد نمبر8صفحہ نمبر256۔

(26)۔مجمع البحرین(ہیثمی)جلد نمبر3صفحہ نمبر308۔

(27)۔جواہر المنظم(عسقلانی)صفحہ نمبر61۔

(52)۔النکت علی کتاب ابن صلاح(ہامش)جلد نمبر1صفحہ نمبر318۔

(28)۔بشارۃ المحبوب بتکفیر الحبوب(الادرعی القابونی)باب تغسیل المیت من ابواب المغفر

(29)۔الخصائص الکبریٰ(سیوطی)جلد نمبر1صفحہ نمبر12۔

(30)۔خلاصۃ الوفاء(سمہودی)الباب الثانی الفصل الاول فصل فی التوسل الزائر الخ۔

(31،32)۔مواہب اللدنیہ(قسطلانی)جلد نمبرا صفحہ نمبر35+صفحہ نمبر43۔

(33،34)۔سبل الھدیٰ والرشاد(صالحی)جلد نمبر1صفحہ نمبر185+جلد نمبر12صفحہ نمبر3

(35)۔فتاوی حدیثیہ(ابن حجر)صفحہ نمبر455۔

(36)۔کنز العمال(علی متقی)جلد نمبر11صفحہ نمبر455۔

(37)۔شرح الشفاء(علامہ علی قاری)جلد نمبر1صفحہ نمبر375۔

(38)۔السیرۃ الحلبیۃ(نور الدین حلبی)جلد نمبر1صفحہ نمبر354۔

(39)۔مدارج النبوۃ(شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی)جلد نمبر1صفحہ نمبر258۔(فارسی)

(40)۔نسیم الریاض(خفاجی)جلد نمبر2صفحہ نمبر223۔

(41)۔مطالع المسرات (الفاسی) صفحہ نمبر 246۔
(42)۔سمط النجوم العوالی (العصامی) باب ذکر آدم وحوا۔
(44،43)۔شرح مواہب اللدنیہ (زرقانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 74 + جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 361۔
(55)۔الاثار المرفوعہ (لکھنوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 44۔
(46)۔فتاوی رضویہ (اعلیٰ حضرت) جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 186۔
(48،47)۔شواہد الحق (نبہانی) صفحہ نمبر 102 + صفحہ نمبر 116۔
(49)۔افضل الصلوات (نبہانی) صفحہ نمبر 117۔
(50)۔الانوار المحمدیہ (نبہانی) صفحہ نمبر 11۔
(51)۔بہار شریعت (علامہ امجد علی اعظمی)۔
(53)۔الروض الدانی الی معجم الصغیر طبرانی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 182۔
(55)۔امجد الاحادیث (محمد ابوالحسن قادری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 122۔
(56)۔التامل فی حقیقۃ التوسل صفحہ نمبر 187۔
(56)۔تفسیر بحر العلوم (سمرقندی) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 37۔
(57)۔تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 37۔
(58)۔تفسیر قرطبی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 324۔
(59)۔تفسیر البحر المحیط (ابن حیان) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 37۔
(60)۔تفسیر الجواہر الحسان فی تفسیر القران (ثعالبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 53۔
(61)۔تفسیر درِ منثور (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 131۔
(64،63،62)۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 37 + سورۃ المآئدۃ
آیت نمبر 16 + سورۃ التوبۃ آیت نمبر 102۔
(65)۔تفسیر فتح العزیز (شاہ عبد العزیز محدث دہلوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 339۔
(66)۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 321۔
(67)۔تفسیر مجدد المعروف تفسیر رؤفی تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 37۔

(68)۔تفسیر خزائن العرفان (السید نعیم الدین مراد آبادی) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 37۔

(69)۔تفسیر الحسنات جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 176۔

(70)۔تفسیر نعیمی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 265۔

(71)۔تفسیر ضیاء القرآن (حضرت پیر محمد کرم شاہ) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 50۔

(72)۔تفسیر تبیان القرآن (علامہ غلام رسول سعیدی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 353۔

(73)۔تبلیغی نصاب (تبلیغی جماعت) حصہ فضائل ذکر صفحہ نمبر 95۔

ترجمہ:۔ جب حضرت آدم علیہ سلام نے لغزش کا ارتکاب کیا تو انہوں نے عرض ک
اے میرے پروردگار مجھے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بخ
دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے آدم علیہ سلام تو نے انہیں کیسے پہچانا؟ جبکہ میں نے انہیں ابھی پیدا بھی نہیں ک

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا:

یااللہ جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح میں سے پھونکا،
نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا:

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

پس میں جان گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ کسی کا نام نہیں ملایا مگر وہ جو تجھے ا
مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے آدم علیہ سلام تو نے سچ کہا۔ بے شک وہ مجھے مخلو
میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ان کے واسطے سے مجھ سے دعا کیا کرو میں نے تمہا
لغزش معاف کر دی۔ اگر محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نہ ہوتے تو اے آدم علیہ سلام میں تمہیں
پیدا نہ کرتا۔

﴿14﴾

حبیب صلّی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابراہیم خلیل اللہ ونوح نجی علیہما السلام پر ترجیح

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

اِتَّخَذَاللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَمُوْسٰى نَجِيًّا وَاتَّخَذَنِىْ حَبِيْبًا۔ ثُمَّ قَالَ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ لَاُوْثِرَنَّ حَبِيْبِىْ عَلٰى خَلِيْلِىْ وَنَجِيِّ۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 185۔

۔فردوس الاخبار (دیلمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 512۔

۔الجامع الصغیر (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 34۔

۔تنزیہ الشریعۃ (کنانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 333۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 182۔

۔فتاوی رضویہ (اعلیٰ حضرت) جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 192۔

۔تفسیر اللباب (ابن عادل) تحت سورۃ النساء آیت نمبر 125۔

۔تفسیر نیشاپوری (احمد بن محمد النیشاپوری) تحت سورۃ النساء آیت نمبر 125۔

۔تفسیر البحر المحیط (ابن حیان) تحت سورۃ النساء آیت نمبر 125۔

۔تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ النساء آیت نمبر 125۔

۔تفسیر در منثور (سیوطی) تحت سورۃ النساء آیت نمبر 125۔

۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورۃ النساء آیت نمبر 125۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ سلام کو خلیل حضرت موسیٰ علیہ سلام کو نجی اور مجھے اپنا

حبیب صلّی اللہ علیہ والہ وسلم بنایا اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم اپنے خلیل
اور اپنے نجی پر اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو میں ضرور ترجیح دوں گا۔

﴿15﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور شانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ قَالَ رَبِّ قَدْ اَعْطَيْتَ النُّبُوَّةَ وَالْمُلْكَ
لِشَعْبِ اِسْحٰق فَمَا اَنْتَ صَانِعٌ لِاِسْمَاعِيْلَ؟۔

قَالَ اَخْلُقُ مِنْ ظَهْرِ اِسْمَاعِيْلَ عَدَدَ كَوَاكِبِ السَّمٰوٰتِ وَرَمْلِ
الْفَوَاتِ وَاَبْعَثُ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ نَبِيًّا اَرْفَعُ ذِكْرَهُ۔ فَلَمْ يَدْرِ مَارَفَعَ
ذِكْرَهُ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَجَآءَ بِالْاَذَانِ فَقَرَنَ اِسْمَهٗ بِاِسْمِهٖ
فَقَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ (اَلَمْ نَشْرَحْ..........لَكَ ذِكْرَكَ)

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 176۔

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ تو نے نبوت
اور بادشاہت اسحٰق علیہ السلام کی قوم (اولاد) کو عطا فرمادی پس تو اسماعیل علیہ السلام کیلئے
کیا عطا فرمائے گا؟۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اسماعیل علیہ السلام پشت سے آسمانوں
کے ستاروں اور ریت کے ذرات کے برابر اولاد پیدا کروں گا اور اسماعیل علیہ السلام کی
اولاد میں سے ایک نبی بھیجوں گا جس کا ذکر میں خود بلند کروں گا۔ پس یہ معلوم نہ ہوسکا کہ کس
کا ذکر بلند ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو اذان

میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ان کا نام ملا ہوا تھا۔ پس اللہ نے ان کے نام کو عزت عطا فرمائی (الم نشرح لك صدرك .... ورفعنا لك ذكرك)

﴿16﴾

دعائے ابراہیم علیہ السلام بحق اسماعیل علیہ السلام کے بیں قبول

مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَالَ لِإِبْرَاهِيمَ أَجَبْتُ دُعَاءَكَ فِي إِسْمَاعِيلَ وَبَرَكْتُ عَلَيْهِ وَكَثَّرْتُهُ وَعَظَّمْتُهُ جِدًّا جِدًّا وَجَعَلْتُهُ لِأُمَّةٍ عَظِيمَةٍ۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 174۔

۔الوفاء (ابن جوزی) صفحہ نمبر 56۔

۔مدارج النبوۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 103 (فارسی)۔

ترجمہ:۔ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا:

میں نے آپ کی دعا (حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حق میں قبول کر لی ہے میں ان پر برکت کروں گا ان کو (اولاد کی) کثرت اور عظمت بہت زیادہ عطا کروں گا اور ان کو ایک بہت بڑی امت سے نوازوں گا

﴿17﴾

حضرت یعقوب علیہ السلام اور شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى يَعْقُوبَ أَنِّي أَبْعَثُ مِن ذُرِّيَّتِكَ مُلُوكًا وَأَنبِيَاءَ

حَتّٰی اَبْعَثَ النَّبِیَّ الْحَرَمِیَّ الَّذِی تَبْنِیْ اُمَّتُہٗ ھَیْکَلَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ وَھُوَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِسْمُہٗ اَحْمَدٌ۔

۔الطبقات الکبریٰ (محمد بن سعد) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 163۔ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 17۔

۔حجۃ اللہ علی العالمین (نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 188۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ بیشک میں آپ کی اولاد میں سے بادشاہ اور انبیاء بھیجوں گا۔ یہاں تک کہ میں حرم شریف والا نبی بھیجوں گا جس کی امت بیت المقدس کے مینار تعمیر کرے گی اور وہ نبی خاتم الانبیاء ہوگا اور ان کا نام احمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم ہوگا۔

﴿18﴾

حسن یوسف علیہ سلام اور حُسن مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

ھَبَطَ عَلَیَّ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ:

یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یُقْرِءُ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَیَقُوْلُ لَکَ:

حَبِیْبِیْ اَنِّیْ کَسَوْتُ حُسْنَ وَجْہِ یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ نُوْرِ الْکُرْسِیِّ وَحُسْنَ وَجْہِکَ مِنْ نُوْرِ عَرْشِیْ۔ وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحْسَنَ مِنْکَ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 53 صفحہ نمبر 326۔

۔تاریخ بغداد (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 439۔

۔مختصر ابن منظور جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 71۔

۔لسان المیزان (عسقلانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 228۔
۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 109۔
۔تنزیہ الشریعۃ (کنانی) جلد 1 صفحہ نمبر 325۔
۔الفوائد المجموعہ (شوکانی) صفحہ نمبر 323۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ سلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے:

اے میرے حبیب صلّی اللہ علیک وسلم میں نے کرسی کے نور سے حضرت یوسف علیہ سلام کے چہرے کو حسن عطا کیا اور آپ کے چہرے کو اپنے عرش کے نور سے حسن عطا کیا۔ اور میں نے آپ سے زیادہ کوئی حسین پیدا ہی نہیں کیا۔

﴿19﴾

حضرت موسیٰ علیہ سلام اور شانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم پر ایک نفیس روایت

اِنَّ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَمْشِیْ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ طَرِیْقٍ۔ فَنَادَاہُ الْجَبَّارُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ۔ فَالْتَفَتَ یَمِیْناً وَّشِمَالًا فَلَمْ یَرَ اَحَداً۔ ثُمَّ نَادَاہُ الثَّانِیَۃَ یَامُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ۔ فَالْتَفَتَ یَمِیْناً وَّشِمَالًا فَلَمْ یَرَاَحَداً فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُہٗ۔ ثُمَّ نُوْدِیَ الثَّالِثَۃَ یَامُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا۔فَقَالَ: لَبَّیْکَ وَخَرَّ لِلّٰہِ سَاجِداً۔فَقَالَ:

اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَامُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ. فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ:

يَا مُوْسٰى اِنِّـىْ اَحْبَبْتُ اَنْ تَسْكُنَ فِىْ ظِلِّ عَرْشِىْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّىْ.

يَـامُـوْسٰى فَكُنْ لِلْيَتِيْمِ كَالْاَبِ الرَّحِيْمِ وَكُنْ لِلْاَرْمَلَةِ كَالزَّوْجِ الْعَطُوْفِ.

يَامُوْسٰى اِرْحَمْ تُرْحَمْ.

يَامُوْسٰى كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ.

يَـامُـوْسٰـى نَبِّئْ بَـنِـىْ اِسْرَائِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ لَقِيَنِىْ وَهُوَ جَاحِدٌ لِـمُـحَـمَّـدٍ ﷺ اَدْخَـلْـتُـهُ الـنَّـارَ. وَلَوْكَانَ خَلِيْلِىْ اِبْرَاهِيْمَ وَكَلِيْمِىْ مُوْسٰى. فَقَالَ:

اِلٰهِى وَمَنْ اَحْمَدُ؟ فَقَالَ:

يَـا مُـوْسٰى وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَىَّ مِنْهُ. كَتَبْـتُ اِسْمَـهٗ مَعَ اِسْمِىْ فِى الْـعَـرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِاَلْفَىْ اَلْفِ سَنَةٍ. وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ اِنَّ الْـجَنَّةَ لَمُحَـرَّمَةٌ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِىْ حَتّٰى يَدْخُلَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَاُمَّتُهٗ.

قَالَ مُوْسٰى:

مَنْ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ:

اُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ صُعُوْدًا وَهُبُوْطًا وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ،

يُشَدُّوْنَ اَوْسَاطَهُمْ ،وَيُطَهِّرُوْنَ اَطْرَافَهُمْ، صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ،اَقْبَلُ مِنْهُمُ الْيَسِيْرَ، وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔قَالَ:

اِلٰهِي اجْعَلْنِيْ نَبِيَّ تِلْكَ الْاُمَّةِ۔ قَالَ:

نَبِيُّهَا مِنْهُمْ۔ قَالَ اجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ ذٰلِكَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قَالَ:

اِسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَأْخَرُوْا يَا مُوْسٰى وَلٰكِنْ يَا مُوْسٰى سَاَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فِيْ دَارِ الْجَلَالِ۔

۔کتاب السنۃ (ابن ابی عاصم) صفحہ نمبر 162 ۔حدیث نمبر 713۔

۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ القصص آیت نمبر 46۔

ترجمہ:۔ بے شک حضرت موسیٰ علیہ سلام ایک دن راستے میں جا رہے تھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو پکار کر کہا اے موسیٰ۔انہوں نے دائیں بائیں دیکھا مگر کوئی نظر نہ آیا پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری دفعہ پکارا اے موسیٰ انہوں نے دائیں بائیں توجہ کی کوئی نظر نہ آیا تو آپ کے اعضاء کانپنے لگے۔پھر تیسری دفعہ آواز دی:اے موسیٰ بے شک میں اللہ تعالیٰ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔انہوں نے کہا:

لبیک اور اللہ تعالیٰ کے لئے سجدے میں گر گئے۔پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے موسیٰ اپنا سر سجدے سے اٹھاؤ۔

چنانچہ انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے موسیٰ میں پسند کرتا ہوں کہ تو اس دن میرے عرش کے سائے کے نیچے رہے جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔

پس اے موسیٰ یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح ہو جاؤ۔

اے موسیٰ بیوہ عورتوں سے مہربان خاوند کی طرح برتاؤ کرو۔

اے موسیٰ رحم کرو تجھ پر رحم کیا جائے گا۔

اے موسیٰ جیسا عمل کرو گے ویسا اجر پاؤ گے۔

اے موسیٰ بنی اسرائیل کو خبر دے دو کہ بے شک جو مجھ کو ملا اس حال میں کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا ہوا ہو تو میں اس کو آگ میں داخل کروں گا چاہے وہ میرا خلیل ابراہیم اور موسیٰ کلیم ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ سلام نے عرض کیا:

اے میرے معبود یہ احمد کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے موسیٰ میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم میں نے ان سے زیادہ عزت وال کوئی بھی پیدا نہیں کیا۔ میں نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر آسمان وزمین سورج اور چاند سے بیس لاکھ سال قبل لکھا اور میری عزت اور میرے جلال کی قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے داخل ہونے تک جنت تمام مخلوق پر حرام رہے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ سلام نے عرض کیا:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کون سی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہے، وہ بلندیوں پر چڑھتے اور اترتے ہوئے حمد کرتے ہیں، ہر حال میں اپنے ظاہر و باطن پاک رکھتے ہیں، دن کو روزہ رکھنے والے او رات کو دنیا سے الگ تھلگ ہو کر عبادت کرنے والے ہیں۔ میں ان کے تھوڑے عمل کو بھ قبول کروں گا، اور میں ان کو ان کے کلمہ شہادت کی بناء پر جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ سلام نے عرض کیا:

اے میرے معبود مجھے اس امت کا نبی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ آپ نے عرض کیا:

تو یا اللہ تب تو مجھے اس نبی کا امتی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے موسیٰ آپ پہلے آئے ہیں اور وہ بعد میں آئیں گے لیکن میں آپ کو اور انہیں دارالجلال میں ضرور اکٹھا کر دوں گا۔

﴿20﴾

انبیائے کرام کو بھی قربِ خدا صدقۂ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا مُوسٰی اَتُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ اَقْرَبُ اِلَیْكَ مِنْ کَلَامِكَ اِلٰی لِسَانِكَ وَمِنْ وَسَاوِسِ قَلْبِكَ اِلٰی قَلْبِكَ وَمِنْ رُوْحِكَ اِلٰی بَدَنِكَ وَمِنْ نُوْرِ بَصَرِكَ اِلٰی عَیْنَیْكَ؟۔

قَالَ: نَعَمْ یَارَبِّ۔

قَالَ: فَاَکْثِرِ الصَّلَاةَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ وَابْلِغْ جَمِیْعَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ لَقِیَنِیْ وَهُوَ جَاحِدٌ لِاَحْمَدَ ﷺ سَلَّطْتُ عَلَیْهِ الزَّبَانِیَّةَ فِی الْمَوْقِفِ، وَجَعَلْتُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ حِجَابٌ لَا یَرَانِیْ۔ الخ

۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 33۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 172۔

۔القول البدیع (سخاوی) صفحہ نمبر 137۔

۔البحر المدید (ابن عجیبہ) جزء نمبر 5 صفحہ نمبر 112۔

۔تنزیہہ الشریعہ (الکنانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 244۔
۔مطالع المسرات (الفاسی) صفحہ نمبر 630۔
۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ الاعراف آیت نمبر 3۔
۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ القصص آیت نمبر 46۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ سلام کیا تم چاہتے ہو کہ میں تیرے کلام سے بھی زیادہ تیری زبان کی طرف، تیرے دل کے خیالات سے بھی زیادہ تیرے دل کی طرف، تیری روح سے بھی زیادہ تیرے بدن کی طرف اور تیری بینائی سے بھی زیادہ تیری آنکھوں کے قریب ہو جاؤں؟۔

حضرت موسیٰ علیہ سلام نے عرض کیا: جی ہاں اے میرے پروردگار۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

پس تم حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کیا کرو۔ اور تمام بنی اسرائیل تک یہ بات پہنچا دو کہ جو مجھے اس حال میں ملا کہ وہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی کسی بھی بات کا منکر ہو تو میں اس پر دوزخ کی طرف لے جانے والے فرشتے مقرر کر دوں گا، اور اپنے اور اس کے درمیان پردہ حائل کر دوں گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔

﴿21﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور غلامانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ فجر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمُوْسٰی یَا مُوْسٰی:
بَلِّغْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنَّهُ مَنْ رَدَّعَلٰی اَحْمَدَ شَیْئاً وَاِنْ کَانَ

حَرۡفـاً اَدۡ خَلۡتُهُ النَّارَ مَسۡحُوۡباً۔ يَامُوۡسٰى رَكۡعَتَانِ يُصَلِّيۡهِمَامُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُـهٗ بَيۡنَ طُلُوۡعِ الۡفَجۡرِ وَطُلُوۡعِ الشَّمۡسِ اَغۡفِرُلَهُمۡ مَا اَصَابُوۡافِى يَـوۡمِهِمۡ وَلَيۡـلَتِهِمۡ۔ وَيَـكُوۡنُ فِـى ذَالِكَ الۡيَـوۡمِ فِى ذِمَّتِىۡ۔وَمَنۡ مَاتَ وَهُوَفِىۡ ذِمَّتِىۡ فَلَاضَيۡعَةَ عَلَيۡهِ

۔حلیۃ الاولیاء(ابونعیم) جلدنمبر 6 صفحہ نمبر 34۔

۔شرف المصطفیٰ(ابوالسعید) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 168۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

اے موسیٰ بنی اسرائیل تک یہ بات پہنچادو کہ جس نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم پر کسی چیز کا انکار کیا اگر چہ ایک حرف ہی ہو اس کو گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈالا جائے گا۔اے موسیٰ علیہ السلام طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان محمد صلّی اللہ علیہ وسلم اوران کی امت دو رکعت پڑھے گی تو اس کے بدلے میں ان کے اس دن اور اس رات کے گناہ معاف کردوں گا اور وہ اس دن میری ذمہ داری پر ہوگا۔اور جو اس دن میں مرجائے گا وہ میرے ذمۂ کرم پر ہوگا۔اس پر کوئی بوجھ نہ ہوگا۔

﴿22﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مقامِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ مُوۡسٰى قَـالَ اِلٰهِىۡ اِصۡطَفَيۡتَـنِىۡ وَكَلَّمۡتَنِىۡ فَهَلۡ جَعَلۡتَ دَرَجَةً لِّنَبِىٍّ بَعۡدِىۡ؟۔

فَاَوۡحَى اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ اِلَيۡهِ۔

يَا مُوْسٰى خُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ۔ فَوَعِزَّتِيْ لَاَبْعَثَنَّ نَبِيًّا تَدْخُلُ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 169۔

ترجمہ:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

اے میرے معبود تو نے مجھے چن لیا اور مجھ سے کلام فرمایا۔ کیا میرے بعد تو اس درجہ پر اور بھی کوئی نبی بنائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی:

اے موسیٰ علیہ السلام جو ہم نے آپ کو دیا اس کو مضبوطی سے پکڑ لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔ مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور ایسا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھیجوں گا جس کی شفاعت سے آپ کو اور آپ کی امت کو جنت میں داخل کروں گا۔

﴿23﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عرشِ اعلیٰ

اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُوْسٰى نَبِيِّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنَّهُ مَنْ اٰمَنَنِيْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ ﷺ اُدْخِلُهُ النَّارَ۔

قَالَ: يَارَبِّ وَمَنْ اَحْمَدُ؟

قَالَ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ ۔ كَتَبْتُ اِسْمَهُ مَعَ اِسْمِيْ فِي الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ۔

۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 33۔

۔السیرۃ الحلبیۃ (نورالدین حلبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 321۔
۔خصائص کبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 23۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ بنی اسرائیل کو یہ بات بتادو کہ جو مجھ پر ایمان لایا اور میرے محبوب احمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کا انکار کیا تو میں اس کو جہنم میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یہ احمد کون ہیں؟۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے لئے ان سے زیادہ کوئی بھی قابل عزت پیدا نہیں کیا۔ میں نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ آسمانوں زمینوں کی پیدائش سے پہلے عرش پر لکھ دیا تھا۔

﴿24﴾

اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو محبت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کا درس

وَمِمَّا فَضَّلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اَنَّهٗ عَزَّوَجَلَّ نَعَتَهٗ فِي التَّوْرَاةِ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ سُبْحَانَهٗ:

يَا مُوسٰى اَحْمَدُ نَبِيٌّ اِذْ مَنَنْتُ عَلَيْكَ بِالْاِيْمَانِ بِاَحْمَدَ. وَعِزَّتِيْ لَوْلَمْ تَقْبَلِ الْاِيْمَانَ بِاَحْمَدَ مَاجَاوَرْتَنِيْ فِيْ دَارِيْ. وَلَا نَعَّمْتُ فِيْ جَنَّتِيْ۔

يَامُوْسٰى جَمِيْعُ الْمُرْسَلِيْنَ اٰمَنُوْا بِمُحَمَّدٍ وَصَدَّقُوْهُ

وَاشْتَاقُوْا اِلَيْهِ۔ كَذَالِكَ مَنْ يَجِيءُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ بَعْدَكَ۔

يَا مُوْسٰى مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاَحْمَدَ مِنْ جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ رَدَدْتُ
عَلَيْهِ حَسَنَاتَه وَمَنَعْتُه حِفْظَ الْحِكْمَةِ وَنَزَعْتُ عَنْهُ نُوْرَالْهُدٰى
وَمَحَوْتُ اِسْمَهٗ مِنْ دِيْوَانِ الْاَنْبِيَآءِ۔

يَا مُوْسٰى اَحْبِبْ لِاَحْمَدَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ۔ وَاَحْبِبْ لِاُمَّتِه
مَاتُحِبُّ لِاُمَّتِكَ۔ اَجْعَلُ لَكَ وَلِاُمَّتِكَ فِيْ شَفَاعَتِهٖ نَصِيْباً۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 171۔

۔مطالع المسرات (الفاسی) صفحہ نمبر 630۔

ترجمہ:۔ ان فضیلتوں میں سے یہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تورات میں بطور نعت بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

اے موسیٰ علیہ السلام میں نے تجھ پہ احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانے کا احسان کیا تو اس بناء پر میری حمد کرو۔ مجھے اپنی عزت کی قسم اگر تم نے احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانا قبول نہ کیا تو میرے گھر میں میرا پڑوس نہ پاسکو گے اور نہ ہی میری جنت میں نعمتیں حاصل کرسکو گے۔

اے موسیٰ علیہ السلام تمام رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی۔ اور ان کی زیارت کے خواہشمند ہیں۔ اسی طرح وہ بھی جو تیرے بعد رسول آئیں گے۔

اے موسیٰ علیہ السلام تمام رسولوں میں سے جو احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان نہ لایا تو میں اس کی نیکیاں رد کردوں گا، اور اس سے حکمت کی حفاظت روک دوں گا، ہدایت

نور دور کردوں گا اور انبیاء کے فہرست سے ان کا نام نکال دوں گا۔

اے موسیٰ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ احمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے پسند کرو اور جو اپنی امت کیلئے چاہتے ہو وہی ان کی امت کیلئے چاہو۔ میں تمہارے لئے اور تمہاری امت کیلئے ان کی شفاعت میں سے حصہ مقرر کردوں گا۔

﴿25﴾

حضرت موسیٰ علیہ سلام اور عظمتِ درود

اَوْصَی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ بَعْضِ مَا اَوْحٰی اِلَیْہِ۔

یَا مُوْسٰی لَوْلَا مَنْ یَحْمَدُ نِیْ مَا اَنْزَلْتُ مِنَ السَّمَآءِ قَطْرَۃً وَّلَا اَنْبَتُّ مِنَ الْاَرْضِ وَرَقَۃً...

یَا مُوْسٰی لَوْلَا مَنْ یَعْبُدُنِیْ مَا اَمْھَلْتُ مَنْ یَعْصِیْنِیْ طُرْفَۃَ عَیْنٍ۔

یَا مُوْسٰی لَوْلَا مَنْ یَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَسَلَّیْتُ جَھَنَّمَ عَلَی الدُّنْیَا۔

یَا مُوْسٰی اِذَا لَقِیْتَ الْمَسَاکِیْنَ فَسَائِلْھُمْ کَمَا تُسَائِلُ الْاَغْنِیَآءَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ ذٰلِکَ فَاجْعَلْ کُلَّ شَیْءٍ عَلِمْتَ اَوْقَالَ عَمِلْتَ تَحْتَ التُّرَابِ۔

یَا مُوْسٰی اَتُحِبُّ اَنْ لَایَنَالَکَ مِنْ عَطْشِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ؟۔

قَالَ: اِلٰهِیْ نَعَمْ - قَالَ فَاَكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۔القول البدیع (سخاوی) صفحہ نمبر 129۔

ترجمہ:۔ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی جس میں حکم دیا:

اے موسیٰ علیہ السلام اگر کسی ایک نے بھی میری حمد نہ کی تو میں آسمان سے پانی کا کوئی قطرہ بھی نہ اتاروں گا اور نہ ہی زمین کوئی پتہ اگائے گی۔

اے موسیٰ علیہ السلام اگر کسی ایک نے بھی میری عبادت نہ کی تو میں پلک جھپکنے کی بھی فرصت نہ دوں گا۔

اے موسیٰ علیہ السلام اگر کسی ایک نے بھی گواہی نہ دی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میں جہنم کو دنیا پر بہا دوں گا۔

اے موسیٰ علیہ السلام جب آپ کسی مسکین کو ملو تو اس کے ساتھ بھی ویسی ہی شفقت کرو جیسی اغنیاء کے ساتھ کرتے ہو۔اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو ہر وہ چیز جو آپ جانتے ہو یا کہا کہ عمل کرتے ہو اسے ملیا میٹ کر دوں گا۔

اے موسیٰ علیک السلام کیا آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ کو پیاس نہ لگے؟۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: جی ہاں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ پھر میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کیا کرو۔

﴿26﴾

دوسو سالہ عاصی پر نامِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کی برکت

كَانَ فِىْ بَنِى اِسْرَائِيْلَ رَجلٌ عَصٰى مِاَئَتَىْ سَنَةٍ ثُمَّ مَاتَ فَأَخَذُوْا بِرِجْلِهٖ فَاَلْقَوْهُ عَلٰى مَزْبَلَةٍ فَأَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ اَخْرِجْ فَصَلِّ عَلَيْهِ ۔

قَالَ يَارَبِّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ شَهِدُوْا اَنَّهٗ عَصَاكَ مِأَتَىْ سَنَةٍ۔ فَأَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ هٰكَذَاكَانَ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرٰةَ وَنَظَرَ اِلٰى اِسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَبَّلَهٗ وَوَضَعَهٗ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ ، فَشَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهٗ وَزَوَّجْتُهٗ سَبْعِيْنَ حُوْرًا ۔

۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 45۔
۔السیر ۃ الحلبیۃ (نورالدین حلبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 123۔
۔الخصائص الکبری (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 29۔
۔القول البدیع (سخاوی) صفحہ نمبر 124۔
۔حجۃ اللہ علی العالمین (نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 201۔
۔تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ الاعراف آیۃ نمبر 156۔

ترجمہ:۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دوسو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ چنانچہ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کو اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر گندگی کے ایک ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ چلو اور اس پر جنازہ پڑھو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ اس نے آپ کی دو سو سال تک نافرمانی کی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے مگر یہ کہ جب بھی یہ تورات کھولتا اس میں نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتا تو اس کو چومتا اور اپنی دونوں آنکھوں پر لگاتا اور ان پر درود بھیجتا تھا اسی وجہ سے میں نے اس کا اجر دیا ہے اور اس کی مغفرت کردی اور میں نے اس کی ستر حورانِ بہشتی سے شادی کردی ہے۔

﴿27﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جنگ

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَمَّا بَلَغَ وَلَدُ مَعَدِ بْنِ عَدْنَانَ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا وَقَفُوْا عَلٰی عَسْكَرِ مُوْسٰی۔ فَانْتَبَهُوْا فَدَعَا عَلَیْهِمْ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ:

یَا مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ لَاتَدْعُ عَلَیْهِمْ فَاِنَّ مِنْهُمُ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ النَّذِیْرَ الْبَشِیْرَ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 140۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 400۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 18۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 192۔
۔حجۃ اللہ علی العلمین (نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 188۔

ترجمہ:۔ حضرت معد بن عدنان (جو کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد میں سے تھے) ان کے بیٹوں کی تعداد چالیس ہوگئی ان کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کے ساتھ مڈھ بھیڑ ہوگئی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کو ہزیمت سے دوچار کر دیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے خلاف بد دعا کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف فوراً وحی فرمائی:

اے موسیٰ علیہ السلام ان کے خلاف بد دعا نہ کرنا کیونکہ انہیں میں سے میرے نبی امی بشیر اور نذیر تشریف لائیں گے۔

﴿28﴾

آسمان کے ستاروں اور زمین کی نباتات سے زیادہ غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَرَأْتُ فِیْ بَعْضِ الْكُتُبِ الْقَدِیْمَةِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی:

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُنْزِلَنَّ عَلٰی جِبَالِ الْاَرْضِ نُوْراً مَلَأَ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَاُخْرِجَنَّ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ نَبِیّاً اُمِّیّاً یُؤْمِنُ بِهٖ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَنَبَاتِ الْاَرْضِ، كُلُّهُمْ یُؤْمِنُ بِیْ رَبًّا وَبِهٖ رَسُوْلًا وَیَكْفُرُوْنَ بِمِلَلِ اٰبَائِهِمْ وَیَفِرُّوْنَ مِنْهَا۔ قَالَ

مُوسٰی:

سُبۡحَانَكَ وَتَقَدَّسَتۡ اَسۡمَآؤُكَ لَقَدۡكَرَّمۡتَ هٰذَا النَّبِىَّ الۡكَرِيۡ

وَشَرَّفۡتَهٗ. قَالَ اللّٰهُ :

يَا مُوسٰى اِنِّىۡ اَنۡتَقِمُ مِنۡ عَدُوِّهٖ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةَ. وَاُظۡهِ

دَعۡوَتَهٗ عَلٰى كُلِّ دَعۡوَةٍ. وَاُذِلُّ مَنۡ خَالَفَ شَرِيۡعَتَهٗ، بِالۡعَدۡلِ زَيَّنۡتُهٗ

وَلِلۡقِسۡطِ اَخۡرَجۡتُهٗ، وَعِزَّتِىۡ لَاَ سۡتَقِذَنَّ بِهٖ اُمَماً مِنَ النَّارِ، فَتَحۡ

الدُّنۡيَا بِاِبۡرَاهِيۡمَ وَاَخۡتَمُهَا بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم، فَمَنۡ اَدۡرَكَهٗ وَلَمۡ يُؤۡمِنۡ بِ

وَلَمۡ يَدۡخُلۡ فِىۡ شَرِيۡعَتِهٖ فَهُوَمِنَ اللّٰهِ بَرِئٌ .

۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 435۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 61 صفحہ نمبر 100۔(تقارب)

۔نہایۃ الارب فی فنون الارب (النویری) حصہ تاریخ باب اختلاف قریش۔

ترجمہ:۔ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک قدیم کتاب میں پ

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میری عزت اور جلال کی قسم میں زمین کے پہاڑوں پر یقیناً نور نازل کروں گا جو

مشرق ومغرب کے درمیان سب کچھ بھردے گا۔اور میں یقیناً حضرت اسماعیل علیہ السلا

اولاد میں سے ایک نبی اُمی نکالوں گا اس پر آسمان کے ستاروں اور زمین کی نباتات

برابر لوگ ایمان لائیں گے اور وہ تمام کے تمام میرے رب ہونے پر اور ان کے رسو

ہونے پر ایمان رکھیں گے۔اور ان کے آباءواجداد کے ادوار میں سے جو لوگ اس چیز

منکر ہوں گے یہ ان سے کوئی بھی تعلق نہیں رکھیں گے اور ان سے دور رہیں گے۔حضر

موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

تو پاک ہے تیرے نام مقدس ہیں۔ تو نے اس نبی کریم کو عزت اور شرف عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

بیشک میں دنیا وآخرت میں اس کے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔ اور ہر دعوت پر اس کی دعوت کو غالب کروں گا۔ اور جو کوئی ان کی شریعت کی مخالفت کرے گا اسے ذلیل کروں گا۔ اس کو عدل کے ساتھ زینت دوں گا اور انصاف کے ساتھ اس کو نکالوں گا۔ اور میری عزت کی قسم ان کے دشمنوں کیلئے ضرور آگ بھڑکاؤں گا۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دنیا کو وسعت دی اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اس کو اختتام دوں گا۔ جس نے ان کو پایا اور ان پر ایمان نہ لایا اور ان کی شریعت میں داخل نہ ہوا تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ سے بری ہے۔

﴿29﴾

تورات میں محاسن مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم

عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ:

اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ۔ قَالَ:

اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ:

(يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا)

وَحِرْزًا لِلْاُمِّیِّیْنَ ، اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ ، لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَاغَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَةَ بِالسَّیِّئَةِ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ، وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ وَیَفْتَحُ بِهَا اَعْیُنًا عُمْیًا،وَآذَانًا صُمًّا،وَقُلُوْبًا غُلْفًا ۔

۔صحیح البخاری کتاب البیوع باب کراہیۃ السخب فی السوق۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 174 ۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 374۔

۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 14۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 388۔

۔مشکوٰۃ شریف (خطیب بغدادی) صفحہ نمبر 512۔

۔الوفاء (ابن جوزی) صفحہ نمبر 30۔

۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 431۔

ترجمہ:۔ عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنھما سے ملا اور ان سے کہا:

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی جو صفات تورات میں ہیں ان میں سے مجھے بھی کچھ بتائیں۔انہوں نے کہا:

کیوں نہیں اللہ کی قسم آپ کی جو صفات تورات میں ہیں ان میں سے بعض تو قرآن مجید میں بھی موجود ہیں:

(یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا)

آپ اُمیوں کیلئے جائے پناہ ہیں۔آپ میرے بندے اور رسول ہیں میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔آپ تند خُو اور سخت مزاج نہیں ہیں۔نہ ہی بازاروں میں شوروغل کرنیوالے ہیں۔برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے۔بلکہ آپ درگزر فرماتے ہیں۔آپ کا وصال نہیں ہوگا جب تک کہ آپ اپنی امت میں پیدا ہوئے بگاڑ سنوار نہیں لیں گے۔اور لوگ کہیں گے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ ان کے وسیلہ سے نابینا آنکھیں، بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھول دے گا۔

﴿30﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی الواح میں بھی ذکرِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الْاَلْوَاحَ نَظَرَ فِيْهَا فَقَالَ:

اِلٰهِيْ لَقَدْ اَكْرَمْتَنِيْ بِكَرَامَةٍ لَمْ تُكْرِمْ بِهَا اَحَدًا قَبْلِيْ ۔فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ ۔

يَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَدْرِيْ لِمَ فَعَلْتُ ؟قَالَ :

لَا يَا رَبِّ ۔ قَالَ:

لِاَنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى قُلُوْبِ خَلْقِيْ. فَلَمْ اَرَ قَلْباً اَشَدَّ تَوَاضُعاً لِّيْ مِنْ قَلْبِكَ ۔ فَلِذَالِكَ اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۔ فَخُذْمَا اٰتَيْتُكَ بِجِدٍّ وَّمُوَاظَبَةٍ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ۔مُتْ عَلٰى تَوْحِيْدِيْ وَّعَلٰى حُبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ۔ قَالَ:مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ:

وَمَنْ مُحَمَّدٌ یَا رَبِّ؟ قَالَ:

اَلَّذِیْ کَتَبْتُ اسْمَهٗ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ بِاَلْفَیْ عَامٍ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلِیْ وَحَبِیْبِیْ وَ خِیَرَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 166۔

۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 418۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ سلام کو تورات کی تختیاں عطا فرمائیں تو انہوں نے عرض کیا:

اے میرے پروردگار تو نے مجھے وہ عزت عطا فرمائی جو مجھ سے پہلے کسی کو بھی نہیں عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی:

اے موسیٰ علیہ سلام کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے تورات کیوں عطا فرمائی؟

حضرت موسیٰ علیہ سلام نے عرض کیا:

یا اللہ میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے موسیٰ علیہ سلام اس لئے کہ میں نے اپنی تمام مخلوق کے دلوں کو دیکھا تو میں نے تیرے دل کو سب سے زیادہ تواضع کرنے والا پایا۔ اس لئے میں نے تجھے لوگوں پر اپنا رسول اور کلیم منتخب فرمالیا۔ پس جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے اسے بہت مضبوطی سے پکڑو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔ اور میری توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت میں موت قبول کرنا۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ سلام نے عرض کیا:

اے میرے پروردگار حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے میں نے ان کا نام ساق عرش پر

لکھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے رسول میرے حبیب اور تمام مخلوق میں سے میرے منتخب کئے ہوئے ہیں۔

﴿31﴾

توراۃ کا افتتاح اور نامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَخَذَ مُوسَی الْاَلْوَاحَ مِنْ رَبِّهٖ نَظَرَ فِیْهَا، فَاِذَا فِیْهَا صِفَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَّاُمَّتِهٖ۔

فَقَالَ مُوْسٰی: اَیْ رَبِّ کَیْفَ اَقْرَأُ الْاَلْوَاحَ عَلٰی اُمَّتِیْ وَفِیْهَا فَضْلُ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ؟۔ کَیْفَ اَمُنُّ عَلَیْهِمْ بِفَضْلِ غَیْرِهِمْ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یَامُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ فَوْقَ خَلْقِیْ اَنِّیْ لَا اَرْضٰی عَبْداً لَا یَقْبَلُ فَضْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا یُقِرُّ بِهٖ وَلَا یَعْلَمُ اَنَّهٗ اَفْضَلُ الْخَلَائِقِ عِنْدِیْ۔ وَاَقْسَمُ بِعِزَّتِیْ لَاُظْهِرَنَّ مَا کَتَبْتُ لَکُمْ فِی التَّوْرٰةِ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ وَمَا اُعْطِیَ عِیْسٰی فِی الْاِنْجِیْلِ۔ فَاِنْ اَقَرَّ جَمِیْعُ خَلْقِیْ بِذٰلِكَ وَاِلَّا سَلَّطْتُ عَلَی الْمُنْکِرِیْنَ لِفَضْلِهٖ وَفَضْلِ اُمَّتِهٖ مَلَائِکَتِیْ وَلَاَضْرِبَنَّهُمْ بِالصَّوَاعِقِ۔ وَکَانَ ذٰلِكَ نَکَالِیْ عَلَیْهِمْ۔

یَامُوْسٰی اِنَّ فَاتِحَةَ التَّوْرَاةِ بِصِفَةِ مُحَمَّدٍ وَّنُبُوَّتِهٖ وَاِنَّ خَاتِمَةَ الْاِنْجِیْلِ بِصِفَةِ اَصْحَابِهٖ۔ وَاِنَّ فَاتِحَةَ الزَّبُوْرِ مُحَمَّدٌ

رَسُوْلُ اللّٰہِ خَیْرٌ مَنْ تَظِلُّہُ السَّمَآءُ۔ وَاِنَّہٗ صَاحِبُ الْمَلْحَمَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَنُوْرُ الْعِبَادِ وَرَبِیْعُ الْبِلَادِ وَمَعْدَنُ الْخَیْرِ وَکَھْفُ الْعِلْمِ وَمَعْدَنُ الْحِکْمَۃِ۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 170۔

ترجمہ:۔ وہب بن منبہ نے بیان کیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے تورات کی تختیاں لیں تو ان میں دیکھا تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے اوصاف تھے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

یا اللہ میں یہ تختیاں اپنی امت پر کیسے پڑھوں کہ اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے فضائل ہیں۔ میں ان کے غیر کی فضیلت بتا کر ان کو کیسے احسان مند کروں؟۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے موسیٰ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اور مخلوق پر اپنی بلند مکانی کی قسم میں ایسے بندے پر راضی نہیں ہوں گا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت قبول نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کے قریب ہوگا اور نہ ہی وہ یہ جانے کہ میرے ہاں وہ تمام مخلوقات میں سے زیادہ فضیلت والے ہیں، میں اپنی عزت کی قسم اٹھاتا ہوں کہ جو میں نے تمہارے لئے تورات میں لکھا ہے کہ بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں یہ میں ضرور ظاہر کروں گا۔ اور یہی کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تورات میں بھی فرمایا گیا۔ پس اگر میری تمام مخلوق ان کو تسلیم کرلے گی تو فبہا وگرنہ انکار کرنے والوں پر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کی فضیلت کے اظہار کیلئے اپنے فرشتے مقرر کردوں گا اور انہیں بجلیوں سے مار مار کر باعث عبرت بنادوں گا۔

اے موسیٰ تورات کی ابتداء میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد وثناء کے بیان سے

ہے اور انجیل کی ابتداء ان کے صحابہ کی صفات کے بیان سے ہے۔اور بیشک زبور کی ابتداء میں ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم سب سے بہترین ہیں جن پر آسمان سایہ فگن ہے۔اور بیشک آپ زبردست مجاہد بھی ہیں اور نبی رحمت بھی ،اور چمکتی ایڑی والوں کے سردار بھی ہیں اور متقین کے امام بھی ،عبادت گزاروں کا نور بھی ہیں اور ملکوں کی بہار بھی، بھلائی کی کان، علم کی آماج گاہ بھی ہیں اور حکمت کی کان بھی ہیں۔

﴿32﴾

توراۃ اور شانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اُمِّ دَرْدَاءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِكَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

كَيْفَ تَجِدُوْنَ صِفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی التَّوْرَاةِ؟۔

قَالَ نَجِدُهٗ فِی التَّوْرٰىةِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْمُهٗ الْمُتَوَكِّلُ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ ۔ اُعْطِیَ الْمَفَاتِيْحَ لِيُبْصِرَ اللّٰهُ بِهٖ اَعْيُنًا عُوْرًا ، وَيَسْمَعُ بِهٖ آذَانًا وُقْرًا ، وَيُقِيْمُ بِهِ السِّنَةَّ مَعْوُجَةً حَتّٰى يَشْهَدُ

اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

يُعِيْنُ الْمَظْلُوْمَ وَيَمْنَعُهٗ ۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 377۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 159۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 343،، جلدنمبر 3 صفحہ نمبر 394۔
۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 430۔

ترجمہ:۔ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہا:
آپ لوگ تورات میں حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں کیا صفات پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا:
ہم تورات میں حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں پاتے ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلمتند خُو اور سخت دل نہیں ہیں اور نہ ہی آپ بازاروں میں شوروغل کرنے والے ہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے چابیاں دی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے وسیلہ سے اندھی آنکھوں کو بصارت دے، بہرے کانوں کو سماعت دے۔کج زبانوں کو قائم کرے یہاں تک کہ وہ کہنے لگیں

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وہ مظلوم کی مدد کرتے ہیں۔اوراس پر ظلم کو روکیں گے۔

﴿33﴾

تو ہے عین نور

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّهٗ سَمِعَ بِحَدِيْثٍ قَالَ: رَجُلَانِ يُحَدِّثُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ،وَكَعْبٌ خَلْفَهُمَا يَسْمَعُ لَا يَعْلَمَانِ بِمَكَانِهٖ اِذْ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ:
رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ اَوْقَالَ رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ كُلَّ نَبِيٍّ فِي الْاَرْضِ۔ مَعَ كُلِّ نَبِيٍّ مِنْهُمْ اَرْبَعَةُ مَصَابِيْحَ۔ مِصْبَاحٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِصْبَاحٌ خَلْفَهٗ

وَمِصْبَاحٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَمِصْبَاحٌ عَنْ يَسَارِهٖ۔ وَمَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّمَّنْ مَعَهٗ مِصْبَاحٌ۔ اِذْقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَاَضَاءَتِ الْاَرْضُ.كُلُّ شَعْرَةٍ فِیْ رَأْسِهٖ مِصْبَاحٌ۔قُلْتُ:

مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْامُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔فَقَالَ كَعْبٌ لِلْمُحَدِّثِ يَا عَبْدَاللّٰهِ عَمَّنْ تُحَدِّثُ؟

قَالَ: عَنْ رُؤْيَا الْبَارِحَةَ۔

فَقَالَ كَعْبٌ وَاللّٰهِ لٰكِنَّكَ نَشَرْتَ التَّوْرَاةَ فَقَرَأْتَ هٰذَا فِيْهَا۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 390۔

۔نوادرالاصول (حکیم ترمذی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 231۔

۔مختصر ابن منظور جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 42۔

۔الوفاء (ابن جوزی) صفحہ نمبر 35۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 28۔

۔السیرۃ النبویہ (احمد بن زینی دحلان) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 328۔

۔حجۃ اللہ علی العالمین (نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 210۔

ترجمہ:۔ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ انہوں یہ حدیث سنی کہ دو آدمی آپس میں گفتگو کر رہے تھے ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو بتا رہا تھا جبکہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے ان کی باتیں سن رہے تھے جب کہ انہیں معلوم نہ تھا۔ایک آدمی اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا:

میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام زمین پر موجود ہیں۔ہر ہر نبی کے ساتھ چار چار چراغ ہیں۔ایک چراغ ان کے سامنے، ایک پیچھے، ایک

دائیں اور ایک بائیں ہیں۔ اور ان کے ہر امتی کے پاس ایک ایک چراغ ہے۔ لیکن ایک ہستی ایسی ہے کہ ان کے سر کے ہر ہر بال میں چراغ ہے جس کی روشنی سے زمین چمک رہی ہے۔

میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟۔

لوگوں نے کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کرنے والے سے کہا اے اللہ کے بندے یہ روایت تم نے کس راوی سے بیان کی ہے۔

اس نے جواب دیا کہ میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم تم نے ضرور تورات کھولی ہے اور تم نے اسی میں پڑھا ہے۔

﴿34﴾

تمام انبیائے کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

يَامُوسٰى مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاَحْمَدَ مِنْ جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ وَلَمْ يَشْتَقْ اِلَيْهِ كَانَتْ حَسَنَتُهٗ مَرْدُوْدَةً عَلَيْهِ وَ مَنَعْتُهٗ حِفْظَ الْحِكْمَةِ وَلَااَدْخُلُ فِي قَلْبِهٖ نُوْرَالْهُدٰى وَاَمْحُوْا اِسْمَهٗ مِنَ النَّبُوَّةِ۔

يَامُوْسٰى مَنْ اٰمَنَ بِاَحْمَدَ وَصَدَّقَهٗ اُوْلٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ۔ وَمَنْ

ـفَرَ بِاَحْمَدَ وَكَذَّبَهٗ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِيْ اُولٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ اُولٰئِكَ
ـمُ النَّادِمُوْنَ۔ اُولٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ۔

۔مطالع المسرات (الفاسی) صفحہ نمبر 630۔
۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 173 (تقارب)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے موسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء میں سے جو بھی احمد صلّی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لایا ـوران کی تصدیق نہ کی اور اسے ان کی طرف اشتیاق پیدا نہ ہوا تو اس کی نیکیاں اس پر ضائع ـوجائیں گی اس سے اس کی دانائی ختم ہو جائے گی اور نہ ہی اس کے دل میں ہدایت کا نور ـاخل کروں گا اور اس کا نام نبیوں کی فہرست سے مٹا دوں گا۔

اے موسیٰ جو بھی احمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لائے گا وہی لوگ کامیاب ہوں ـگے اور جس (نبی) نے احمد کا انکار کیا اور میری مخلوق میں سے جس نے بھی ان کو جھٹلایا تو ـوہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں، وہی لوگ نادم ہونیوالے ہیں، وہی لوگ غفلت والے ـہیں۔

﴿35﴾

ـایک یہودی عالم کا غلامیٔ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم میں آنا

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ بِمُخْرَجِ النَّبِيِّ ﷺ۔ فَلَقِيَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اَنْتَ ابْنُ سَلَامٍ عَالِمُ يَثْرَبَ ؟۔

قَالَ: نَعَمْ

قَالَ: بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ

تَجِدُ صِفَتِیْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالیٰ اَنْزَلَ عَلیٰ مُوْسٰی ؟۔
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ: اُنْسُبْ رَبَّكَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ۔
فَارْتَجَّ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ
(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ،لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُن لَّ
کُفُوًا اَحَدٌ)
فَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:
اَشْهَدُ لَكَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ،وَاَنَّ اللّٰهَ مُظْهِرُكَ وَمُظْهِ
دِیْنِكَ عَلَی الْاَدْیَانِ،وَاِنِّیْ لَاَجِدُ صِفَتَكَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالیٰ
(یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا)
اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَکِّلَ۔ لَیْسَ بِفَ
وَلَاغَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا تَجْزِی السَّیِّئَةَ بِالسَّیِّ
مِثْلَهَا وَلٰکِنْ تَعْفُوْ وَتَصْفَحُ ۔ وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی تَسْتَقِیْمَ بِ
الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ ۔ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیَفْتَحُ اَعْیُ
عُمْیاً،وَآذَانًا صُمًّا، وَ قُلُوْباً غُلْفًا۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 270۔
۔مسند الدارمی (کماذکر السیوطی فی الخصائص)۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 376۔
۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 387۔
۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 430۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 19۔
۔تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ الاعراف آیہ نمبر 156۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کے بارے میں سنا تو آپ سے ملاقات کی۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا:

آپ ہی اہل یثرب کے عالم ہو؟

انہوں نے کہا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا:

آپ کو اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ سلام پر طور سیناء میں تورات نازل فرمائی کیا آپ اس کتاب میں جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ سلام پر اتاری اس میں میری صفات پاتے ہو؟۔

انہوں نے کہا کہ آپ اپنے رب کی تعریف بیان فرمائیں۔

آپ نے کچھ توقف فرمایا تو جبریل علیہ سلام حاضر ہوئے اور سورۃ اخلاص پیش کرتے ہوئے عرض کیا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ،لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرے گا اور آپ کے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے گا۔اور میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آپ کی یہ صفات پاتا ہوں:

(يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا)

آپ میرے بندے اور رسول ہیں میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔ آپ تند خو
اور سخت مزاج نہیں ہیں۔ نہ ہی بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں۔ برائی کا بدلہ ویسی
برائی سے نہیں دیتے۔ بلکہ آپ درگزر فرماتے ہیں۔ آپ کا وصال نہیں ہوگا یہاں تک کہ
آپ بگڑی امت کو سنوار لیں گے۔ اور لوگ کہیں گے **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**۔ آپ کے وسیلہ سے
نابینا آنکھیں، بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھول دیئے جائیں گے۔

﴿36﴾

حضرت داؤد علیہ السلام اور شانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

ذَكَرَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قِصَّةِ دَاوٗدَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ سَلَامٌ وَمَا اَوْحٰى اِلَيْهِ فِى الزَّبُوْرِ

:يَادَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ سَيَاْتِيْ مِنْ بَعْدِكَ اسْمُهُ اَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم صَادِقًا ،سَيِّدًا ،لَا اَغْضَبُ عَلَيْهِ اَبَدًا ،وَّلَا يُغْضِبُنِيْ اَبَدًا،وَقَدْ غَفَرْتُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّعْصِيَنِيْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

- دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 380۔
- تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 396۔
- البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 62۔
- الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 26۔
- تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ الاعرف آیۃ نمبر 156۔
- حجۃ اللہ علی العلمین (نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 198۔

ترجمہ:۔ وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت داؤد علیہ سلام کے واقعہ میں بیا

کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں وحی فرمائی:

اے داؤد علیہ سلام بے شک تیرے بعد عنقریب ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد اور محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم ہوگا۔ سچے اور سردار ہوں گے، میں ان پر کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گا اور نہ ہی وہ مجھے ناراض کریں گے۔ اور میں نے ان کی کسی بھی لغزش سے پہلے ہی ان کے لئے اذن مغفرت و بخشش دے دیا ہے۔

﴿37﴾

حضرت داؤد علیہ السلام اور عظمت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

نقل است که داود علیه السلام مناجات کرد که خداوندا من درزبور نوری مشاهده کرده ام ساطع که هرکه بتلاوت آں مشغول میشوم محراب من درجنبش واهتزازمی آید ودل مرا روح وراحت فرد میگیرد و صومعۂ من منور میگردد. خداوند آں چه نوراست. حق تعالٰی فرمود آن نور محمد است صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَجْلِهٖ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ وَآدَمَ وَحَوَّآ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

داود علیه السلام آوازبرآوردنام محمد صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ برزبان راندوگفت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ وبیکبارطیور و وحوش وهوام وکوه ودشت وبیاباں همه بجواب اودرآمدند وزبان بگفتار قَدْ صَدَقْتَ یَا

دَاوٗدُ بکشادند فَلِذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ
بعدازاں دیگر ہر بارکہ خواستی تابتلاوت زبور
اشتغال نماید ابتدا بکلمة
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نمودی۔

۔معارج النبوۃ (معین کاشفی) رکن دوم صفحہ نمبر 12۔

ترجمہ:۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: اے اللہ میں جب بھی زبور کی تلاوت شروع کرتا ہوں تو مجھے ایک نور نظر آتا ہے اور ساتھ ہی میرا محراب خوشی سے جھومنے لگتا ہے اور اس وقت میرا دل وجگر انتہائی راحت محسوس کرتا ہے۔ میرا کمرہ روشن ومنور ہو جاتا ہے۔ اے اللہ یہ نور کیسا ہے؟۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد یہ نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔ میں نے اسی نور کی وجہ سے دنیا، آخرت، حضرت آدم، حضرت حوا علیہما السلام، جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا۔

تب حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے بلند آواز سے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارا تو پرندے، جنگلی، وحشی، کوہ ودشت، بیاباں اور صحرا سے ایک آواز اٹھی:

اے داؤد آپ نے صحیح نام پکارا۔ اسی مضمون کو کلام الٰہی سے بیان کیا گیا

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ

اس دن کے بعد جب بھی آپ زبور شریف کی تلاوت فرمانے لگتے تو

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیتے تھے۔

﴿38﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم فاتحِ عالم

مَقَاتِلُ بْنُ سُلَیْمَانَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ وَجَدتُّ مَکْتُوْباً فِیْ الزُّبُوْرِ:

اِنِّی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِیْ اِلَی الْعَرَبِ ،فَیُقْھِرُ الْعَجَمَ، وَیَفْتَحُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ اِلٰی مَغَارِبِھَا ،وَھُوَ خَیْرُ الْاَنْبِیَآءِ وَسَیِّدُھُمْ وَاَفْضَلُ الْخَلْقِ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَیَّ، فَطُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِہٖ، وَطُوْبٰی لِمَنِ اتَّبَعَہٗ،وَطُوْبٰی لِمَنْ ھَاجَرَ مَعَہٗ،وَطُوْبٰی لِمَنِ اقْتَدٰی بِہٖ۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 162 ۔

ترجمہ:۔ مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے تورات میں لکھا ہوا پایا: بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم میرے تمام عرب کی طرف رسول ہیں۔ پس وہ عجم پر غلبہ پائیں گے۔ زمین کے مشارق کو مغارب تک فتح کریں گے۔ اور وہ انبیائے کرام میں سے بہترین اور ان کے سردار ہیں۔ میری مخلوق میں سے افضل ترین اور مجھ پر سب سے زیادہ معزز ہیں۔ پس سعادت ہے ان کے لئے جو ان پر ایمان لائیں گے۔ پس سعادت ہے ان کے لئے جو ان کی پیروی کریں گے۔ سعادت ہے ان کے لئے جو ان کے ساتھ ہجرت کریں گے۔ سعادت ہے ان کے لئے جو ان کی اقتداء کریں گے۔

﴿39﴾

زبوراوذکرمصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

وَفِی زَبُوْرِدَاوٗدَعَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ مَزْبُوْرِاَرْبَعَۃٍوَّاَرْبَعِیْنَ فَاضَتِ النِّعْمَۃُ مِنْ سَیْفِکَ مِنْ ھٰذَا۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اِلَی الْاَبَدِ۔ تَقَلَّدْ اَیُّھَا الْجَبَّارُ السَّیْفَ۔ فَاِنَّ شَرَائِعَکَ وَسُنَّتَکَ مَقْرُوْنَۃٌ بِھَیْبَۃِ یَمِیْنِکَ۔ وَسَھَامُکَ مَسْنُوْنَۃٌ وَجَمِیْعُ الْاُمَمِ یَخِرُّوْنَ تَحْتَکَ۔

۔المواہب اللدنیہ (قسطلانی) جلدنمبر2 صفحہ نمبر435۔

۔مدارج النبوۃ (شیخ محقق) جلدنمبر1 صفحہ نمبر101 (فارسی)۔

ترجمہ:۔ حضرت داؤدعلیہ السلام کی زبور کے چوالیسویں مزبور میں موجود ہے کہ حضورصلّی اللہ علیہ وسلم آپ کے دونوں ہونٹوں سے نعمتیں جاری ہیں۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کوابدتک برکتیں دی ہیں اے طاقتوراپنی شمشیرنیام میں کر۔بیشک آپ کی شریعت و حکمت اورآپ کی سنت آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے۔اورآپ کے تیرتیز ہیں اورتمام امتیں آپ کے سامنے سرنگوں ہوں گی۔

﴿40﴾

حضورصلّی اللہ علیہ وسلم فاتحِ عالم

وَھَبُ بْنُ مُنَبَّہٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

قَرَاْتُ فِیْ زَبُوْرِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ذِکْرَ نَبِیِّنَا:

اَنَّہٗ یَجُوْزُ مِنَ الْبَحْرِ اِلَی الْبَحْرِ۔ وَمِن لَّدُنِ الْاَنْھَارِ اِلٰی

مُنْقَطِعِ الْاَرْضِ ۔ وَاَنْ يَخِرَّ اَهْلُ الْجَزَائِرِ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكَبِهِمْ وَيَلْحَسُ اَعْدَآءُهُ التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ ۔ وَتَدِيْنُ لَهُ الْاُمَمُ بِالطَّاعَةِ وَالْاِنْقِيَادِ، لِاَنَّهُ يُخَلِّصُ الْمُضْطَهَدَمِمَّنْ هُوَاَقْوٰى مِنْهُ،وَيَرَأَفُ بِالضُّعَفَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ ، وَيُصَلِّيْ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ ، وَيُبَارِكُ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ، وَيَدُوْمُ ذِكْرُهٗ مَعَ ذِكْرِ اللّٰهِ اِلَى الْاَبَدِ ۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 518۔

۔المجالسۃ وجواہر العلم (دینوری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 166 حدیث نمبر 759۔

۔موسوعۃ الدفاع عن رسول اللہ ﷺ (باب البشارۃ الرابعۃ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 93۔

ترجمہ:۔ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور شریف میں اپنے نبی کریم صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر مبارک پڑھا ہے جو کچھ یوں ہے:

آپ ایک سمندر سے دوسرے سمندر کی طرف چلیں گے۔نہروں سے بنجر زمین کی طرف چلیں گے اور یہ کہ اہل جزائر ان کے سامنے گھٹنوں کے بل گریں گے یعنی ان کے فرماں بردار ہو جائیں گے اور ان کے دشمن ان کے قدموں کی خاک مبارک چومیں گے اور اقوام اور ناقدین اطاعت کرتے ہوئے آپ کی فرمانبرداری کریں گے۔ کیونکہ وہ کمزوروں کو طاقتوروں سے نجات دلائیں گے ۔کمزوروں اور مسکینوں پر نرمی کریں گے اور وہ تمام اوقات میں نماز پڑھیں گے ہر دن ان پر برکتوں کا نزول ہوتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ان کا ذکر مبارک بھی ہمیشہ جاری رہے گا۔

﴿41﴾

حضرت سلیمان علیہ السلام اور شانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَقِیْلٍ قَالَ اِنْطَلَقْنَا فِیْ وَفْدٍ فَاَتَیْنَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَّا:

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَ لَاسَاَلْتَ رَبَّكَ مُلْكاً كَمُلْكِ سُلَیْمَانَ؟۔

فَضَحِكَ وَقَالَ: لَعَلَّ صَاحِبَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ مُلْكِ سُلَیْمَانَ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا اِلَّا اَعْطَاهُ دَعْوَةً۔ فَمِنْهُمْ مَنْ اِتَّخَذَ دُنْیَاهُ فَاُعْطِیَهَا۔ وَمِنْهُمْ مَنْ دَعَا بِهَا عَلٰی قَوْمِهٖ اِذَا عَصَوْهُ فَاُهْلِكُوْا۔ وَاِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِیْ دَعْوَةً فَاَخْتَبَاْتُهَا عِنْدَ رَبِّیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 323۔

۔کتاب السنۃ (ابن ابی عاصم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 393۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 68۔

۔مختصر المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 78۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 370۔

۔الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 433۔

۔المطالب العالیۃ (عسقلانی) حدیث نمبر 4647۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 269۔

۔شواہد الحق (نبہانی) صفحہ نمبر 99۔

ترجمہ:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم ایک وفد میں تھے چنانچہ ہم حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم آپ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کی طرح حکومت کا سوال کیوں نہیں کرتے؟ آپ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا:

تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت سلیمان علیہ السلام سے افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا اس کو ایک خصوصی دعا کا اِذن دیا اور اس کی وہ دعا قبول فرمائی ان میں سے جس نے دنیا طلب کی اسے عطا فرمادی گئی۔ جس نے اپنی نافرمانی کرنے والی قوم پر بددعا کی تو وہ قوم برباد کردی گئی۔ اور اللہ نے مجھے دعا کا اختیار دیا تو میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کیلئے اپنے رب کے پاس اس دعا کو بچالیا ہے۔

﴿42﴾

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کی زینت نامِ محمد سے صلّی اللہ علیہ وسلم

كَانَ فَصُّ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ سَمَاوِياً فَاُلْقِىَ اِلَيْهِ فَاَخَذَهٗ فَوَضَعَهٗ فِىْ خَاتَمِهٖ وَكَانَ نَقْشُهٗ:

اَنَااللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّااَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ ۔

۔مسند شامیین (طبرانی) حدیث نمبر 703۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 252۔

۔خصائص کبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 14۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 226۔

۔حجۃ اللہ علی العالمین (نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 344۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت سلیمان بن داود علیھما السلام کی انگوٹھی کا نگینہ آسمانی تھا جو ان کو پیش کیا گیا تھا تو انہوں نے پکڑ کر اپنی انگوٹھی میں لگالیا۔ اس نگینہ پر لکھا ہوا تھا:

میں اللہ ہوں اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔

﴿43﴾

عرش کا سکون نام محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

اَوحَی اللّٰہُ اِلیٰ عِیسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ:

یَا عِیسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ: آمِنْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ وَأْمُرْ مَنْ اَدرَکَ مِنْ اُمَّتِکَ اَنْ یُؤْمِنُوْا بِہٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ ﷺ مَا خَلَقْتُ آدَمَ۔ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ۔ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَی الْمَآءِ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَیْہِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَسَکَنَ۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 615۔

۔شرف المصطفیٰ (ابو السعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 163۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 14۔

۔الوفاء (ابن جوزی) صفحہ نمبر 27۔

۔شفاء السقام (سبکی) صفحہ نمبر 359۔

۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ الفرقان آیت نمبر 10۔

۔السیرۃ النبویۃ (زینی دحلان) جلد نمبر 1 صفحہ 10۔

۔شواہد الحق (نبہانی) صفحہ نمبر 103، صفحہ نمبر 123۔

۔فتاویٰ رضویہ (اعلیٰ حضرتؒ) جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 188۔

۔الآثار المرفوعہ (لکھنوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 44۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی طرف وحی کی:

میرے محبوب پر ایمان لاؤ اور اپنی امت کو ایمان لانے کا حکم دو۔ کیونکہ اگر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ ہوتے تو میں حضرت آدم علیہ سلام کو پیدا نہ کرتا، اور اگر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ ہوتے تو میں جنت اور دوزخ کو نہ بناتا۔ میں نے پانی پر عرش بنایا تو وہ مضطرب ہو گیا

پس اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ پُرسکون ہو گیا

﴿44﴾

جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَمِمَّا فَضَّلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اَنَّهٗ اَوْحٰى فِى الْاِنْجِيْلِ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا ابْنَ مَرْيَمَ الْبِكْرِ الْبَتُوْلِ اِنِّىْ مُوْصِيْكَ بِسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحَبِيْبِىْ مِنْهُمْ اَحْمَدُ صَاحِبُ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ، وَالْوَجْهِ الْاَقْمَرِ، اَلْمُشْرِقِ الْاَنْوَرِ بِالنُّوْرِ الظَّاهِرِ، وَالْقَلْبِ الطَّاهِرِ، سَيِّدُ النَّاسِ، اَلْحَىُّ الْمُكَرَّمُ، فَاِنَّهٗ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ، سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ

عِنْدِیْ، وَیَوْمَ یَلْقَانِیْ اَکْرَمُ النَّاسِ عَلَیَّ، وَاَقْرَبُ الْمُرْسَلِیْنَ، اَلنَّبِیُّ الْعَرَبِیُّ الْاُمِیُّ، اَلدَّیَّانُ بِدِیْنِیْ، وَالصَّابِرُ فِیْ ذَاتِیْ، اَلْمُجَاهِدُ لِلْمُشْرِکِیْنَ بِیَدِہٖ، آمُرُکَ اَنْ تُخْبِرَبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُصَدِّقُوْا بِہٖ، وَیُؤْمِنُوْا بِہٖ، یَتَّبِعُوْہُ وَیَنْصُرُوْہُ۔

یَاعِیْسٰی اِرْضِہٖ فَاِنَّ لَکَ الرِّضَا۔ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ رَضِیْتُ۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 173 ۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 378 (تقارب مفہوم)۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 398۔

ترجمہ۔ :ان فضائل میں سے جو اللہ نے انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی طرف اتارے ہیں ان میں سے یہ ہے کہ:

اے کنواری مریم بتول کے بیٹے میں تجھے رسولوں کے سردار اور اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں بیان کرتا ہوں کہ حسین سراپا، چاند کا چہرہ، نور ظاہر کے ساتھ نور باطن چمکتا ہوا، پاکیزہ دل، لوگوں کے سردار، شرمیلے اور مکرم، تمام جہانوں کے لئے رحمت، میرے نزدیک تمام بنی آدم کے سردار، جس دن لوگ مجھے ملیں گے اس دن بھی مجھ پر سب سے زیادہ معزز، رسولوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب، نبی، عربی، اُمّی، میرے دین کے حاکم، میری ذات (کے معاملہ میں لوگوں کی سختیوں) میں صبر کرنے والے اور مشرکوں سے اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ جہاد کرنے والے ہیں۔ اے عیسیٰ علیہ سلام میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ بنی اسرائیل کو بتا دیں کہ وہ ان کی تصدیق کریں اور ان پر ایمان لائیں، ان کی پیروی کریں اور ان کی مدد کریں۔

اے عیسیٰ علیہ سلام اس بات پر راضی رہو پس آپ کے لئے بھی رضا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے کہا کہ میں ان سے راضی ہوں۔

﴿45﴾

شانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم بزبانِ خدا

سامع عیسیٰ علیہ السلام

عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ:

اَوْحَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جِدَّ فِىْ اَمْرِىْ وَلَاتَهْزَلْ .وَاسْمَعْ وَاَطِعْ يَا اِبْنَ الطَّاهِرِ الْبِكْرِ الْبَتُوْلِ۔

اِنِّى خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ فَحْلٍ فَجَعَلْتُكَ آيَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَاِيَّاىَ فَاعْبُدْ۔ وَعَلَىَّ فَتَوَكَّلْ فَسِّرْلِاَهْلِ سُوْرَانِ بِالسُّرْيَانِيَّةِ بَلِّغْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ اَنِّى اَنَااللّٰهُ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِىْ لَااَزُوْلُ۔

صَدِّقُوْاالنَّبِىَّ الْاُمِّىَّ الْعَرَبِىَّ صَاحِبَ الْجَمَلِ وَالْمِدْرَعَةِ وَالْعَمَامَةِ وَهِىَ التَّاجُ وَالنَّعْلَيْنُ وَالْهَرَاوَةُ وَهِىَ الْقَضِيْبُ الْجَعْدُ الرَّأْسُ، الصَّلْتُ الْجَبِيْنُ، اَلْمَقْرُوْنُ الْحَاجِبَيْنِ، الْاَنْجَلُ الْعَيْنَيْنِ ، اَلْاَهْدَبُ الْاَشْفَارُ،اَلْاَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ،اَلْاَقْنَى الْاَنْفُ،اَلْوَاضِحُ الْخَدَّيْنِ، اَلْكَثُّ اللِّحْيَةُ،عِرْقُهٗ فِىْ وَجْهِهٖ كَاللُّؤْلُؤْ،وَرِيْحُ الْمِسْكِ

يُنْفَخُ مِنْهُ، كَأَنَّ عُنُقَهُ اِبْرِيْقُ فِضَّةٍ، وَكَأَنَّ الذَّهَبَ يَجْرِيْ فِيْ تَرَاقِيْهِ، لَهُ شَعَرَاتٌ مِنْ لِبَّتِهِ اِلٰى سُرَّتِهِ تَجْرِيْ كَالْقَضِيْبِ، لَيْسَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَعَلٰى بَطْنِهٖ شَعْرٌ غَيْرَهُ. شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمِ، اِذَا جَامَعَ النَّاسُ غَمَرَهُمْ. وَاِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ وَيَتَحَدَّرُ فِيْ سَبَبٍ ذُوالسَّيْلِ الْقَلِيْلِ.

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 378۔
۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 397۔
۔مختصر ابن منظور جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 45۔
۔المواہب اللدنیہ (قسطلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 16۔

ترجمہ:۔ مقاتل بن حیان روایت کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میرے حکم کی تعمیل میں محنت کرو سستی نہ کرنا۔ اے طاہرہ بتول کے فرزند! توجہ سے سنو اور عمل کرو کہ بیشک میں نے آپ کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور تمام جہانوں کیلئے آپ کو نشانی بنایا۔

تم میری ہی عبادت کرو۔ مجھ پر ہی بھروسہ رکھو اور اپنے سامنے موجود اہل سوران کو سریانی زبان میں یہ پیغام پہنچا دو کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں زندہ کرنے والا اور قائم رکھنے والا ہوں اور کبھی بھی مجھے زوال نہیں ہے۔ (ان سے کہو کہ تم) تصدیق کرتے رہو ایسے نبی اُمّی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جو کہ عمامہ والے ہیں اور وہ تاج ہے الخ۔

﴿46﴾

انجیل اور شانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

بزبان محبوبہ محبوبِ خدا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

مَكْتُوْبٌ فِی الْاِنْجِیْلِ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِیْظٌ وَلَا سَخَّابٌ بِالْاَسْوَاقِ وَلَا یُجْزِیُٔ بِالسَّیِّئَةِ مِثْلَهَا ،بَلْ یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 272۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 377۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 158۔

۔المستدرک (حاکم) جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 614۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلدنمبر 3 صفحہ نمبر 388۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلدنمبر 6 صفحہ نمبر 61۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 29۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

انجیل میں لکھا ہوا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم تند خو اور سخت دل نہیں ہیں اور نہ ہی آپ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں۔نہ ہی آپ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ آپ معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے ہیں۔

﴿47﴾

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول

(عَبْدُالْمُطَّلِبِ) وَهُوَالَّذِى رَأٰى فِىْ مَنَامِهٖ فِى الْحِجْرِ كَأَنَّهٗ خَرَجَتْ مِنْ ظَهْرِهٖ شَجَرَةٌ خَضْرَآءُ حَتّٰى بَلَغَتْ اَغْنَانَ السَّمَآءِ وَاِذَا اَغْصَانُهَا نُوْرٌ فِىْ نُوْرٍ وَاِذَالْقَوْمُ بِيْضُ الْوُجُوْهِ.وَاِذَا الْقَوْمُ مُتَعَلِّقُوْنَ بِهَا مِنْ لَدُنْ ظَهْرِى اِلَى السَّمَآءِ۔

فَلَمَّا اِنْتَبَهْتُ اَتَيْتُهٗ كَهَنَةَ قُرَيْشٍ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِذَالِكَ فَقَالُوْا: لَئِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ فَقَدْ صَرَفَ اللّٰهُ اِلَيْكَ الْعِزَّ وَالْكَرَامَةَ وَقَدْ خُصِّصْتَ بِحَسَبٍ وَسُؤْدُدٍ لَمْ يَخُصَّ بِهَا اَحَدٌ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ۔

فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ ذٰلِكَ۔ وَذٰلِكَ حِيْنَ نَظَرَاللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ۔

فَقَالَ لِلْمَلَآئِكَةِ :اُنْظُرُوْامَنْ اَكْرَمَ اَهْلَ الْاَرْضِ الْيَوْمَ عِنْدِىْ وَاَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ۔

فَقَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ : يَارَبَّنَا وَسَيِّدَنَا مَانَرٰى فِى الْاَرْضِ اَحَدٌ بِالْوَحْدَانِيَّةِ مُخْلِصًااِلَّانُوْرًا وَّاحِدًا فِىْ ظَهْرِ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ اللّٰهُ: فَاشْهَدُوْااَنِّىْ قَدْاَكْرَمْتُهٗ لِنُطْفَةِ حَبِيْبِىْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

۔شرف المصطفٰی (ابوالسعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 325۔

ترجمہ:۔ جناب حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ''حجر'' کے مقام پر ایک خواب دیکھا گویا کہ ان کی پشت سے ایک سرسبز درخت بلند ہوا یہاں تک کہ آسمان کی بلندیوں تک جا پہنچا اس کی شاخیں بہت ہی پرنور تھیں۔اور ایک قوم روشن وسفید چہرے والی جو کہ ان کی پشت سے آسمانوں تک اس کے ساتھ پہنچی ہوئی تھی۔

جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو قریش کے کاہنوں کی ایک جماعت کے پاس گئے۔

انہوں نے کہا کہ اگر آپ کا خواب سچا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو عزت وشرف عطا فرمائے گا۔اور آپ ایک ایسے شرف اور سرداری کے ساتھ خاص کر دیئے جائیں گے جس کیلئے تمام جہانوں میں سے کوئی بھی مخصوص نہیں ہو سکا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ شرف عطا کر دیا۔اس وقت اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف نگاہ کرم فرمائی اور فرشتوں سے ارشاد فرمایا:

دیکھو آج کے دن زمین میں میرے ہاں معزز کون ہے؟ جب کہ میں خود یہ جانتا ہوں۔پس فرشتوں نے عرض کیا:

اے ہمارے پروردگار اے ہمارے مالک ہم توحید کے ساتھ پوری روئے زمین میں صرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہی ایک فرد کی پشت میں ایک ہی نور دیکھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے فرشتو گواہ ہو جاؤ میں نے اسے اپنے حبیب حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نطفہ مبارکہ کے لئے عزت عطا کر دی۔

﴿48﴾

مقامِ حضرت عبداللہ و حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہما

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

هَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّ فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ :

اِنِّیْ حَرَّمْتُ النَّارَ عَلٰى صُلْبٍ اَنْزَلَكَ وَبَطْنٍ حَمَلَكَ وَحِجْرٍ كَفَلَكَ

اَمَّا الصُّلْبُ فَعَبْدُاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَمَّا الْبَطْنُ فَآمِنَةُ بِنْتُ

وَهَبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاَمَّا الْحِجْرُ فَعَبْدٌ يَعْنِیْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

۔تنزیہ الشریعہ (الکنانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 322۔

۔لسان المیزان (عسقلانی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 247۔

۔الفوائد المجموعہ (شوکانی) 321۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

جبریل علیہ سلام میرے پاس آئے۔پس انہوں نے کہا:

اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ بے شک جس صلب نے آپ کو اتارا، آپ جس بطن میں آئے اور جس گود میں کھیلے ان سب پر میں نے جہنم کی آگ کو حرام کردیا ہے۔

صلب سے مراد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں بطن سے مراد حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ہیں اور گود سے مراد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ہیں

﴿49﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کو صرف خدا کی رحمت کا سہارا

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد محترم کے وصال پر ملائکہ نے عرض کیا

قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ اِلٰھُنَا وَسَیِّدُنَا فَاَبْقٰی نَبِیُّكَ ھٰذَایَتِیْماً۔

فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :اَنَا لَہٗ وَلِیٌّ وَّحَافِظٌ وَّنَاصِرٌ۔

۔شرف المصطفیٰ (ابو السعید) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 352۔

۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 64۔

ترجمہ:۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کے وصال شریف پر ملائکہ نے عرض کیا اے ہمارے معبود اور اے ہمارے مالک تیرا نبی دُرِ یتیم ہو گیا ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں ہی ان کا مولیٰ، محافظ اور مددگار ہوں۔

نوٹ: فرشتوں کی ولادت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم سے قبل آمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کا علم ہو گیا۔سبحان اللہ۔

﴿50﴾

جبریل علیہ السلام تلاش مقامِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم میں سرگرداں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ لِیْ:

یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ فَطِفْتُ شَرْقَ الْاَرْضِ وَغَرْبَھَا

وَسَهْلَهَا وَجَبَلَهَا فَلَمْ اَجِدْ خَيْراً مِنَ الْعَرَبِ ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَطِفْتُ فِي الْعَرَبِ فَلَمْ اَجِدْ حَيّاً خَيْرًا مِنْ مُضَرَ۔ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَطِفْتُ فِيْ مُضَرَفَلَمْ اَجِدْ حَيّاً خَيْرًا مِنْ كِنَانَةَ۔ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَطِفْتُ فِيْ كِنَانَةَ فَلَمْ اَجِدْ حَيّاً مِنْ قُرَيْشٍ۔ ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَطِفْتُ فِيْ قُرَيْشٍ فَلَمْ اَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ ثُمَّ اَمَرَنِيْ اَنْ اَخْتَارَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ فَلَمْ اَجِدْنَفْساًخَيْرًا مِنْ نَفْسِكَ۔

۔نوادرالاصول (حکیم ترمذی) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 215۔
۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 23۔
۔السیرۃالحلبیۃ (نورالدین حلبی) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 41۔
۔کنزالعمال (علی متقی) جلدنمبر 12 صفحہ نمبر 39۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے عرض کیا:

یارسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا چنانچہ میں نے زمین کا مشرق ومغرب اس کے میدان اور پہاڑ دیکھے لیکن میں نے عرب سے بہتر کوئی بھی نہیں پایا۔پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا میں نے اہلِ عرب کو دیکھنا شروع کیا تو مضر سے بہتر کوئی بھی نہیں پایا۔پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا میں نے مضر (قبیلہ) دیکھنا شروع کیا تو کنانہ سے بہتر کوئی بھی نہیں پایا۔پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا میں نے کنانہ (قبیلہ) دیکھنا شروع کیا تو قریش سے بہتر کوئی بھی نہیں پایا۔پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا میں نے قریش (قبیلہ) دیکھنا شروع کیا تو بنی ہاشم سے بہتر کوئی بھی نہیں پایا۔پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا میں ان میں سے کسی کو سب سے بہتر طور پر اختیار کروں تو یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم آپ سے بہتر کسی کو نہیں پایا۔

﴿51﴾

حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام اور لوحِ محفوظ کی روایت

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ جِبْرِیْلَ عَنْ مِیْکَائِیْلَ عَنْ اِسْرَافِیْلَ عَنْ الرَّفِیْعِ عَنِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ عَنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ اَظْهَرَ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَنْ یُّخْبِرَ الرَّفِیْعَ وَاَنْ یُّخْبِرَ الرَّفِیْعُ اِسْرَافِیْلَ مِیْکَائِیْلَ وَاَنْ یُّخْبِرَ مِیْکَائِیْلُ جِبْرَائِیْلَ۔ وَاَنْ یُّخْبِرَ جِبْرَائِیْلُ مُحَمَّداً ﷺ :

مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ اَلْفَیْ صَلَاةً وَتُقْضٰی لَهٗ اَلْفُ حَاجَةٍ اَیْسَرُهَا اَنْ یُعْتَقَ مِنَ النَّارِ۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 250۔

۔القول البدیع (سخاوی) صفحہ نمبر 130۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے انہوں نے جبریل علیہ السلام سے انہوں نے میکائیل علیہ السلام سے انہوں نے اسرافیل علیہ السلام سے انہوں نے مقام رفیع سے وہاں سے لوح محفوظ سے روایت کیا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ پر ظاہر فرمادیا وہاں سے مقام رفیع کو خبر ہوئی، اس نے اسرافیل علیہ السلام کو، اسرافیل علیہ السلام نے میکائیل علیہ السلام کو، اس نے جبرائیل علیہ السلام کو اور انہوں نے حضور صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو خبر دی:

جس نے آپ پر ایک دن اور رات میں سو مرتبہ درود پاک پڑھا میں اس پر دو ہزار مرتبہ رحمت بھیجوں گا۔ اور اس کی ایک ہزار حاجتیں پوری کروں گا۔ اور ان میں سے سب سے چھوٹی حاجت اس کو جہنم سے آزاد کرنا ہے

﴿52﴾

جبریل کی آمد بھی صدقۂ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى بَعْضِ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اِشْتَدَّ غَضَبِىْ عَلَيْكُمْ مِّنْ اَجْلِ مَاضَيَّعْتُمْ مِنْ اَمْرِىْ. فَاِنِّىْ حَلَفْتُ لَا يَأْتِيْكُمْ رُوْحُ الْقُدُسِ حَتّٰى اَبْعَثَ النَّبِىَّ الْاُمِّىَّ مِنَ اَرْضِ الْعَرَبِ الَّذِىْ يَاْتِيْهِ رُوْحُ الْقُدُسِ.

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 132۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کی طرف پیغام فرمایا:

تمہاری قوم پر میرے احکامات کی نافرمانیوں کی وجہ سے میری ناراضگی تم لوگوں پر بہت زیادہ ہو چکی ہے اور میں قسم اٹھاتا ہوں کہ جبریل علیہ السلام تمہارے پاس نہیں آئیں گے یہاں تک کہ عرب کی سرزمین میں نبی اُمی صلّی اللہ علیہ والہ وسلم بھیجوں گا ان کے پاس جبریل علیہ السلام آئیں گے۔

(نوٹ: جبریل علیہ السلام کا آنا قوم کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اور نہ آنا ناراضگی کی علامت ہے۔ لیکن حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے خصوصاً شب قدر میں جبریل علیہ السلام ہر سال امت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے درمیان جلوہ گر ہوتے ہیں۔ برکاتی غفرلہ)

﴿53﴾

منافقوں کو سنا کر شانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم بیان کرنا سنتِ ملائکہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ:
كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَنَا نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهُمْ اَهْلُ النِّفَاقِ فَاِذَا سَحَابَةٌ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
سَلَّمَ عَلَیَّ مَلَكٌ ثُمَّ قَالَ لِیْ لَمْ اَزَلْ اَسْتَأْذِنُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ لِقَائِكَ حَتّٰی كَانَ هٰذَا اَوَانٌ اُذِنَ لِیْ۔ وَاِنِّیْ اُبَشِّرُكَ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْكَ۔

۔معرفۃ الصحابہ (ابونعیم) جزء نمبر 13 صفحہ نمبر 246۔
۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 35 صفحہ نمبر 312۔
۔مختصر ابن عساکر جلد نمبر 1 (ترجمہ عبدالرحمٰن بن غنم)۔
۔الاصابہ فی تمییز الصحابہ (عسقلانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 294۔
۔فیض القدیر (مناوی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 107 حدیث نمبر 4698۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 284۔
۔جمع الجوامع (سیوطی) حدیث نمبر 13341۔
۔الجامع الصغیر (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 971۔
۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 340۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 حدیث نمبر 31908، 32123، 35499)۔
۔سبل الھدیٰ والرشاد (محمد بن یوسف صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 322۔

ترجمہ:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم مسجد میں حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہمارے پاس کچھ منافقین بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس بادل کا ایک ٹکڑا آیا تو حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک فرشتے نے مجھے سلام کیا پھر عرض کیا:

میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی زیارت کیلئے اجازت مانگتا رہا یہاں تک کہ مجھے اجازت مل گئی۔ پس میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ سے بڑھ کر کوئی عزت والا نہیں ہے۔

﴿54﴾

احترام مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم نہ کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو سزا کا حقدار

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَضَّلَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَی الْمُقَرَّبِیْنَ۔ فَلَمَّا بَلَغْتُ السَّمَآءَ السَّابِعَةَ لَقِیَنِی مَلَكٌ مِنْ نُوْرٍ عَلٰی سَرِیْرٍ مِنْ نُوْرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ۔فَرَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ:

یُسَلِّمُ عَلَیْكَ صَفِیِّیْ وَنَبِیِّیْ فَلَمْ تَقُمْ اِلَیْهِ ۔ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَتَقُوْمَنَّ فَلَا تَقْعُدَنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 76۔
۔مسند الفردوس (دیلمی) کما رواہ علی المتقی۔
۔تنزیہ الشریعہ (الکنانی) جلد نمبر صفحہ نمبر 325۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد 12 نمبر صفحہ نمبر 187۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مقربین (فرشتوں) پر فضیلت بخشی ہے۔ جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو مجھے ایک نورانی فرشتہ ملا جو کہ نور کی مسند پر بیٹھا تھا میں نے اس کو سلام بلایا تو اس نے مجھے سلام کا جواب دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ میرے صفی اور نبی صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے تجھے سلام بلایا پس تو ان کی تعظیم کو نہ اٹھا مجھے میری عزت اور جلال کی قسم اب تو ضرور (بطور سزا) کھڑا رہے گا اور قیامت تک نہ بیٹھ سکے گا۔

﴿55﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم عالمِ کُل سے بھی باخبر

اِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ:

اِحْتَبَسَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءَ ىٰ قَرْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَ صَلّٰى وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ:

كَمَا اَنْتُمْ عَلٰى مَصَافِّكُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ:

اِنِّی سَاُحَدِّثُکُمْ مَاحَبَسَنِیْ عَنْکُمُ الْغَدَاۃَ۔ اِنِّی قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیْتُ مَا قُدِّرَ لِیْ فَنَعَسْتُ فِیْ صَلٰوتِیْ حَتّٰی اِسْتَیْقَظْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ۔ فَقَالَ:

یَامُحَمَّدُ أ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی ؟ قَالَ:

قُلْتُ لَا اَدْرِیْ یَارَبِّ۔فَقَالَ:

یَامُحَمَّدُ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی ؟ قَالَ:

قُلْتُ لَا اَدْرِیْ یَارَبِّ۔

فَرَأَیْتُہٗ وَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِہٖ بَیْنَ صَدْرِیْ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ ۔فَقَالَ:

یَامُحَمَّدُفِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی ؟ قَالَ:

قُلْتُ فِی الْکَفَّارَاتِ قَالَ:

وَمَا الْکَفَّارَاتُ؟۔ قُلْتُ:

نَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجُمُعَاتِ وَجُلُوْسٌ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ الخ۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 243۔

۔تاریخ مدینہ دمشق جلد نمبر 34 صفحہ نمبر 467۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 204۔

۔مرقاۃ (علامہ علی قاری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 206۔

۔تحفۃ الاحوذی (مبارک پوری) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 73۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ ص آیۃ نمبر 69۔

ترجمہ:۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ فجر کی نماز حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری نہ ہوسکی یہاں تک کہ ہم نے سورج کی کرنیں نکلتی محسوس کیں۔تو حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم گھر سے تشریف لائے اقامت ہوئی آپ نے نماز ادا کی اور خفیف نماز ادا کی جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا۔آپ نے فرمایا:

ایسے ہی تم صفوں میں رہو پھر آپ نے ہماری طرف چہرہ کیا اور ارشاد فرمایا:

میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے فجر کی نماز میں تمہارے پاس آنے سے کس چیز نے روکا۔میں رات کے وقت نفل نماز کے لئے کھڑا ہوا جو میرے لئے مقدر کی گئی میں نے اتنی نماز ادا کی۔پھر مجھے نماز میں کچھ غنودگی آ گئی ، یہاں تک کہ میں بیدار ہوا تو اللہ تعالیٰ کی ذات حسین ترین صورت میں میرے سامنے تھی۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کیا آپ جانتے ہیں کہ عرش کے فرشتے کس بات میں جھگڑا کر رہے ہیں؟ تو میں نے عرض کیا:

میں از خود نہیں جانتا۔اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا:

اے محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کیا آپ جانتے ہیں کہ عرش کے فرشتے کس بات میں جھگڑا کر رہے ہیں؟۔میں نے عرض کیا:

میں از خود نہیں جانتا۔

پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کے پوروں (کمایلیق بشانہ) کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی تو ہر چیز میرے سامنے روشن ہوگئی اور میں ہر چیز کو پہچان گیا۔پھر اللہ

تعالیٰ نے فرمایا:

اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا آپ جانتے ہیں کہ عرش کے فرشتے کس چیز میں جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا:

جی ہاں، یہ کفارات کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

کہ کفارات کیا ہیں؟۔ میں نے عرض کیا:

کفارات جماعتوں کی ادائیگی (یا جمعہ کی ادائیگی) کے لیے اُٹھنے والے قدم اور نماز کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا، اس کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ الخ

﴿56﴾

یہودیوں کا کنیسہ اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِبْتَعَثَ نَبِيَّهٗ ﷺ لِاِدْخَالِ رَجُلٍ اِلَی الْجَنَّةِ۔ فَدَخَلَ الْكَنِيْسَةَ فَاِذَا هُوَ بِيَهُوْدٍ فِيْهَا۔ وَاِذَا هُوَ يَهُوْدِیٌّ يَقْرَأُ عَلَيْهِمُ التَّوْرَاةَ۔ فَلَمَّا اَتَوْا عَلٰی صِفَةِ النَّبِیِّ اَمْسَكُوْا۔ وَفِیْ جَانِبِهَا رَجُلٌ مَرِيْضٌ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ:

مَالَكُمْ اَمْسَكْتُمْ؟ قَالَ الْمَرِيْضُ:

اِنَّهُمْ عَلٰی أَتَوْا عَلٰی صِفَةِ نَبِیٍّ وَاَمْسَكُوْا۔ ثُمَّ جَآءَ الْمَرِيْضُ يَحْبُوْا حَتّٰی اَخَذَ التَّوْرَاةَ فَقَرَأَ حَتّٰی اَتٰی عَلَی صِفَةِ النَّبِیِّ ﷺ وَاُمَّتِهٖ فَقَالَ:

هٰذِهِ صِفَتُكَ وَصِفَةُ اُمَّتِكَ ۔اَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْكَ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ النَّبِىُّ لِاَ صْحَابِهِ: لُوْاَخَاكُمْ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 416۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 389۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 231۔

۔مدارج النبوۃ (شیخ محقق) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 106 (فارسی)۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھیجا تاکہ وہ ایک آدمی کو جنت میں داخل کردیں۔ پس آپ ان کے عبادت خانہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ یہودی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اوران میں ایک یہودی تورات پڑھ رہا ہے۔ پس جب وہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی صفت پر پہنچا تو وہ سب خاموش ہو گئے ۔ان کے ایک طرف میں ایک مریض آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

بتاؤ خاموش کیوں ہو گئے ہو۔

مریض نے کہا: ایک نبی کی صفت تک پہنچے ہیں تو خاموش ہو گئے ہیں۔ پھر وہ مریض آہستہ آہستہ قریب ہوا تو اس نے تورات پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ وہ نبی اور ان کی امت کی صفات پر پہنچا تو کہنے لگا:

یہ آپ کی اور آپ کی امت کی صفت ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو سنبھالو۔

﴿57﴾

عیسائیوں کے گھرانے اور شانِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَهْلٍ مَوْلٰى غَنِيمَةَ اَنَّهٗ كَانَ نَصْرَانِيًّا مِنْ اَهْلِ مُرِيسِ
وَاَنَّهٗ يَتِيماً فِيْ حِجْرِ اُمِّهٖ وَعَمِّهٖ وَاَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْل
وَاَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ الْاِنْجِيْلَ۔قَالَ فَاَخَذْتُ مُصْحَفاً لِعَمِّيْ فَقَرَاْتُهٗ حَتّٰ
مَرَّتْ بِيْ وَرَقَةٌ اَنْكَرْتُ كِتَابَتَهَا حِيْنَ مَرَّتْ بِيْ وَ مَسَسْتُهَا بِيَدِيْ
قَالَ:

فَنَظَرْتُ فَاِذَا اُصُوْلُ الْوَرَقَةِ مَلْصُوْقَةٌ بِغِرَآءٍ۔قَالَ:

فَفَتَقْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا نَعْتَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
السَّلَامُ۔اِنَّهٗ لَا قَصِيْرٌ وَّلَا طَوِيْلٌ، اَبْيَضُ ذُوْصُفْرَةٍ، مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْ
خَاتَمٌ،يُكْثِرُ الْاِحْتِبَاءَ، وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ
الْبَعِيْرَ وَيَحْتَلِبُ الشَّاةَ، وَيَلْبَسُ قَمِيْصاً مَرْقُوْعاً۔ مَنْ فَعَلَ ذٰلِ
فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْكِبْرِ۔وَهُوَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔ وَهُوَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِسْمَاعِيْ
اِسْمُهٗ اَحْمَدُ۔

قَالَ سَهْلٌ: فَلَمَّا اِنْتَهَيْتُ اِلٰى هٰذَا مِنْ ذِكْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ جَآءَ عَمِّيْ
فَلَمَّا رَاٰى الْوَرَقَةَ ضَرَبَنِيْ وَقَالَ:مَا لَكَ؟ وَفَتَحَ هٰذِهِ الْوَرَقَ
قَرَاْتَهَا؟

فَقُلْتُ: فِیْهَا نَعْتُ النَّبِیِّ اَحْمَدُ ﷺ۔

فَقَالَ: اِنَّهٗ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ.

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 363۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 389۔

۔مختصر ابن منظور جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 41۔

۔الوفاء (ابن جوزی) صفحہ نمبر 54۔

۔حجۃ اللہ علی العالمین (نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 200۔

ترجمہ:۔ غنیمہ کے غلام سہل سے روایت ہے کہ وہ اہل مریس میں سے ایک عیسائی تھے جو کہ یتیم تھے اپنی ماں اور اپنے چچا کے زیرِ کفالت تھے۔ان کا چچا تورات اور انجیل کا قاری تھا وہ انجیل پڑھتا رہتا تھا۔اور کہتے ہیں:

ایک مرتبہ میں اپنے چچا کا مصحف (انجیل) پکڑ کر پڑھنے لگا یہاں تک کہ ایک صفحہ تک پہنچا۔اس صفحہ کی کتابت خراب تھی میں نے جب ہاتھ سے اسے چھوا تو میں نے اسے دیکھا کہ وہ کاغذ گوند سے مکمل طور پر چپکا ہوا تھا۔چنانچہ جب میں نے اسے کھولا تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف لکھی ہوئی پائی

بیشک وہ نہ پستہ قد ہوں گے اور نہ ہی دراز قد ، ان کی رنگت سفید ہوگی ، دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی ، کپڑا کثرت سے لپیٹنے والے ہوں گے ،صدقہ قبول نہیں کریں گے ، گدھے اور اونٹ پر سواری کریں گے ، بکری کا دودھ دوہیں گے ، پیوند لگی قمیص پہنیں گے اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ شرک سے آزاد ہوگا اور وہ ایسا ہی کریں گے۔وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے ان کا نام مبارک احمد ہوگا۔حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہا:

جب میں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس ذکر تک پہنچا تو میرا چچا آ گیا اس نے وہ کاغذ دیکھا تو مجھے مارا اور کہا:

تجھے کیا ہوا تو نے یہ کاغذ کیوں کھول کر پڑھا؟

میں نے کہا: اس میں نبی کی تعریف ہے جو کہ احمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔

کہنے لگا: جس نبی کی یہ تعریف وہ ابھی تک نہیں آئے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

﴿58﴾

جہاں ذکرِ خدا وہیں ذکرِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِی جِبْرِیْلُ فَقَالَ:

اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ: أَتَدْرِی كَیْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ

قُلْتُ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ۔

قَالَ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِیْ۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 117۔

۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 427۔

۔کتاب الشفآء (قاضی عیاض) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 12۔

۔الوفآء (ابن جوزی) صفحہ نمبر 380۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 16 صفحہ 98۔

۔المواہب اللدنیہ (قسطلانی) جلد نمبر 2 صفحہ 407۔

۔موارد الظمآن (ہیثمی) روایت نمبر 1772۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 205۔

۔الاحادیث المختارہ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 114۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 182۔
۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 4۔
۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 4۔
۔تفسیر معالم التنزیل (بغوی) تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 4۔
۔تفسیر زاد المسیر (ابن جوزی) تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 4۔
تفسیر خازن تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 4۔
۔تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 452۔
۔تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 4۔
۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 4۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبرائیل علیہ سلام آئے۔ پس انہوں نے کہا:

میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا ذکر آپ کے لئے کیسے بلند کیا ہے؟۔

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ ہی زیادہ بہتر جانتا ہے۔

جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

میں ذکر نہیں کیا جاؤں گا مگر یہ کہ آپ کا ذکر بھی میرے ساتھ ہی کیا جائے گا۔

﴿59﴾

ذکر خدا کرنے اور ذکرِ مصطفیٰ نہ کرنے والا جنت سے بے نصیب

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا اُذْكَرُ فِى مَكَانٍ اِلَّا ذُكِرْتَ مَعِىَ يَا مُحَمَّدُ فَمَنْ ذَكَرَنِىْ وَلَمْ يَذْكُرْكَ فَلَيْسَ لَهٗ فِى الْجَنَّةِ نَصِيْبٌ۔

۔تفسیر درمنثور (سیوطی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 401۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے محبوب صلّی اللہ علیک وسلّم جس جگہ میرا ذکر کیا جائے گا آپ کا بھی میرے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔ پس جس نے مجھے یاد کیا اور آپ کو یاد نہ کیا تو جنت میں اس کیلئے کچھ بھی حصہ نہیں ہوگا۔

﴿60﴾

خدا خود ہے ثناء خوانِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

قَالَ كَعْبٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

قَالَ اللّٰهُ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم:

عَبْدِىَ الْمُتَوَكِّلُ الْمُخْتَارُ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِىُ بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ۔

۔سنن الدارمی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 4۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 360۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 377۔

۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 15۔

۔مشکوٰۃ شریف (بغدادی) صفحہ نمبر 514۔

ترجمہ:۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وہ میرے متوکل اور با اختیار بندے ہیں۔ وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ وہ معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے ہیں

﴿61﴾

نابینا آنکھوں کا نور ذاتِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ :لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَيْسَ بِوَاهِنٍ وَلَا كَسِيْلٍ يَفْتَحُ اَعْيُناً كَانَتْ عُمْيَاءً وَيُسْمِعُ اٰذَاناً كَانَتْ صُمّاً وَيَخْتُنُ قُلُوْباً كَانَتْ غُلْفاً وَيُقِيْمُ سُنَّةً كَانَتْ عَوْجَآءً حَتّٰى يُقَال لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 272۔

ترجمہ:۔ کثیر بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تمہارے پاس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم آئے ہیں جو کہ کمزور نہیں ہیں اور نہ ہی سست ہیں، وہ اندھی آنکھوں کو کھولتے ہیں، بہرے کانوں کو سنوارتے ہیں، بند دلوں کو پردوں سے نکالتے ہیں، اور ٹیڑھا راستہ سیدھا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ (کلمہ) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارا جانے لگے گا۔

﴿62﴾

مشارق ومغارب اور کائنات کے خزانے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم:

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَأَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا۔ وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَازُوِیَ لِیْ مِنْھَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ۔

۔مسلم شریف کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ھلاک ھذہ الامۃ بعضھم ببعض۔
۔سنن ترمذی کتاب الفتن باب ماجآء فی سؤال النبی صلّی اللہ علیہ والہ وسلم ثلاثا فی امتہ۔
۔سنن ابی داؤد کتاب الفتن والملاحم باب ذکر الفتن ودلائلھا۔
۔سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب ما یکون من الفتن۔
۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 315۔
۔صحیح ابن حبان باب ذکر عائشہ حدیث نمبر 7238۔
۔مسند الشہاب (القضاعی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 166۔
۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 328۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 146۔
۔شرح السنۃ باب ظہور طائفۃ من ھذہ الامۃ علٰی من خالفھم ودعاء النبی صلّی اللہ علیہ والہ وسلم۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) نمبر 8879۔
۔مشکوۃ شریف (خطیب بغدادی) صفحہ نمبر نمبر 512۔
۔تفسیر قرطبی سورۃ الانعام آیۃ نمبر 65۔

۔تفسیر ابن کثیر سورۃ النور آیۃ نمبر 55۔

۔تفسیر روح البیان (حقی) سورۃ الاعراف آیۃ نمبر 137۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین لپیٹ دی میں نے زمین کا مشرق اور مغرب دیکھ لیا اور جہاں تک بھی میرے لئے لپیٹ دیا گیا میری امت وہاں تک عنقریب پہنچے گی اور مجھے دو خزانے سرخ (سونا) سفید (چاندی) عطا کر دیئے گئے ہیں۔

﴿63﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا دین اوجِ ثریا تک پہنچانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

اِنَّ اللّٰه تَعَالٰى اِسْتَقْبَلَ بِیَ الشَّامَ وَوَلّٰی ظَهْرِی الْيَمَنِ ـ وَقَالَ لِیْ:

يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ جَعَلْتُ لَكَ مَانَجَاهَكَ غَنِيْمَةً وَرِزْقاً وَمَا خَلْفَ ظَهْرِكَ مَدَداً وَلَايَزَالُ الْاِسْلَامُ يَزِيْدُوَيَنْقُصُ الشِّرْكُ وَاَهْلُهٗ حَتّٰى تَسِيْرُ الْمَرْأَتَانِ لَاتَخْشِيَانِ جُوْرًا۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِیْ حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذَاالدِّيْنُ مَبْلَغَ النَّجْمِ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 145۔

۔مسند شامیین (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 178۔

۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 114۔
۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 378۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 60۔
۔تاریخ ابن نجار جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 119۔
۔جمع الجوامع (سیوطی) جلد نمبر 1 حرف ھمزہ۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 167۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم ارشاد نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ملک شام اور میری پیٹھ پیچھے یمن کر دیا۔اور فرمایا: یا محمد صلّی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کیلئے مالِ غنیمت آپ کے سامنے بطورِ غنیمت رکھ دیا ہے اور آپ کی اعانت آپ کے پیچھے کر دی ہے۔اور اسلام ہمیشہ بڑھتا رہے گا اور شرک اور شرک کرنیوالے کم ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ دو عورتیں چلیں گی و ران کو کسی قسم کے ظلم کا اندیشہ نہیں ہوگا۔اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دن اور رات آتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ دین اوجِ ثریا تک پہنچ جائے گا۔

﴿64﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم ما کان وما یکون

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ۔

۔کتاب الفتن (نعیم بن حماد) صفحہ نمبر 13۔
۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 107۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 278۔
۔تقریب البغیۃ (ہیثمی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 25۔
۔تہذیب ابن عساکر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 7۔
۔المواھب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔
۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 6854۔
۔الجامع الکبیر (سیوطی) حدیث نمبر 2301۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 189,170۔
۔الفتح الکبیر (نبہانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 340۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین بلند کردی پس میں دنیا کو دیکھتا ہوں اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس کو ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں

﴿65﴾

کل عالم کے گواہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ:
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُدْعٰی نُوْحٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ فَیَقُوْلُ:
ھَلْ بَلَّغْتَ؟ فَیَقُوْلُ:
نَعَمْ۔ فَیُقَالُ لِاُمَّتِہٖ ھَلْ بَلَّغَکُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ:
مَا اَتَانَا مِنْ نَذِیْرٍ۔ فَیَقُوْلُ:

مَنْ یَّشْهَدُ لَكَ فَیَقُوْلُ:

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَّاُمَّتُهٗ۔

فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ

وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطاً لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْداً۔

۔صحیح البخاری تفسیر القرآن سورۃ البقرۃ باب قولہ تعالیٰ وکذالک جعلناکم امۃ وسطالتکونوا شھداء۔

۔جامع ترمذی کتاب تفسیر القرآن سورۃ البقرۃ۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب صفۃ امۃ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 32۔

۔عمدۃ القاری شرح بخاری جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 95۔

۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 143۔

۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 143۔

۔تفسیر ابن منذر تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 143۔

۔تفسیر ابن مردویہ تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 143۔

۔تفسیر در منثور (سیوطی) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 143۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن حضرت نوح علیہ سلام کو پکارا جائے گا پس آپ کہیں گے:

اے میرے رب میں حاضر ہوں۔اللہ تعالیٰ اِرشاد فرمائے گا:

کیا آپ نے تبلیغ فرمادی تھی؟

حضرت نوح علیہ سلام کہیں گے: جی ہاں یا اللہ۔
ان کی امت سے کہا جائے گا: کیا انہوں نے تبلیغ فرمادی تھی؟۔
وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرسنانے والا نہیں آیا تھا۔
اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے نوح علیہ سلام آپ کے گواہ کون ہیں؟۔
وہ کہیں گے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اوران کی امت۔
پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کی امت گواہی دے گی (اور وہ گواہی قبول کی جائے گی) کیونکہ:

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

یعنی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تم لوگوں پر گواہ ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطاً لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔

اور اسی طرح ہم نے بنایا تمہیں درمیانی امت تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہوں گے۔

﴿66﴾

جس کا بھی نام محمد ہو عذابِ نار سے محفوظ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعَذِّبُ اَحَدًا تُسَمّٰى بِاِسْمِكَ بِالنَّارِ ۔

۔دیلمی من طریق ابی نعیم جلد نمبر 3۔ صفحہ نمبر 220۔

۔الاتحافات (مدنی) صفحہ نمبر 83۔

۔السیر ۃ الحلبیۃ (نور الدین حلبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 121.

۔طیب الوردۃ شرح قصیدۃ بردۃ صفحہ نمبر 380۔

۔مدارج النبوۃ (شیخ محقق) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 132 (فارسی)۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے آپ کے نام پر نام رکھا اس کو عذاب نہ دوں گا۔

﴿67﴾

جس کا بھی نام محمد یا احمد ہو عذابِ نار سے محفوظ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

يُوْقَفُ عَبْدَانِ اَىْ اِسْمُ اَحَدِهِمَا اَحْمَدٌ وَالْاٰخِرُ مُحَمَّدٌ بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُؤْمَرُ بِهِمَا اِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُوْلَانِ: رَبَّنَا بِمَ اسْتَأْهَلْنَا الْجَنَّةَ وَلَمْ نَعْمَلْ عَمَلًا تُجَازِيْنَا بِهٖ؟۔ يَقُوْلُ لَهُمَا: عَبْدَىْ اُدْخُلَا الْجَنَّةَ۔ فَاِنِّى آلَيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ اَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ مَنْ اِسْمُهٗ مُحَمَّدٌ وَلَا اَحْمَدٌ۔

۔المنار المنیف (ابن قیم) صفحہ نمبر 57۔

۔السیر ۃ الحلبیۃ (نور الدین حلبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 121۔

۔تنزیہہ الشریعہ (الکنانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 172۔

۔الفوائد المجموعہ (شوکانی) صفحہ نمبر 471۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دو بندے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے ان میں سے ایک کا نام احمد ہوگا اور دوسرے کا نام محمد ہوگا۔ ان کو جنت لے جانے کا حکم ہوگا۔ وہ کہیں گے:

اے رب ہمارے لئے جنت کیسے حلال کردی؟ جب کہ ہم نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے ہمارے لئے جنت جائز کردی جاتی۔

اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ میں نے خود پر لازم کردیا ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔

﴿68﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم پر ہدیۂ درود وسلام اور اس کا اجر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی یُرٰی فِیْ وَجْهِهٖ۔ فَقُلْنَا:

اِنَّا لَنَرَی الْبُشْرٰی فِیْ وَجْهِكَ۔ فَقَالَ:

اِنَّهٗ اَتَانِیَ الْمَلَكُ فَقَالَ:

یَامُحَمَّدُ ﷺ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ:

اَمَا یُرْضِیْكَ اَنَّهٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْراً۔

۔سنن النسائی کتاب السھو باب فضل التسلیم علی النبی۔

۔سنن الدارمی کتاب الرقاق باب فی فضل الصلاۃ علی النبی۔

۔مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 30۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 330۔
۔صحیح ابن حبان روایت نمبر 915۔
۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 420۔
۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 212۔
۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 76۔
۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 400 ۔
۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 525۔
۔درۃ الناصحین (عثمان خوبری) صفحہ نمبر 128۔
۔القول البدیع (سخاوی) صفحہ نمبر 116۔
۔جلاء الافہام (ابن قیم) صفحہ نمبر 84۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 249۔

ترجمہ۔ :حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ایک دن حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے کہ مسرت آپ کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ہم نے عرض کیا:

یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم آج تو ہم آپ کے چہرہ مبارکہ کو شادمانی سے معمور دیکھ رہے ہیں۔تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور آ کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا کوئی بھی امتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجوں جو آپ پر ایک مرتبہ سلام عرض کرے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔

﴿69﴾

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجنے والے کی قبر پر انعام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

مَا مِنْ عَبْدٍ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً اِلَّا عَرَجَ بِهَا مَلَكٌ حَتّٰى يَجِيْءَ

بِهَا وِجَاهَ الرَّحْمٰنِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

اِذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى قَبْرِ عَبْدِيْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا وَتَقَرُّ بِهَا عَيْنَهٗ ۔

۔مسند الفردوس کما ہامش جلاء الافہام۔

۔القول البدیع (سخاوی) صفحہ نمبر 124۔

۔جلاء الافہام (ابن قیم) صفحہ نمبر 123۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی بھی غلام جب مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اسے لے کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اسے لے کر (اس بندے کے مرنے کے بعد) اس کی قبر پر جاؤ اور اس کی قبر پر اس کے لئے استغفار کرتے رہو اور اس کے ساتھ اس کی آنکھ ٹھنڈی کرتے رہو۔

﴿70﴾

حضور ﷺ کی برکت غلاموں پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

اَعْطَانِیْ رَبِّیْ فَقَالَ اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْراً۔

۔القول البدیع (سخاوی) صفحہ نمبر 112۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت عطا فرمادی ہے کہ اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت میں سے جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔

﴿71﴾

امتیوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سجدۂ تشکر

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ:

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتْبَعْتُهٗ حَتّٰی دَخَلَ نَخْلًافَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی خِفْتُ اَوْخَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ اللّٰهُ قَدْ تَوَفّٰهُ اَوَقَبَضَهٗ ۔

قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ:

مَالَكَ یَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ۔ قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ:

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لَكَ:

مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 191۔

۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 273۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 222۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 371+ جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 285۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 211۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 56 صفحہ نمبر 72۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 287۔

۔الاحادیث المختارۃ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 3 صفحہ 278۔

۔القول البدیع (سخاوی) صفحہ نمبر 111۔

۔جلاء الافہام (ابن قیم) صفحہ نمبر 93۔

ترجمہ:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہوئے فرمایا حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نکلے تو میں آپ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ آپ ایک کھجور کے درخت کے پاس تشریف لے گئے اور سجدہ فرمایا پس آپ کا سجدہ لمبا ہو گیا۔ (حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں ڈر گیا کہ (خدانخواستہ) سجدہ ہی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض فرمالیا ہے۔ چنانچہ میں آپ کے قریب گیا تو آپ نے سجدہ سے سر اٹھا کر ارشاد فرمایا:

اے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کیا بات ہے؟

میں نے اپنا خدشہ پیش کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آگاہ ہو جائیں میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ آپ سے ارشاد فرماتا ہے:

جوکوئی آپ پر درود بھیجے تو میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جوکوئی آپ پر سلام بھیجے میں اس پر سلام بھیجوں گا۔

﴿72﴾

کلمہ طیبہ کی برکت

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمَرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ:
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:
اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا. كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ:
أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئاً؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِیَ الْحٰفِظُوْنَ؟ يَقُوْلُ:
لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ:
لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ:
بَلٰی اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ. فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ:
اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ:
يَارَبِّ مَاهٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟

فَقَالَ فَاِنَّكَ لَاتُظْلَمُ۔قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِیْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا یَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰہِ شَیْئٌ۔

۔جامع ترمذی کتاب الایمان باب ماجآء فی من یموت وھو یشھد ان لا الٰہ الا اللہ۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب مایرجی من رحمۃ اللہ یوم القیٰمۃ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 213۔

۔نوادرالاصول (حکیم ترمذی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 250۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 6۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔

۔اتحاف السادۃ المتقین (مرتضیٰ زبیدی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 562۔

۔جامع العلوم (ابن رجب) صفحہ نمبر 217۔

۔الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 417۔

۔تفسیر درمنثور (سیوطی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 70۔

۔الجامع الکبیر (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 252۔

۔کنزالعمال (علی متقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 45۔

۔تفسیر فتح القدیر (شوکانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ میری اُمت میں سے ایک شخص کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے لائے گا اور اُس پر اُس کے ننانوے رجسٹر کھولے گا جو کہ تاحدِ نظر پھیلے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

کیا تو اِنکار کرتا ہے کسی ایسی چیز کا کہ اِس میں میرے فرشتوں نے ظلماً کچھ لکھ دیا ہے؟ وہ کہے گا کہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا اِن گناہوں پر تیرے پاس کوئی عذر ہے؟

وہ کہے گا کہ نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

کیوں نہیں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔ پس بے شک آج کے دن تجھ پر ظلم نہیں ہوگا پس ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں لکھا ہوگا:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه وَرَسُوْلُه

پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنے نامۂ اعمال کا وزن پیش کرو تو وہ کہے گا:

یا اللہ میرے اس پرچے کا اُن بڑے رجسٹروں کے مقابلہ میں کیا وزن ہوگا؟۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا پس میزان کے ایک پلڑے میں رجسٹر رکھے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں وہ کاغذ رکھا جائے گا تو پس رجسٹروں والا پلڑا ہلکا ہو کر اُٹھ جائیگا اور یہ کاغذ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالی کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھی وزنی نہیں ہے۔

﴿73﴾

آسمانوں کی زینت نامِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَمَا مَرَرْتُ بِسَمَآءٍ اِلَّا وَجَدْتُ اِسْمِیْ مَكْتُوْباً فِيْهَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

۔مسند البزار جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 162۔

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 60۔

۔الکامل (ابن عدی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 1507۔

۔کشف الاستار (البزار) حدیث نمبر 2482۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 445۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 13۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب آسمانوں کی طرف مجھے معراج کرائی گئی تو میں جس آسمان سے بھی گذرا تو اس میں میں نے لکھا ہوا پایا **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** صلّی اللہ علیہ والہ وسلم۔

﴿74﴾

بیانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور مقامِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ نُوْرَ مُحَمَّدٍ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَالْقَلَمَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَقَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَاِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَسُلَيْمَانَ وَدَاوٗدَ عليهم السلام ۔ وَكُلَّ مَنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَيْثُ يَقُوْلُ:

(وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ)

(وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)

وَقَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْاَنْبِيَآءَ كُلَّهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِاَرْبَعِ

مِائَةِ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ۔ وَخَلَقَ مَعَهُ اثْنَیْ عَشَرَ حِجَابًا: حِجَابُ الْقُدْرَةِ، وَحِجَابُ الْعَظْمَةِ، وَحِجَابُ الْمَنَّةِ، وَحِجَابُ الرَّحْمَةِ، وَحِجَابُ السَّعَادَةِ، وَحِجَابُ الْكَرَامَةِ، وَحِجَابُ الْمَنْزِلَةِ، وَحِجَابُ الْهِدَايَةِ، وَحِجَابُ النُّبُوَّةِ، وَحِجَابُ الرِّفْعَةِ، وَحِجَابُ الْهَيْبَةِ، وَحِجَابُ الشَّفَاعَةِ۔ ثُمَّ حَبَسَ نُوْرَمُحَمَّدٍ فِیْ حِجَابِ الْقُدْرَةِ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَفِیْ حِجَابِ الْعَظْمَةِ اِحْدٰی عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ وَهُوَيَقُوْلُ:

سُبْحَانَ عَالِمِ السِّرِّوَاَخْفٰی۔

وَفِیْ حِجَابِ الْمَنَّةِعَشَرَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ الرَّفِيْعِ الْاَعْلٰی۔

وَفِیْ حِجَابِ الرَّحْمَةِ تِسْعَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ الرَّؤُفِ الْكَبِيْرِ۔

وَفِیْ حِجَابِ السَّعَادَةِ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ مَنْ هُوَدَائِمٌ لَا يَسْهُوْ۔

فِیْ حِجَابِ الْكَرَامَةِ سَبْعَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ غَنِیٌّ لَا يَفْتَقِرُ۔

وَفِیْ حِجَابِ الْمَنْزِلَةِ سِتَّةَ اٰلَافِ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ الْعَلِيْمِ الْحَلِيْمِ۔

وَفِيْ حِجَابِ الْهِدَايَةِ خَمْسَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

وَفِيْ حِجَابِ النُّبُوَّةِ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۔

وَفِيْ حِجَابِ الرِّفْعَةِ ثَلَاثَةِ اٰلَافِ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ۔

وَفِيْ حِجَابِ الْهَيْبَةِ اَلْفَیْ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

وَفِيْ حِجَابِ الشَّفَاعَةِ اَلْفَ سَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ۔

ثُمَّ اَظْهَرَ اِسْمَهٗ عَلَى اللَّوْحِ وَكَانَ اللَّوْحُ مُنَوَّراً اَرْبَعَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ ۔ ثُمَّ اَظْهَرَهٗ عَلَى الْعَرْشِ اَیْ لِيُعْرِفَه الْعَرْشَ ۔ فَكَانَ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ مُثْبِتاً سَبْعَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ اِلٰى اَنْ وَضَعَهُ اللّٰهُ فِيْ صُلْبِ آدَمَ عليه السلام۔ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَقَلَهٗ مِنْ صُلْبِ نُوْحٍ۔ ثُمَّ مِنْ صُلْبٍ اِلٰى صُلْبٍ حَتّٰى اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْ صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ۔

۔شرف المصطفیٰ (ابوالسعید) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 307۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمینوں، عرش، کرسی، قلم، جنت اور دوزخ سے پہلے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کا نور پیدا فرمایا اور حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحٰق، حضرت یعقوب، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت سلیمان اور حضرت داوٗد علیہم السلام سے قبل نور مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم پیدا فرمایا۔ اور جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

(وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ)

(وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)

اور تمام انبیائے کرام کی تخلیق سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال پہلے نور مصطفیٰ بنایا اور حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بارہ حجابات بھی پیدا فرمائے۔ حجاب قدرت، حجاب عظمت، حجاب مَنّت، حجاب رحمت، حجاب سعادت، حجاب کرامت، حجاب منزلت، حجاب ہدایت، حجاب نبوت، حجاب رفعت، حجاب ہیبت اور حجاب شفاعت پیدا فرمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نورِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو حجاب قدرت میں بارہ ہزار سال تک رکھا آپ کا نور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھتا رہا۔

پھر حجاب عظمت میں گیارہ ہزار سال رہا تو وہاں سُبْحَانَ عَالِمِ السِّرِّ وَاَخْفٰى پڑھتا رہا۔

پھر آپ کا نور حجاب مَنّت میں دس ہزار سال رہا تو وہاں سُبْحَانَ الرَّفِيْعِ الْاَعْلٰى پڑھتا رہا۔

پھر آپ کا نور حجاب رحمت میں نو ہزار سال رہا تو سُبْحَانَ الرَّؤُفِ الْكَبِيْرِ پڑھتا رہا۔

پھر آپ کا نور حجاب سعادت میں آٹھ ہزار سال رہا تو وہاں سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمٌ

لَا يَسْهُوْ پڑھتا رہا۔

پھر آپ کا نور حجاب کرامت میں سات ہزار سال رہا تو وہاں پر سُبْحَانَ مَنْ هُوَ غَنِیٌّ لَا يَفْتَقِرُ پڑھتا رہا۔

پھر آپ کا نور حجاب منزلت میں چھ ہزار سال رہا اور سُبْحَانَ الْعَلِيْمِ الْحَلِيْمِ پڑھتا رہا۔

پھر حجاب ہدایت میں پانچ ہزار سال رہا تو وہ سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پڑھتا رہا۔

پھر حجاب نبوت میں چار ہزار سال رہا اور سُبْحَانَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ پڑھتا رہا۔

پھر حجاب رفعت میں تین ہزار سال رہا اور سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ پڑھتا رہا۔

پھر حجاب ہدایت میں دو ہزار سال رہا اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھتا رہا۔

پھر حجاب شفاعت میں ایک ہزار سال رہا تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھتا رہا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام مبارک لوح محفوظ پر ظاہر فرمایا تو اس کی برکت سے لوح محفوظ روشن و منور ہو گئی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عرش پر ظاہر فرمایا تا کہ عرش اسے اچھی طرح پہچان لے۔ آپ کا نام ساق عرش پر سات ہزار سال تک ثبت رہا۔

پھر وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں منتقل کیا پھر ایک پشت سے دوسری

پشت میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کی پشت سے ظاہر فرمادیا۔

﴿75﴾

اُنس لوگوں کی بجائے نامِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم سے

لِمَنْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ يَمُوْتُ وَحْدَهٗ يَدْخُلُ الْقَبْرَوَحْدَهٗ وَيُحَاسَبُ وَحْدَهٗ كَيْفَ يَسْتَأْنِسُ بِالنَّاسِ لَااِلٰهَ اِلَّااَنَاحَقّاً۔وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ۔

۔المواعظ فی الاحادیث القدسیۃ (امام غزالی) صفحہ نمبر 87۔

ترجمہ:۔ اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

جو شخص جانتا ہے کہ بے شک وہ تنہا مرے گا، تنہا قبر میں داخل ہوگا، تنہا حساب دے گا، ایسا شخص لوگوں سے کیسے اُنس حاصل کرسکتا ہے میرے سوا حقیقتاً کوئی معبود نہیں۔ اور بیشک حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔

﴿76﴾

جو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا نہیں خدا اس کا نہیں

يَقُوْلُ اللّٰهُ:

شَهِدْتُ نَفْسِىْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِىْ لَا شَرِيْكَ لِىْ۔ مُحَمَّدٌ عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ۔ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِىْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِىْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نِعْمَائِىْ وَلَمْ يَقْنَعْ بِعَطَائِىْ فَلْيَعْبُدْ رَبّاً سَوَائِىْ۔

۔المواعظ فی الاحادیث القدسیہ (امام غزالی) صفحہ نمبر 87۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں اپنی ذات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں صرف اکیلا ہی معبود ہوں میرا کوئی شریک نہیں ہے۔اور محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔ جو کوئی میرے فیصلہ پر راضی نہ ہوا میری آزمائش پر صبر مند نہ ہوا، میری نعمتوں پر شکر گزار نہ ہوا، اور میری عطاء پر قناعت پسند نہ ہوا تو وہ میرے سوا کسی اور رب کی عبادت کر لے۔

﴿77﴾

امت کی بخشش حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجِبْرِيْلَ عِنْدَ مَوْتِهٖ:

مَنْ لِاُمَّتِيْ بَعْدِيْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ سَلَامٌ اَنْ بَشِّرْ حَبِيْبِيْ اَنِّيْ لَا اَخْذُلُهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَبَشِّرْهُ بِاَنَّهٗ اَسْرَعَ النَّاسُ خُرُوْجًا مِنَ الْاَرْضِ اِذَا بُعِثُوْا وَسَيِّدُهُمْ اِذَا جُمِعُوْا۔ وَاِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتُهٗ۔ فَقَالَ الْاٰنَ قَرَّتْ عَيْنِيْ۔

۔تخریج احادیث احیاء علوم الدین (عراقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 454 حدیث نمبر 4372۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اپنے وصال کے وقت فرمایا:

میرے بعد میری امت کیلئے کون ہوگا؟

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ سلام کی طرف وحی کی کہ میرے حبیب صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو خوشخبری دے دو:

بے شک میں ان کو ان کی امت کے بارے میں رسوا نہ کروں گا، اور ان کو خوشخبری دے دو کہ بے شک جب لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو وہ دوسرے لوگوں سے جلدی زمین سے نکلیں گے اور جب لوگ جمع ہوں گے تو وہ ان کے سردار ہوں گے اور آپ کی امت کے داخل ہونے تک دوسری امتوں پر جنت حرام ہے۔ پس حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہا اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں۔

﴿78﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے طویل سجدہ کی بھی امت کو برکت

حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ یَقُوْلُ:

غَابَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمًا فَلَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ لَنْ یَخْرُجَ فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً فَظَنَنَّا اَنَّ نَفْسَهٗ قَدْ قُبِضَتْ مِنْهَا فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ:

اِنَّ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَاذَا اَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ:

مَا شِئْتَ اَیْ رَبِّ هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ فَاسْتَشَارَنِی الثَّانِیَةَ فَقُلْتُ لَهٗ كَذَالِكَ فَقَالَ:

لَا اُحْزِنُكَ فِیْ اُمَّتِكَ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وَبَشَّرَنِیْ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَیْسَ عَلَیْهِمْ حِسَابٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ:

اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِهٖ:
اَوَ مُعْطِیَّ رَبِّی سُؤْلِیْ فَقَالَ:
مَا اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ اِلَّا لِیُعْطِیَكَ وَلَقَدْ اَعْطَانِیْ رَبِّی عَزَّوَجَلَّ وَلَا فَخْرَ ۔ وَغَفَرَ لِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِیْ وَمَا تَأَخَّرَ وَاَنَا اَمْشِیْ حَیًّا صَحِیْحًا وَاَعْطَانِی اَنْ لَا تَجُوْعَ اُمَّتِی وَلَا تُغْلَبَ وَاَعْطَانِی الْكَوْثَرَ فَهُوَنَهْرٌ مِنَ الْجَنَّةِ یَسِیْلُ فِیْ حَوْضِیْ وَاَعْطَانِیْ الْعِزَّ وَالنَّصْرَ وَالرُّعْبَ یَسْعٰی بَیْنَ یَدَیْ اُمَّتِی شَهْرًا وَاَعْطَانِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ الْاَنْبِیَآءِ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَطَیَّبَ لِیْ وَلِاُمَّتِی الْغَنِیْمَةَ وَاَحَلَّ لَنَا كَثِیْرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلٰی مَنْ قَبْلَنَا وَلَمْ یَجْعَلْ عَلَیْنَا مِنْ حَرَجٍ ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 393۔
۔ابن عساکر کما ذکر علی المتقی فی کنز العمال۔
۔غایۃ المقصد فی زوائد المسند (ہیثمی) کتاب المناقب باب فی فضل الامۃ۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 203۔

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم سے جدا رہے پس آپ (گھر سے) باہر تشریف نہ لائے۔جب آپ تشریف لائے تو آپ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کی روح مبارک قبض ہوگئی۔پس جب آپ نے سر مبارک سجدہ سے اٹھایا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے پروردگار نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا کہ میں

ان سے کیا سلوک کروں؟ میں نے عرض کیا:

آپ جو پسند فرمائیں ان سے سلوک کریں، آپ ان کے پروردگار ہیں۔ وہ آپ کی مخلوق اور آپ کے بندے ہیں۔ پس مجھ سے دوسری مرتبہ مشورہ طلب کیا میں نے ایسا ہی کہا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں غمزدہ نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوشخبری دی کہ قیامت کے دن میری امت میں سے سب سے پہلے جنتُ میں ستر ہزار لوگ داخل ہوں گے اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید داخل ہوں گے جن پر کوئی حساب نہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے پیغام بھیجے گا:

دعا کریں قبول کی جائے گی اور مانگیں دیا جائے گا۔

میں اپنے پاس آنے والے فرشتے سے کہوں گا:

میں جو مانگوں گا کیا میرا رب وہ مجھے دے گا؟۔

وہ کہے گا: مجھے آپ کی طرف صرف اس لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ جو کچھ طلب فرمائیں وہ آپ کو پیش کر دیا جائے۔ اور مجھے میرا رب دے گا اور میں اس بات پر فخر نہیں کرتا۔ اور میرے سبب میرے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور میں زندہ جاوید صحیح حالت میں چلوں گا اور مجھے یہ بھی شان دی گئی ہے کہ میری امت پر بھوک کا عذاب نہ ہوگا۔ اور نہ ہی میری امت کسی سے مغلوب ہوگی۔ اور مجھے کوثر دی گئی ہے۔ پس وہ جنت کی نہر ہے جو میرے حوض میں آتی ہے اور مجھے عزت، نصرت و رعب عطا کیا گیا ہے اور میرا رعب ایک مہینہ تک میرے آگے ہوتا ہے۔ مجھے یہ بھی عطا کیا گیا ہے کہ میں جنت میں تمام انبیائے کرام سے قبل داخل ہوں گا۔ اور مالِ غنیمت میری امت کے لئے حلال ہے۔ اور ہم سے پہلے لوگوں پر کئی معاملات میں پابندیاں تھیں جبکہ ہمارے لئے وہ ختم کر دی

گئیں ہیں اور ہم پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا گیا۔

﴿79﴾

حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ایک اور طویل سجدہ کی بھی امت کو برکت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

جَآءَنِیْ جِبرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِھٰذَا الْمَوْضَعِ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰـہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَکَ مَا تُحِبُّ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِکَ ؟۔قُلْتُ:

اَللّٰہُ اَعْلَمُ ۔فَذَھَبَ ثُمَّ جَآءَ اِلَیَّ اَنَّہٗ یَقُوْلُ لَکَ:

لَا اَسُؤُوْکَ فِی اُمَّتِکَ ۔فَسَجَدْتُ ۔فَاَفْضَلُ مَا تَقَرَّبَ بِہٖ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ السُّجُوْدُ۔

۔المعجم الصغیر (طبرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 117۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جبرائیل علیہ سلام اس جگہ پر آئے اور کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور آپ سے فرمایا ہے:

آپ اپنی امت کے بارے میں کیا چاہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔پس جبریل علیہ السلام واپس گئے اور پھر آ گئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

آپ کی امت کے بارے میں ہم آپ کو کوئی تکلیف نہ دیں گے پس میں نے سجدہ کیا۔ پس افضل چیز جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے وہ سجدے ہیں۔

﴿80﴾

امت کے ساتھ کیساتھ حسن سلوک نا کہ رسوائی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

اِنِّی صَلَّیْتُ مَا کَتَبَ لِیْ رَبِّیْ فَقَالَ:

یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَفْعَلُ بِاُمَّتِكَ ؟قُلْتُ:

رَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ فَاَعَادَهَا عَلَیَّ ثَلَاثاً اَوْ اَرْبَعاً۔

فَقَالَ لِیْ فِیْ آخِرِهَا مَا اَفْعَلُ بِاُمَّتِكَ ؟

قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ یَارَبِّ۔

قَالَ :اِنِّی اَنْ لَا اُخْزِیَكَ فِیْ اُمَّتِكَ فَسَجَدْتُ لِرَبِّیْ۔وَرَبُّكَ شَاکِرٌ یُّحِبُّ الشَّاکِرِیْنَ۔

۔مسند شامیین (طبرانی) حدیث نمبر 1032۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 102۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 288۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ بے شک جو میرے رب نے میرے لئے مقرر کی میں نے وہ نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟

میں نے کہا: میرے رب تو بہتر جانتا ہے
پس تین یا چار مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ پس آخر کار اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟
مین نے عرض کیا کہ اے میرے رب تو بہتر جانتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں رسوانہ کروں گا۔ پس مین نے اپنے رب کو سجدہ کیا اور تیرا رب شکر کا قدر دان ہے اور شکر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

﴿81﴾

شبِ معراج اور غمِ امت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ قَرَّبَنِیْ رَبِّیْ تَعَالٰی حَتّٰی کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ کَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی لَا بَلْ اَدْنٰی۔قَالَ:
یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ:
لَبَّیْكَ یَارَبِّ قَالَ:
هَلْ غَمُّكَ اَنْ جَعَلْتُكَ آخِرَالنَّبِیّنَ ؟
قُلْتُ :یَارَبِّ لَا۔
قَالَ:حَبِیْبِیْ هَلْ غَمُّ اُمَّتِكَ اَنْ جَعَلْتُهُمْ آخِرَالْاُمَمِ ؟
قُلْتُ: یَارَبِّ لَا قَالَ:

اَبْلِغْ اُمَّتَكَ عَنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنِّیْ جَعَلْتُهُمْ آخِرَالْاُمَمِ لِاَفْضَحَ الْاُمَمَ عِنْدَهُمْ وَلَا اَفْضَحَهُمْ عِنْدَ الْاُمَمِ۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلدنمبر 5 صفحہ نمبر 337۔

۔فردوس الاخبار (دیلمی) جلدنمبر 3 صفحہ نمبر 479۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلدنمبر 3 صفحہ نمبر 516۔

۔کنزالعمال (علی متقی) جلدنمبر 11 صفحہ نمبر 203۔

۔تفسیر درمنثور (سیوطی) جلدنمبر 4 صفحہ نمبر 158۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے قریب کیا یہاں تک کہ میرے اور رب کے درمیان قُرب قاب قوسین کی طرح ہو گیا یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ نہیں بلکہ اور زیادہ قریب۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے میرے حبیب، اے محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم۔

میں نے عرض کیا: اے میرے رب میں حاضر ہوں۔

فرمایا: کیا آپ کو یہ غم ہے کہ آپ کو تمام انبیاء کے آخر میں بھیجا گیا ہے؟۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کو غم ہے کہ آپ کی امت کو سب امتوں کے آخر میں رکھا گیا ہے؟۔

میں نے عرض کیا کہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی امت کو میری طرف

سے سلام پہنچا دو اور انہیں خبر دے دو بے شک میں نے ان کو آخری امت بنایا تا کہ دوسری امتوں کے گناہ تو ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں لیکن ان کے گناہ دوسری امتوں کے سامنے ظاہر نہ ہوں۔

﴿82﴾

امت کے گناہ پردے میں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

سَـأَلْـتُ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَجْعَلَ اُمَّتِىْ اِلَيَّ لِئَلَّا تَفْتَضِحَ اُمَّتِى عِنْدَ الْاُمَمِ ۔

فَـاَوْحَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا اُحَاسِبُهُمْ۔ وَاِنْ كَانَ شَيْءٌ سَتَرْتُهٗ عَلَيْكَ لَا يَفْتَضِحُ بِهٖ عَبْدِىْ ۔

۔مسند الفردوس (دیلمی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 441 حدیث نمبر 3228۔

۔فیض القدیر (مناوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 76۔

۔تنزیہہ الشریعہ (الکنانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 336، صفحہ نمبر 400۔

۔الجامع الصغیر (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 951۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میری امت کا حساب میرے سپرد فرما دے تا کہ میری امت دوسری امتوں کے سامنے ذلیل و رسوا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں ان سے حساب لوں گا اور اگر کوئی معاملہ سخت ہوا تو آپ سے بھی چھپا دوں گا تا کہ میرے بندے رسوا نہ ہوں۔

﴿83﴾

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کے متعلق رضا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ
النَّبِیَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ أَیْ رَبِّ
(اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْراً مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ)
وَقَالَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ أَیْ
(اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ)
فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی۔
فَقَالَ اللّٰہُ یَا جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ
وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَایُبْکِیْكَ ؟۔
فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ سَلَامٌ فَسَأَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ
اللّٰہِ ﷺ بِمَا قَالَ وَھُوَ اَعْلَمُ۔
فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ سَلَامٌ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ
ﷺ فَقُلْ:
اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْئُكَ۔

صحیح مسلم کتاب الایمان باب دعاء النبی ﷺ لامتہ وبکاءہ شفقۃ علیہم۔

۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 508۔
۔تخریج احادیث احیاء العلوم (عراقی) جلد نمبر 4 حدیث نمبر 4481۔
۔تفسیر قرطبی تحت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔
۔تفسیر بغوی تحت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔
۔تفسیر در منثور (سیوطی) تحت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔
۔تفسیر خازن تحت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔
۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ سلام سے متعلق آیت پڑھی:

اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْراً مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ

یااللہ انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے جس نے میری پیروی کی وہی مجھ سے ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ سلام والی آیت پڑھی:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

یااللہ اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اگر انہیں معاف فرمادے تو بیشک تو ہی غالب ہے حکمت والا ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہاتھ اٹھادیئے اور **اَللّٰهُمَّ اُمَّتِى اُمَّتِى** کہہ کر رونے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ سلام سے کہا کہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے۔ ان سے جا کر پوچھو کہ آپ کیوں روتے ہیں؟۔

جبریل علیہ سلام آپ کے پاس آئے۔ استفسار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

زیادہ جانتا ہے۔ تو پھر اللہ نے جبریل علیہ سلام سے کہا کہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جا کر کہو:

آپکی امت کے بارے میں ہم آپ کو خوش کر دیں گے اور آپکو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

﴿84﴾

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کے لئے دو دعائیں قبول ہو چکیں تیسری دعا کا انتظار

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سوالات کی مجھے اجازت دی تو میں نے دو دفعہ کہا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ فِیْهِ الْخَلْقُ حَتّٰی اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

۔صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن باب بیان ان القرآن علی سبعۃ احرف۔

۔مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 129,127۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 323۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر صفحہ نمبر۔

۔نوادر الاصول (حکیم ترمذی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 273۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 383۔

۔تفسیر ابن جریر مقدمہ۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الاسراء آیت نمبر 78۔

۔تفسیر قرطبی مقدمہ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میری امت کی مغفرت فرمادے میری امت کی مغفرت فرما دے تیسری دعا میں نے اس دن کیلئے مؤخر کردی ہے جس دن تمام مخلوق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔

﴿85﴾

اللہ تعالیٰ سے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز و نیاز

فَكَلَّمَهُ رَبُّهُ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَهُ:

سَلْ قَالَ:

اِنَّكَ اِتَّخَذْتَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيْلًا وَاَعْطَيْتَهُ مُلْكاً عَظِيْماً۔ وَكَلَّمْتَ مُوْسٰى تَكْلِيْماً۔ وَاَعْطَيْتَ دَاوٗدَ مُلْكاً عَظِيْماً وَاَلَنْتَ لَهُ الْحَدِيْدَ وَسَخَّرْتَ لَهُ الْجِبَالَ وَاَعْطَيْتَ سُلَيْمَانَ مُلْكاً عَظِيْماً وَسَخَّرْتَ لَهُ الْجِبَالَ وَالْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَسَخَّرْتَ لَهُ الشَّيَاطِيْنَ وَالرِّيَاحَ وَاَعْطَيْتَهُ مُلْكاً عَظِيْماً لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ، وَعَلَّمْتَ عِيْسَى التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ۔ وَيُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُحْيِ الْمَوْتٰى بِاَنَّ ذٰلِكَ وَاَعَذْتَهُ وَاُمَّهُ مِنَ الشَّيَاطِيْنَ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِمَا سَبِيْلٌ۔

فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ:

قَدْ اِتَّخَذْتُكَ خَلِيْلًا، قَالَ وَهُوَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ وَ اَرْسَلْتُكَ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً بَشِيْرًا وَنَذِيْراً وَشَرَحْتُ لَكَ صَدْرَكَ۔ وَوَضَعْتُ عَنْكَ وِزْرَكَ۔ وَرَفَعْتُ لَكَ ذِكْرَكَ فَلَا اُذْكَرُ

اِلَّاذُکِرْتَ مَعِیْ یَعْنِیْ بِذٰلِکَ الْاَذَانُ وَجَعَلْتُ اُمَّتَکَ خَیْرَاُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ وَجَعَلْتُ مِنْ اُمَّتِکَ اُمَّۃً وَّسَطًا وَجَعَلْتُ اُمَّتَکَ ھُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَھُمُ الْاٰخِرُوْنَ۔ وَجَعَلْتُ مِنْ اُمَّتِکَ اَقْوَامًا قُلُوْبُھُمْ اَنَاجِیْلُھُمْ وَجَعَلْتُ اُمَّتَکَ لَاتَجُوْزُعَلَیْھِمْ خُطْبَۃٌ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنَّکَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ وَجَعَلْتُکَ اَوَّلَ النَّبِیّٖنَ خَلْقًاوَّاٰخِرَھُمْ مَبْعَثًاوَّاٰتَیْتُکَ سَبْعًامِنَ الْمَثَانِیْ لَمْ اُعْطِھَا نَبِیًّا قَبْلَکَ۔ وَاَعْطَیْتُکَ خَوَاتِیْمَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ مِنْ کَنْزِتَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ اُعْطِھَا نَبِیًّا قَبْلَکَ وَجَعَلْتُکَ فَاتِحًا وَّخَاتَمًا۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلدنمبر2 صفحہ نمبر63۔
۔المستدرک (حاکم) جلدنمبر2 صفحہ نمبر526۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلدنمبر1 صفحہ نمبر67۔
۔کتاب الشفاء (قاضی عیاض) جلدنمبر1 صفحہ نمبر101۔
۔کشف الاستار (ہیثمی) جلدنمبر1 صفحہ نمبر38۔
۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلدنمبر1 صفحہ نمبر288۔
۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلدنمبر2 صفحہ نمبر387، صفحہ 502۔
۔کنزالعمال (علی متقی) جلدنمبر11 صفحہ نمبر206۔
۔تفسیرابن ابی حاتم تحت ورفعنا لک ذکرک۔
۔تفسیر درِّ منثور (سیوطی) جلدنمبر6 صفحہ نمبر362۔
۔فتاویٰ رضویہ (اعلیٰ حضرتؒ) جلدنمبر30 صفحہ نمبر188۔

ترجمہ:۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا تو اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا کہ کچھ پوچھئے:

آپ نے عرض کیا:

یا اللہ بیشک آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور ان کو بہت بڑا ملک عطا کیا۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ اور آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو بہت بڑا ملک دیا۔ ان کیلئے تو نے لوہا نرم کیا۔ ان کیلئے پہاڑ مسخر کر دیئے۔ آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بہت عظیم ملک دیا ان کیلئے پہاڑ انسان اور جن فرمانبردار کئے۔ شیاطین اور ہوائیں ان کے تابع کر دیں۔ اور بہت بڑی حکومت عطا کی۔ ایسی حکومت کہ ان کے بعد کسی کو بھی ویسی حکومت عطا نہیں کی۔ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تورات اور انجیل سکھا دی ان کو نابیناؤں اور کوڑھوں کو شفایاب کرنے والا اور اپنے حکم سے مردوں کو زندہ کرنے والا بنا دیا۔ ان کو اور ان کی ماں کو شیطانوں سے پناہ دی اور شیطان کو ان پر کوئی راستہ نہیں دیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ میں نے آپ کو خلیل بنایا۔ اور یہ تورات میں خلیل الرحمٰن لکھا ہے۔ آپ کو تمام لوگوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا آپ کا سینہ کھول دیا۔ آپ سے بوجھ ہٹا دیا۔ آپ کا ذکر آپ کیلئے بلند کر دیا۔ پس میں ذکر نہ کیا جاؤں گا مگر آپ بھی میرے ساتھ ذکر کئے جائیں گے۔ جس طرح کہ اذان میں بھی ہے۔ میں نے آپ کی امت کو بہترین امت بنا دیا جو لوگوں کو گمراہی سے نکالتی ہے۔ میں نے آپ کی امت کو درمیانی امت بنایا اور آپ کی امت کو سب امتوں سے اول و آخر بنایا۔ آپ کی امت کے بعض لوگوں کے دلوں کو اناجیل (حافظ قرآن) بنایا۔ اور آپ کی امت پر آپ کے متعلق میرے بندہ اور میرے رسول کی گواہی دیئے بغیر خطبہ پڑھنا نا جائز قرار دیا اور آپ کو تخلیق کے اعتبار سے سب انبیاء سے اول اور بعثت کے اعتبار سے

سب سے آخر بنایا آپ کو سورۃ فاتحہ عطا کی جو کہ اس پہلے کسی نبی کو بھی عطا نہیں کی۔ اور آپ کو سورۃ بقرہ کی آخری آیات ایسی عطا کیں ہیں جو کہ عرش کے نیچے خزانہ سے ہیں اور آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو عطا نہیں کیں اور آپ کو نبوت کا دروازہ کھولنے اور بند کرنے والا بنا دیا۔

﴿86﴾

صحابۂ کرام اور تصورِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

فَقَدَ النَّبِیَّ ﷺ لَیْلَةً اَصْحَابُهُ وَكَانُوْا اِذَا نَزَلُوْا اَنْزَلُوْهُ اَوْسَطَهُمْ فَفَزِعُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِخْتَارَ لَهُ اَصْحَاباً غَیْرَهُمْ فَاِذَا هُمْ بِخَیَالِ النَّبِیِّ ﷺ فَكَبَّرُوْا حِیْنَ رَاَوْهُ. قَالُوْا:

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَشْفَقْنَا اَنْ یَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِخْتَارَ لَكَ اَصْحَاباً غَیْرَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

لَا بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. اِنَّ اللّٰهَ اَیْقَظَنِیْ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ ﷺ:

اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ نَبِیًّا وَلَا رَسُوْلًا اِلَّا وَقَدْ سَاَلَنِیْ مَسْاَلَةً اَعْطَیْتُهَا اِیَّاهُ. فَاسْئَلْ یَامُحَمَّدُ ﷺ تُعْطَ، فَقُلْتُ مَسْاَلَتِیْ شَفَاعَةٌ لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ اَقُوْلُ:

يَارَبِّ شَفَاعَتِي الَّتِي اِخْتَبَأْتُ عِنْدَكَ.
فَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نَعَمْ. فَيُخْرِجُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَقِيَّةَ أُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ فَيَنْبِذُهُمْ فِي الْجَنَّةِ.

۔مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 326۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 368۔

۔المسند الجامع (ابوالمعاطی) جلد نمبر 4 حدیث نمبر 5613۔

ترجمہ:۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

ایک رات حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو گم پایا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ یہ تھا جب اترے تو حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے درمیان میں اتارا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان ہو گئے اور سوچنے لگے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہمارے علاوہ کوئی اور اصحاب منتخب فرمالئے ہیں۔ وہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کے تصورات میں تھے کہ اسی وقت حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئے تو انہوں نے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھتے ہی نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اور پھر شکوہ کناں ہو کر عرض کرنے لگے:

یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ہم تو ڈر گئے تھے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے ہمارے علاوہ کوئی اور اصحاب منتخب فرمالئے ہیں۔ تو حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ تم ہی دنیا و آخرت میں میرے صحابہ ہو۔ اصل معاملہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رات کو بیدار فرمایا اور ارشاد فرمایا:

اے محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم میں نے جو بھی نبی اور رسول بھیجا ہے اسے ایک خصوصی سوال کا حق دیا ہے جو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں۔ آپ بھی سوال کریں آپ کو بھی

دیا جائے گا۔آپ فرماتے ہیں:

میں نے عرض کیا کہ یااللہ میرا سوال میری امت کیلئے قیامت کے دن شفاعت ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلّی اللہ علیک وا لک وسلم شفاعت کیسے ہوگی؟۔

آپ نے ارشاد فرمایا: میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب میری شفاعت تیرے پاس باقی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ ہاں۔

چنانچہ میرے عرض کرنے پر میری امت میں سے جو لوگ جہنم میں باقی ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمادے گا۔

﴿87﴾

انبیائے کرام علیہم السلام کی حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایک اپیل

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ:

حَدَّثَنِی نَبِیُّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنِّیْ لَقَآئِمٌ اَنْتَظِرُ اُمَّتِی تَعْبُرُ عَلَی الصِّرَاطِ۔ اِذْجَآءَ نِیْ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ:

ھٰذِہِ الْاَنْبِیَآءُ قَدْ جَآءَ تْکَ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم یَشْتَکُوْنَ اَوْ قَالَ یَجْتَمِعُوْنَ اِلَیْکَ وَیَدْعُوْنَ اللّٰہ اَنْ یُفَرِّقَ جَمْعَ الْاُمَمِ اِلٰی حَیْثُ یَشَآءُ اللّٰہِ لِغَمِّ مَا ھُمْ فِیْہِ ۔وَالْخَلْقُ مُلْجَمُوْنَ فِی الْعَرَقِ۔ فَاَمَّا

الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزَّكْمَةِ۔وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ ۔

قَالَ: قَالَ: عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْتَظِرْ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ ۔

قَالَ: فَذَهَبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى قَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَقِيَ مَالَمْ يَلْقَ مَلَكٌ مُصْطَفًى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ ۔فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔ اَنْ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْ لَهُ:

اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَ،وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، قَالَ:

فَشُفِّعْتُ فِيْ اُمَّتِيْ اَنْ اُخْرِجَ مِنْ كُلِّ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا وَّاحِدًا ۔ قَالَ:

فَمَا زِلْتُ اَتَرَدَّدُ عَلٰى رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَلَا اَقُوْمُ مَقَامًا اِلَّا شُفِّعْتُ،حَتّٰى اَعْطَانِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَالِكَ اَنْ قَالَ:

يَا مُحَمَّدُ ﷺ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۔مَنْ شَهِدَ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَوْمًا وَّاحِدًا مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلٰى ذَالِكَ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 178۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 374۔

۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 3 صفحہ 454۔

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا:

مجھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں پل صراط پر اپنے امتیوں کے انتظار میں ہوں گا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ سلام میرے پاس آئیں گے۔پس وہ کہیں گے کہ یہ انبیائے کرام آپ کے پاس آئے ہیں اور

اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ تمام لوگوں کو جدھر چاہے ادھر بھیج دے اس اذیت کی بناء پر جو اِن پر ہے۔ اس حال میں کہ مخلوق پسینے میں غلطاں ہے۔ مومن کیلئے تو پسینہ زکام کی طرح ہے۔ جبکہ کافر کو تو موت جیسی سختی نے ڈھانپ رکھا ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ سلام سے کہیں گے:

میری واپسی کا انتظار کرو۔ پس حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم عرش کے نیچے جا کر کھڑے ہو جائیں گے۔ پس آپ کا وہ مرتبہ ہوگا جو کسی نے نہ پایا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جبریل علیہ سلام سے فرمائے گا:

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم سے جا کر عرض کرو کہ اپنا سر اٹھائیں، جو مانگیں گے وہ ملے گا، جو شفاعت کریں گے قبول کی جائے گی۔

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ میری امت کے بارے میں مجھے اذن شفاعت دے گا کہ ہر ننانوے میں سے ایک آدمی نکال دوں آپ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اصرار کرتا رہوں گا اور اپنی جگہ سے نہیں ہٹوں گا یہاں تک کہ آپ کو اِذن شفاعت ملے گا اور اللہ تعالیٰ آپ سے ارشاد فرمائے گا:

یا محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی امت میں سے جس نے ایک دن بھی خلوص سے کلمہ پڑھا اور وہ اسی پر مر گیا تو آپ اس کو بھی جنت میں داخل کر لیں۔

﴿88﴾

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلاموں کے چہرے چاند سے مکھڑے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

سَأَلْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَوَعَدَنِیْ اَنْ یُدْخِلَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفاً الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ۔ فَاسْتَزَدْتُ فَزَادَنِیْ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعِیْنَ اَلْفاً۔ فَقُلْتُ اَیْ رَبِّ اِنْ لَمْ یَکُنْ ھٰؤُلَآءِ مُھَاجِرِیْ اُمَّتِیْ قَالَ اِذَنْ اُکْمِلُھُمْ لَکَ مِنَ الْاَعْرَابِ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 359۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 404۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے میں نے مانگا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کرلیا کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو چودہویں رات کے چاند جیسی صورت میں جنت میں داخل کرے گا میں نے تعداد زیادہ کرنے کیلئے عرض کیا:

اللہ تعالیٰ نے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور بڑھا دیئے میں نے عرض کیا کہ اگر مہاجرین اتنی تعداد میں نہ ہوئے تو کیا ہوگا؟۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا آپ کے بدوی غلاموں سے یہ تعداد پوری کردوں گا۔

﴿89﴾

اللہ تعالیٰ کا کرم بھی حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم:

تُوْضَعُ لِلْاَنْبِیَآءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَھَبٍ یَجْلِسُوْنَ عَلَیْھَا وَیَبْقٰی مِنْبَرِیْ لَا اَجْلِسُ عَلَیْہِ قَآئِمٌ بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ مُنْتَصِبًا

بِأُمَّتِيْ مَخَافَةَ اَنْ يُبْعَثَ بِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَتَبْقَى اُمَّتِيْ بَعْدِيْ فَأَقُوْلُ:
يَارَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى:
يَامُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم مَا تُرِيْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِأُمَّتِكَ؟۔
فَأَقُوْلُ يَارَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ فَيُدْعٰى بِهِمْ فَيُحَاسَبُوْنَ ،فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى صلی اللہ علیہ وسلم وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِيْ فَلَا اَزَالُ اَشْفَعُ حَتّٰى اُعْطٰى صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ اُمِرَبِهِمْ اِلَى النَّارِ حَتّٰى اِنَّ خَازِنَ النَّارِ لَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم :
مَا تَرَكْتَ لِغَضَبِكَ فِيْ اُمَّتِكَ مِنْ نِقْمَةٍ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 317۔
۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 208۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 380۔
۔مجمع البحرین (ہیثمی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 296۔
۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 65۔
۔کتاب الشفاء (قاضی عیاض) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 138۔
۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 95۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 178۔

ترجمہ:۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے دن انبیائے کرام علیہم السلام کیلئے سونے کے منبر لگائے جائیں گے وہ سب ان پر بیٹھ جائیں گے۔اور میرا منبر باقی رہے گا۔میں نہیں بیٹھوں گا بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں گا اپنی امت پر اس خوف کی بناء پر کہ میں جنت میں چلا جاؤں اور میری

امت باقی رہ جائے۔پس میں کہوں گا:

یارب امتی امتی۔پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ اپنی امت کے ساتھ کیسا سلوک چاہتے ہیں؟ میں عرض کروں گا:

اے میرے رب ان کا حساب جلدی (نرمی) کردیں۔پس ان میں سے کچھ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جنت میں داخل کردے گا اور ان میں سے کچھ میری شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے میں ان کی شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے ایسے لوگوں کو بچانے کا اذن عطا کردیا جائے گا جن کو جہنم کی طرف لے جائے جانے کا حکم دیا جاچکا ہوگا ۔یہاں تک کہ جہنم کا داروغہ پکار اٹھے گا:

یا محمد صلی اللہ علیک وسلم آپ نے اپنے رب کے غضب کے لئے اپنی امت میں سے لوگوں کا ایک ذرہ بھی نہیں رہنے دیا۔

﴿90﴾

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مقامِ محمود

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

تَمُدُّ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَدًّا لِعَظَمَةِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ لِبَشَرٍ مِنْ بَنِیْ آدَمَ مَوْضَعَ قَدَمَیْهِ ثُمَّ ادْعٰی اَوْلَی النَّاسِ فَاَخَرُّ سَاجِدًا ثُمَّ یُؤْذَنُ لِیْ فَاَقُوْمُ فَاَقُوْلُ:

یَارَبِّ اَخْبَرَنِیْ هٰذَا الْجِبْرِیْلُ وَهُوَ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ، وَاللّٰهِ مَا رَاٰهُ جِبْرِیْلُ قَبْلَهَا قَطُّ اَنَّكَ اَرْسَلْتَهُ اِلَیَّ۔

قَالَ وَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ حَتّٰى يَقُوْلَ اللّٰهُ:
صَدَق، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِيْ فِي الشَّفَاعَةِ فَاَقُوْلُ:
يَا رَبِّ عِبَادُكَ عَبَدُوْكَ فِيْ اَطْرَافِ الْاَرْضِ فَذَالِكَ الْمَقَامُ
الْمَحْمُوْدُ۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 614۔
۔کتاب الزھد (عبداللہ بن مبارکؒ) صفحہ نمبر 112۔
۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 145۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 176۔
۔تفسیر عبدالرزاق جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 358۔
۔تفسیر طبری تحت سورۃ الاسراء آیت نمبر 79۔
۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ الاسراء آیت نمبر 79۔
۔تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ الاسراء آیت نمبر 70۔
۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الاسراء آیت نمبر 79۔
۔تفسیر درمنثور (سیوطی) تحت سورۃ الاسراء آیت نمبر 79۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے دن زمین اللہ کی عظمت کے لئے پھیل جائے گی۔ پھر بھی اتنی مخلوق ہو گی کہ انسان کے لئے دو پاؤں رکھنے کے سوا کوئی جگہ نہیں ہو گی۔ پھر لوگوں میں سے مقربین کو بلایا جائے گا تو میں سجدے میں گر جاؤں گا پھر مجھے اِذن دیا جائے گا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا۔ اور میں کہوں گا:
جبریل، جو کہ اس وقت اللہ کے دائیں طرف میں ہوں گے، اور اللہ کی قسم جبریل

ـنے اللہ تعالیٰ کو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا، میں کہوں گا:

یا اللہ جبریل نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ تیرے بھیجنے پر میرے پاس آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جبریل علیہ السلام بالکل خاموش کھڑے ہوں گے اور کلام نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

انہوں نے سچ کہا تو پھر مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ملے گی۔ چنانچہ میں عرض کروں گا: اے میرے رب تیرے بندوں نے تیری عبادت زمین کے کناروں تک کی ـ جس وقت مَیں اللہ سے کلام کروں گا وہی مقامِ محمود ہوگا۔

﴿91﴾

بروزِ حشر تمام کائنات کے لوگ پرچمِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کے نیچے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

اِنِّیْ لَسَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، لَا فَخْرَ وَلَا رِیَاءَ، وَمَا مِنَ النَّاسِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَنْتَظِرُ الْفَرَجَ وَاِنَّ بِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ فَاَمْشِیْ وَیَمْشِی النَّاسُ مَعِیْ حَتّٰی آتِیَ بَابَ الْجَنَّةِ فَاَسْتَفْتَحُ فَیُقَالُ مَنْ هٰذَا؟ فَاَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ ﷺ فَیُقَالُ: مَرْحَباً بِمُحَمَّدٍ ـ فَاِذَا رَأَیْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ خَرَرْتُ لَهٗ سَاجِدًا

شُكْرًا لَه فَيُقَالُ :

اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُطَاعُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَدْ اِحْتَرَقَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَشَفَاعَتِيْ۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 83۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 683۔(دار الفکر)

۔الجامع الکبیر (سیوطی) حدیث نمبر 3546۔(حرف ہمزہ، واؤ)۔

۔جامع الاحادیث (سیوطی) حدیث نمبر 9436۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 195۔

ترجمہ:۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا اور میں فخر نہیں کرتا اور نہ ہی ریاء کرتا ہوں۔اور قیامت کے دن تمام لوگ میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔اور کشائش کا انتظار کریں گے۔میرے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد کا جھنڈا ہوگا اور میں چلوں گا تو تمام لوگ میرے ساتھ چلیں گے۔ یہاں تک کہ میں جنت کے دروازہ تک پہنچوں گا۔اور دروازہ کھولنے کے لئے کہوں گا۔پوچھا جائے گا کون ہے؟

میں کہوں گا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کہا جائے گا آپ کا آنا مرحبا۔پس جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو بطور شکرانہ سجدہ میں گر جاؤں گا۔

کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھایئے کہئے پورا کیا جائے گا، سفارش کریں قبول کی جائے گی۔جو لوگ جہنم میں جل رہے ہوگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور میری سفارش سے جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔

﴿92﴾

حضور صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا سہانہ اندازِ شفاعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم :

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْبَرًا مِنْ نُوْرٍ۔ وَاِنِّیْ لَعَلٰی اَطْوَلِہَا وَاَنْوَرِہَا فَیَجِیْئُ مُنَادٍ یُّنَادِیْ:

اَیْنَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ؟۔

قَالَ یَقُوْلُ الْاَنْبِیَاءُ :

کُلُّنَا نَبِیٌّ اُمِّیٌّ فَاِلٰی اَیِّنَا اُرْسِلَ فَیَرْجِعُ الثَّانِیَۃَ فَیَقُوْلُ:

اَیْنَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْعَرَبِیُّ؟۔

قَالَ فَیَنْزِلُ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی یَأْتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ فَیَقْرَعَہٗ فَیُقَالُ مَنْ؟۔

فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ اَوْ اَحْمَدُ۔فَیُقَالُ:

اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ ؟فَیَقُوْلُ نَعَمْ۔

فَیُفْتَحُ لَہٗ فَیَدْخُلُ فَیَتَجَلّٰی لَہُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَلَا یَتَجَلّٰی شَیْءٌ قَبْلَہٗ فَیَخِرُّلِلّٰہِ سَاجِدًا وَیَحْمَدُہٗ بِمَحَامِدٍ لَمْ یَحْمَدْہُ اَحَدٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَہٗ وَلَنْ یَّحْمَدَہٗ اَحَدٌ بِہَا مِمَّنْ کَانَ بَعْدَہٗ فَیُقَالُ لَہٗ مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ تَکَلَّمْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہٗ فَیَقُوْلُ:

يَـارَبِّ اُمَّتِـىْ اُمَّتِـىْ فَيُـقَـالُ اَخْـرِجْ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ شَـعِيْرَةٍ ـ ثُمَّ يَرْجِعُ الثَّانِيَةَ فَيَخِرُّلِلّٰهِ سَاجِدًا وَيَحْمَدُهٗ بِمَحَامِدٍ لَمْ يَحْمَدْهٗ اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ وَلَنْ يَّحْمَدَهٗ اَحَدٌ بِهَا مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهٗ

فَيُـقَـالُ لَـهٗ مُـحَـمَّـدٌ اِرْفَـعْ رَاْسَكَ تَكَلَّمْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهٗ۔

فَيُقَالُ اَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ بُرَّةٍ۔ثُمَّ يَرْجِعُ الثَّالِثَةَ فَيَخِرُّلِلّٰهِ سَاجِدًا وَيَحْمَدُهٗ بِمَحَامِدٍ لَمْ يَحْمَدْهٗ اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ وَلَنْ يَّحْمَدَهٗ اَحَدٌ بِهَا مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهٗ۔

فَيُـقَـالُ لَـهٗ مُـحَـمَّـدٌ اِرْفَـعْ رَاْسَكَ تَكَلَّمْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهٗ۔

فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ۔

فَيُقَالُ لَهٗ :مُحَمَّدُ لَسْتَ هُنَاكَ تِلْكَ لِىْ وَاَنَا الْيَوْمَ اَجْزِىْ بِهَا۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 108۔

۔الاحادیث المختارہ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 323۔

۔موارد الظمآن (ہیثمی) صفحہ نمبر 658۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن ہر نبی کیلئے نور کا منبر ہوگا۔ اور میں سب سے بڑے اور زیادہ منور منبر پر ہوں گا ایک نداء دینے والا نداء دے گا:

نبی اُمی کہاں ہے؟

تمام انبیائے کرام کہیں گے کہ ہم سب نبی اُمی ہیں ہم کس کو بھیجیں؟
پس وہ دوسری دفعہ لوٹ کر آئے گا اور کہے گا:
نبی اُمی عربی کہاں ہیں؟
حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم منبر سے اتر کر جنت کے دروازہ پر جا کر دستک دیں گے
پوچھا جائے گا کون؟
حضو صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کہیں گے محمد یا احمد۔
تو کہا جائے گا کہ آپ بلائے گئے ہیں؟
حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کہیں گے ہاں۔

پس دروازہ کھلے گا اور آپ داخل ہو جائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کے لئے وہ تجلی فرمائے گا جو آپ سے پہلے کسی کیلئے نہ ہوگی۔ پس آپ سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی وہ حمد کریں گے جو نہ آپ سے پہلے کسی نے کی اور نہ بعد میں کوئی کرے گا۔ پس کہا جائے گا:

یا محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم اپنا سر اٹھایئے بات کریں سنی جائے گی، سفارش کریں قبول کی جائے گی، مانگئے دیا جائے گا۔ آپ کہیں گے اے اللہ تعالیٰ میری امت میری امت۔ کہا جائے گا جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہے آپ اس کو بھی جہنم سے نکال لیں۔

پھر آپ دوسری دفعہ لوٹیں گے پس آپ سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی وہ حمد کریں گے جو نہ آپ سے پہلے کسی نے کی اور نہ بعد میں کوئی کرے گا۔ پس کہا جائے گا:

یا محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم اپنا سر اٹھایئے بات کریں سنی جائے گی، سفارش کریں قبول کی جائے گی، مانگئے دیا جائے گا۔ پس آپ سے کہا جائے گا:

جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال لیں
پھر آپ تیسری دفعہ لوٹیں گے۔پس آپ سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی وہ حمد کریں گے جو نہ آپ سے پہلے کسی نے کی اور نہ بعد میں کوئی کرے گا۔پس کہا جائے گا:
یا محمد صلّی اللہ علیک وسلم اپنا سر اٹھایئے! بات کریں سنی جائے گی، سفارش کریں قبول کی جائے گی، مانگیے دیا جائے گا۔پس آپ کہیں گے:
یا اللہ تعالیٰ جس نے ایک دفعہ بھی کلمہ پڑھا اس کے لئے بھی مغفرت ہو جائے۔
آپ سے کہا جائے گا کہ اے محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم آج تو یہ میرے لئے ہے اور آج کے دن اس کی جزا بھی میں ہی دوں گا۔

﴿93﴾

امتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم پر انبیاء ہونے کا گمان

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّصْدَعَ بَیْنَ خَلْقِہٖ نَادٰی مُنَادٍ:
اَیْنَ اَحْمَدُ وَّ اُمَّتُہٗ؟۔
فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَنَحْنُ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَاَوَّلُ مَنْ یُّحَاسَبُ۔
فَتُفْرِجُ لَنَا الْاُمَمُ عَنْ طَرِیْقِنَا فَنَمْضِیْ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الطُّهُوْرِ فَتَقُوْلُ الْاُمَمُ کَادَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَنْ تَکُوْنَ اَنْبِیَآءَ کُلُّهَا۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 295۔
۔تعظیم قدر الصلوٰۃ (مروزی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 274۔
۔مسند ابی داؤد طیالسی صفحہ نمبر 353۔
۔المسند الجامع (ابو المعاطی النوری) حدیث نمبر 7088۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمانے کا ارادہ فرمائے گا تو ایک نداء دینے والا نداء دے گا:

احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ان کی امت کہاں ہے؟

تو پس ہم اول ہوں گے اور آخر ہوں گے۔ چنانچہ ہم تمام امتوں سے آخری امت ہوں گے لیکن ہم سے حساب سب سے پہلے لے لیا جائے گا۔

چنانچہ تمام امتوں سے ہمارے لئے راستہ کشادہ کروایا جائے گا۔ پس ہم چمکتے ہوئے اعضائے طہارت کے ساتھ گزریں گے۔ پس دیگر امتیں کہیں گی کہ ہوسکتا ہے کہ یہ تمام انبیائے کرام کی جماعت گزر رہی ہو۔

﴿94﴾

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے جنت جانے کی حلت

اَوۡحَى اللّٰهُ اِلَيۡهِ:

اِنَّ الۡجَـنَّةَ حَـرَامٌ عَلَى الۡاَ نۡبِيَآءِ حَتّٰى تَدۡخُلَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ وَعَلَى الۡاُمَمِ حَتّٰى تَدۡخُلَ اُمَّتُكَ۔

۔نوادر الاصول (حکیم ترمذی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 233 (مرفوع)۔

۔المواہب اللدنیۃ (قسطلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 386۔

۔تفسیر قرطبی تحت سورۃ النجم آیت نمبر 9۔

۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ الاحزاب آیت نمبر 44۔

۔تفسیر فتح القدیر (شوکانی) تحت سورۃ النجم آیت نمبر 9۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف وحی فرمائی:
اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب تک آپ جنت میں داخل نہ ہوں گے تب تک جنت میں داخلہ سب انبیاء پر حرام ہوگا۔اور جب تک آپ کی امت جنت میں داخل نہ ہو جائے تب تک سب امتوں پر جنت میں داخلہ حرام ہوگا۔

﴿95﴾

جنت کا دروازہ۔حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت کا متوالا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:
عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبٌ اَنَا۔لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لَااُعَذِّبُ مَنْ قَالَھَا۔

۔کتاب الشفاء(قاضی عیاض) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 105۔
۔کنزالعمال(علی متقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 44۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:
جنت کے دروازے پر لکھا ہے میں اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔جس نے بھی یہ کلمہ سچے دل سے پڑھ لیا تو میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔

﴿96﴾

یہ کرم ہے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر آنے والے عذاب ٹلتے ہیں

(ایک نفیس روایت)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

لَمَّا عَيَّرَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْفَاقَةِ قَالُوْا:

مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ۔

حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ مُعَزِّيًا لَهٗ فَقَالَ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ رَبُّ الْعِزَّةِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ:

(وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ)

اَيْ يَبْتَغُوْنَ الْمَعَاشَ فِي الدُّنْيَا۔ قَالَ:

فَبَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَتَحَدَّثَانِ اِذْ ذَابَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْهَرْدَةِ۔

قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْدَةُ؟۔

قَالَ :اَلْعَدَسَةُ۔فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

مَالَكَ حَتّٰى صِرْتَ مِثْلَ الْهَرْدَةِ؟۔ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم فُتِحَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ السَّمَآءِ وَلَمْ يَكُنْ فُتِحَ قَبْلَ ذَالِكَ الْيَوْمِ۔وَاِنِّىْ اَخَافُ اَنْ يُّعَذَّبَ قَوْمُكَ عِنْدَ تَعْيِيْرِهِمْ اِيَّاكَ بِالْفَاقَةِ۔

وَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَبْكِيَانِ اِذْعَادَ جِبْرِيْلُ اِلٰى حَالِهٖ فَقَالَ:

اَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذَا رِضْوَانٌ خَازِنُ الْجَنَّةِ قَدْ اَتَاكَ بِالرِّضَاءِ مِنْ رَّبِّكَ۔ فَاَقْبَلَ رِضْوَانٌ حَتّٰى سَلَّمَ۔ ثُمَّ قَالَ:

يَامُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم رَبُّ الْعِزَّةِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَمَعَهٗ سَفْطٌ مِنْ نُوْرٍ يَتَلَئْلَاُ وَيَقُوْلُ لَكَ رَبُّكَ:

هٰذِهٖ مَفَاتِيْحُ خَزَائِنِ الدُّنْيَا مَعَ مَالَا يَنْتَقِصُ لَكَ مِمَّا عِنْدَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ۔

فَنَظَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَالْمُسْتَشِيْرِ بِهٖ فَضَرَبَ جِبْرِيْلُ بِيَدِهٖ اِلَى الْاَرْضِ۔ فَقَالَ:

تَوَاضِعْ لِلّٰهِ۔ فَقَالَ:

يَارِضْوَانُ لَا حَاجَةَ لِىْ فِيْهَا۔ اَلْفَقْرُ اَحَبُّ اِلَىَّ۔ وَاَنْ اَكُوْنَ عَبْداً صَابِراً شَكُوْراً ۔ فَقَالَ رِضْوَانٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اَصَبْتَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ۔وَجَآءَ نِدَآءٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأْسَهُ فَإِذَا السَّمٰوٰتِ قَدْ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اِلَى الْعَرْشِ۔

وَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى جَنَّةِ عَدْنٍ اَنْ تَدَلّٰى غُصْناً مِنْ اَغْصَانِهَا عَلَيْهِ عَذْقٌ عَلَيْهِ مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَآءَ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَابٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَآءَ۔

فَقَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُحَمَّدُ ﷺ اِرْفَعْ بَصَرَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ وَرَأَى مَنَازِلَ الْاَنْبِيَآءِ وَغُرَفَهُمْ۔ فَاِذَا مَنَازِلُهُ فَوْقَ مَنَازِلِ الْاَنْبِيَآءِ فَضْلًا لَهُ خَاصَّةً۔ وَمُنَادٍ يُنَادِيْ:

أَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَضِيْتُ فَاجْعَلْ مَا اَرَدْتَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ فِى الدُّنْيَا ذَخِيْرَةً عِنْدَكَ فِى الشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۔تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ الفرقان آیت نمبر 10۔

۔اسباب نزول القرآن (رواہ الواحدی) تحت سورۃ الفرقان آیت نمبر 10۔

۔تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ الفرقان آیت نمبر 10۔

۔تفسیر درِ منثور (سیوطی) تحت سورۃ الفرقان آیت نمبر 10۔

۔تنزیہہ الشریعہ (الکنانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 339۔

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

جب مشرک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فقر کی بناء پر آپ پر طنز کرنے اور کہنے لگے:

اس رسول کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم اس سے افسردہ ہو گئے۔

جبریل علیہ سلام اپنے رب کے پاس سے آپ کو تسلی دینے کے لئے نازل ہوئے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ رب العزت آپ کو سلام کہتا ہے اور وہ فرماتا ہے:

ہم نے آپ سے پہلے جو انبیائے کرام علیہم السلام بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے بازاروں میں بھی جاتے تھے اور وہ دنیا میں رزق بھی تلاش کرتے تھے۔

اس دوران کہ ابھی حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم اور جبریل علیہ سلام گفتگو کر رہے تھے جب جبریل علیہ سلام کا جسم سمٹنے لگا۔ اور سمٹتے سمٹتے ھردہ کی طرح ہو گیا۔

حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ ھردہ کیا ہے؟۔

آپ نے فرمایا مسور کا دانہ۔ پس حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اے جبرائیل علیک سلام تجھے کیا ہو گیا کہ تو سمٹتے سمٹتے ھردہ کی طرح ہو گیا۔ اس نے کہا:

اے محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم آج آسمان کا وہ دروازہ کھلا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا اور میں ڈر رہا ہوں کہ آپ کی قوم کو آپ پر طنز کرنے کی پاداش میں سخت عذاب ہوگا۔

اس بات پر جبریل علیہ سلام اور حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے رونا شروع کر دیا۔

کچھ دیر کے بعد جبریل علیہ سلام اپنی اصل حالت میں پلٹے تو کہا:

یا رسول اللہ صلّی اللہ علیک وا لک وسلم آپ کو خوشخبری ہو یہ جنت کا خازن رضوان ہے آپ کے رب کی رضا سے آپ کے پاس آیا ہے۔

رضوان آگے بڑھا اور سلام عرض کیا پھر کہا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور اس کے ساتھ مچھلی کے چھلکے جیسا نور سے چمکتا ہوا کچھ تھا اس نے کہا کہ آپ کا رب آپ سے فرماتا ہے:

یہ دنیا کے خزانوں کی چابیاں ہیں۔ یہ لے لیں۔ اور یہ کہ اسے لینے سے آپ کے آخرت کے خزانوں میں سے مچھر کے پر جتنا بھی اجر کم نہ ہوگا۔

آپ نے جبریل علیہ سلام کی طرف دیکھا گویا کہ مشورہ طلب کر رہے تھے پس جبریل علیہ سلام نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور کہا:

اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے لئے عاجزی اختیار کریں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

اے رضوان مجھے اس کی ضرورت نہیں مجھے فقر پسند ہے اور میں صابر وشاکر بندہ ہوں۔ پس رضوان نے کہا:

آپ نے وہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے کروایا۔ پھر آسمان سے ایک ندا آئی۔

جبریل علیہ سلام نے اپنا سر اٹھایا تو آسمان کے دروازے عرش تک کھل گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کی طرف وحی کی کہ وہ اپنی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی جھکائے جس پر کھجوروں کا خوشہ تھا۔ ساتھ ہی ساتھ ایک محل بھی نظر آیا جو کہ سبز قیمتی پتھروں سے بنا ہوا تھا جس کے ستر ہزار دروازے سرخ یاقوت کے تھے۔ پس جبریل علیہ سلام نے کہا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم اپنی نگاہ اٹھایئے۔ آپ نے نگاہ اٹھائی تو انبیائے کرام علیہم السلام کے منازل اور ان کے محلات نظر آئے۔ جب کہ آپ کا محل تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے محلات سے بلند تھا۔ یہ آپ کی خصوصی فضیلت تھی۔ چنانچہ ایک نداء دینے والا ندا دیتا ہے:

اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا آپ اس پر راضی ہیں؟۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

میں اس بات پر راضی ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ مجھے دنیا میں عطا فرمانا چاہتا ہے اسے اپنے پاس قیامت کیلئے امت کی شفاعت کی صورت میں ذخیرہ کر لے۔

﴿97﴾

جنت کا پہلا کلام

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ جَنَّةَ عَدْنٍ وَهِيَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ۔ قَالَ لَهَا تَكَلَّمِيْ قَالَتْ:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ دَخَلَ فِيَّ وَشَقٰى مَنْ دَخَلَ النَّارَ۔

۔الاتحافات (مدنی) صفحہ نمبر 674۔

۔فضائل التوحید (طاہر بن محمد طبری)۔

۔التدوین فی اخبار قزوین (الرافعی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 150۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 43۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن پیدا کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ پہلی جنت پیدا کی تھی اس سے ارشاد فرمایا:

کلام کرو۔ تو جنت عدن نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور کہا کہ تحقیق مومن کامیاب ہو گئے اور کامیاب ہوگا ہر وہ شخص جو مجھ میں داخل ہوگا اور ہر وہ شخص بدبخت ہوگا جو جہنم میں داخل ہوگا۔

﴿98﴾

لوحِ محفوظ کا افتتاح

اَوَّلُ شَیْءٍ کَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ

اَنِّی اَنَا اللّٰہُ لَااِلٰہَ اِلَّااَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

۔تفسیر قرطبی جزء نمبر 19 صفحہ نمبر 298۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ پر جو سب سے پہلی چیز لکھی وہ تھی:

میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم میرے رسول ہیں

﴿99﴾

عرش کی زینت نامِ محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم سے

یَا عَلِیُّ فِی الْعَرْشِ مَکْتُوْبٌ:

اَنَااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِیْ

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 11. صفحہ نمبر 205۔

ترجمہ: حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اے علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے عرش پر لکھا ہوا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم میرے رسول ہیں۔

﴿100﴾

شفاعتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم:

یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُوْنَ:

لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یُرِیْحَ مِنْ مَکَانِنَا فَیَأْتُوْنَ اٰدَمَ

فَيَقُولُونَ اَنْتَ الَّذِى خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَآئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا۔ فَيَقُوْلُ:

لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ اِئْتُوْا نُوْحاً اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ۔ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ:

لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ۔ اِئْتُوْا اِبْرٰهِيْمَ الَّذِى اتَّخَذَاللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ:

لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ۔ اِئْتُوْا مُوْسَى الَّذِى كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ:

لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ اِئْتُوْا عِيْسٰى فَيَقُوْلُ:

لَسْتُ هُنَاكُمْ اِئْتُوْا مُحَمَّداً صلى الله عليه وسلم فَقَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَأْتُوْنِىْ فَاسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فَاِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَاشَآءَ اللّٰهُ۔

ثُمَّ يُقَالُ لِىْ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ فَسَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ۔

فَارْفَعُ رَأْسِىْ فَاَحْمَدُ رَبِّىْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِى ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا۔ ثُمَّ اُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ۔

ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِداً مِثْلَهٗ فِى الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ حَتّٰى مَا بَقِىَ مِنَ النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ

وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذَا اَىْ وَجَبَ عَلَيْهِمُ الْخُلُوْدُ۔

۔صحیح بخاری کتاب الرقاق باب صفۃ الجنۃ والنار۔
۔صحیح مسلم کتاب الایمان باب ادنیٰ اہل الجنۃ منزلہ فیھا۔
۔سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر الشفاعۃ۔
۔سنن الدارمی مقدمہ باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل۔
۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 116۔
۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 313۔
۔تعظیم قدر الصلوٰۃ (مروزی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 271۔
۔مسند ابی داؤد طیالسی صفحہ نمبر 268۔
۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 101۔
۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 285۔
۔شرح السنۃ (بغوی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 505۔
۔کتاب الشفاء (قاضی عیاض) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 138۔
۔مشارق الانوار علی صحاح الاثار (قاضی عیاض) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 341۔
۔شرح صحیح مسلم (النووی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 58۔
۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 10 حدیث نمبر 8015۔
۔عمدۃ القاری (بدرالدین عینی) جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 83۔
۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 439۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 14 صفحہ 397۔
۔المسند الجامع (ابو المعاطی النوری) حدیث نمبر 1642۔
۔بہار شریعت (علامہ امجد علی اعظمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 20۔
۔امجد الاحادیث (ابوالحسن قادری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 114۔

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمام مومن قیامت کے دن جمع ہوں گے اور کہیں گے کاش ہمارے رب کے پاس

کوئی ہماری شفاعت کرے چنانچہ اسی مقصد کے لئے تمام لوگ حضرت آدم علیہ سلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ تمام لوگوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ اور فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اب آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کر دیں تا کہ ہمیں ہماری جگہ راحت نصیب ہو۔ جس پر وہ کہیں گے:

اس شان کے لئے میں نہیں ہوں وہ اپنی لغزش یاد کریں گے اور کہیں گے کہ مجھے حیا آتی ہے۔ لیکن تم حضرت نوح علیہ سلام کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں کی طرف بھیجا پس لوگ اُن کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے:

میں بھی اس کے لئے اہل نہیں ہوں اور وہ بھی اپنی لغزش یاد کریں گے اور کہیں گے تم حضرت ابراہیم علیہ سلام کے پاس جاؤ۔ لوگ اُن کے پاس آئیں گے تو وہ بھی اپنی لغزش یاد کریں گے اور کہیں گے:

میں بھی اس کام کے لئے اہل نہیں ہوں لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ سلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور کلیم ہیں اور اُن کو اللہ نے تورات عطا کی تھی۔ لوگ اُن کے پاس جائیں گے تو وہ بھی اپنی لغزش یاد کریں گے اور کہیں گے:

میں بھی اس کا اہل نہیں ہوں اور کہیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ سلام کے پاس وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں پس وہ بھی کہیں گے:

میں بھی اس کا اہل نہیں ہوں لیکن تم حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خاص بندے ہیں اور وہ ایسی ہستی ہیں جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اُن کے اگلوں کے اور پچھلوں کے گناہ معاف کئے ہیں (حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں) کہ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے پس میں چلوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اِجازت مانگوں گا تو مجھے اِجازت دی جائے گی۔ پس جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا سجدہ کروں گا پھر مجھے کہا جائے گا:

آپ اپنا سر اُٹھایئے اور مانگیں جو مانگیں گے وہ آپ کو دے دیا جائے گا اور آپ کہیں! جو بھی آپ کہیں گے سنا جائے گا۔ آپ شفاعت کریں جس کی بھی آپ شفاعت کریں گے اسی کے حق میں آپ کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ۔

چنانچہ میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی وہ حمد وثناء بیان کروں گا جو اُس نے مجھے سکھادی پھر میں شفاعت کروں گا تو کچھ تعداد میرے لئے مقرر کی جائے گی پس انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

پھر میں دوبارہ لوٹوں گا پس جب اپنے رب کو دیکھوں گا میں پہلے ہی کی طرح پھر سجدہ کروں گا، پھر شفاعت کروں گا پھر کچھ مزید تعداد میرے لئے مقرر کر دی جائے گی انہیں بھی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

پھر میں لوٹوں گا (تیسری یا) چوتھی مرتبہ پھر سجدہ کروں گا یہاں تک کہ جہنم میں کوئی بھی امتی باقی نہیں رہے گا مگر وہ جسے قرآن نے روک دیا۔

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ جو رہ گیا تو اُس کے لئے تو جہنم ہمیشہ کے لئے لازم ہو جائے گی۔

قارئین کرام فقیر اس کتاب سے پہلے اگرچہ استاذ العلماء والاساتذہ منبع فیوض وبرکات پروردہ آغوشِ علمی حضور ضیاء الامت شیخ الحدیث والتفسیر حضور قبلہ حافظ محمد خان نوری ابدالوی وائس پرنسپل وشیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا کی مشہورِ زمانہ کتاب ''ضیاء الواعظین'' کی تخریج کر چکا ہوں۔ علاوہ ازیں فقیر کی ایک کتاب ''شب برات کے فضائل ودلائل'' بھی قارئین کے ہاتھوں کی زینت بن چکی ہے جسے بے شمار حوالہ جات سے مزین کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ''وہ جو مرنے کے بعد پھر زندہ ہوئے'' اور ''زندوں اور مردوں کا لین دین'' عرصہ دراز سے مکمل ہو چکی ہیں لیکن ابھی تک

مالی مشکلات کی بناء پر منظر عام پر نہیں آسکیں لیکن یہ بھی اللہ رب ذوالجلال کا بے انتہاء فضل وکرم ہے کہ پھر بھی یہ کتاب ''لمعاتِ مصطفیٰ'' چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کو آپ نے پڑھ کر کیسا پایا؟ اور دین اسلام کی حقیقی تصویر کس طرح اجاگر ہوئی ہے ؟۔ یہ فیصلہ تو آپ کے اپنے پاس ہے لیکن باوجود مکمل کوشش کے اگر کوئی کمزوری آپ کو نظر آئی ہو تو اس کے لئے آپ کرم فرمائی کرتے ہوئے فقیر کو ضرور اطلاع فراہم کریں تا کہ بند اس کمزوری کو دور کر سکے اور اگر اس میں آپ کو بہتری اور کوئی خوبی نظر آئے تو جہاں آپ اپنے لئے ہمہ وقت دعا فرماتے رہتے ہیں وہیں فقیر کی آخرت کی بہتری کے لئے بھی ضرو دعا فرمادیں۔ فقیر اس کے لئے بے حد ممنون ہوگا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دلی دُعا ہے کہ مالکِ کائنات اس کتاب کو اپنی پاک بارگا میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طفیل شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور فقیر کے حق میں صدقہ جاریہ بنائے، پڑھنے والوں اور سمجھنے والوں کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ او بروزحشر غلامانِ مصطفیٰ میں ہمارا شمار فرمائے۔ آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَا عَلَیَّ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

محدثین کرام کی ان چند کتب کے نام جن میں باقاعدہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل باب ہے

1: السیرۃ النبویہ از محمد بن اسحاق متوفی 151ھ
2: السیرۃ النبویہ از ابو محمد عبدالملک ابن ہشام متوفی 213ھ
3: تاریخ ابو عمر خلیفہ بن خیاط متوفی 240ھ
4: جامع ترمذی از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی 279ھ
5: تاریخ ابی زرعہ از ابو زرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقی متوفی 281ھ
6: تاریخ یعقوبی از احمد بن اسحاق ابن واضح الیعقوبی متوفی 284ھ
7: تاریخ طبری از ابو جعفر محمد بن جریر الطبری متوفی 310ھ
8: کتاب البدء والتاریخ از مطہر بن طاہر مقدسی متوفی بعد 355ھ
9: تہذیب الاثار از ابو جعفر محمد بن جریر الطبری متوفی 310ھ
10: اخبار مکہ از ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن العباس فاکہی متوفی 353ھ
11: سیرۃ ابن حبان از ابو الحاتم محمد بن حبان متوفی 354ھ
12: شعب الایمان از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ
13: الروض الانف از ابو القاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد السہیلی متوفی 581ھ
14: تاریخ اسلام از ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ
15: سیرۃ ابن کثیر از ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر متوفی 774ھ
16: تاریخ ابن خلدون از عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون متوفی 808ھ
17: اتحاف الخیرۃ المھرۃ از احمد بن ابی بکر بن اسماعیل بوصیری متوفی 840ھ
18: المطالب العالیہ از احمد بن علی بن محمد المعروف ابن حجر عسقلانی متوفی 852ھ

100 سے زائد میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر دور میں لکھی گئی کتب میں سے چیدہ چیدہ کتب کے نام مع مصنفین

1: مولد النبی ﷺ الشہیر بالعروس
از محمد بن عمر بن واقد الواقدی — متوفی 207ھ

2: الانوار ومفتاح السرور والافکار فی مولد النبی المختار ﷺ
از ابوالحسن احمد بن عبداللہ البکری — متوفی 250ھ

3: الاعلام بمولد النبی علیہ السلام ﷺ
از ابو جعفر محمد بن جریر الطبری — متوفی 310ھ

4: کتاب مولد النبی ﷺ
از مسموعۃ ابو منصور محمود بن اسماعیل بن محمد الصیرفی — متوفی 514ھ

5: الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم ﷺ
از ابوالعباس احمد بن معد بن عیسیٰ الاقلیشی الاندلسی — متوفی 550ھ

6: المولد العروس ﷺ
از ابوالفرج ابن جوزی — متوفی 597ھ

7: مولد سید الانام ﷺ
از ابوالفرج ابن جوزی — متوفی 597ھ

8: التنویر فی مولد السراج المنیر ﷺ
از ابوالخطاب عمر بن حسن بن علی بن محمد بن دحیۃ الکلبی الاندلسی — متوفی 633ھ

9: اعذب الموارد واطیب الموالد ﷺ
از ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد اللخمی العزفی — متوفی 633ھ

10: الدر النظیم فی مولد النبی الکریم ﷺ

ازابوجعفر عمر بن ایوب الدمشقی الشہیر ابن طغروبک متوفی 670ھ

11: ظل الغمامۃ فی مولد سید تہامۃ ﷺ

ازاحمد بن علی بن سعید الغرناطی الاندلسی المالکی متوفی 673ھ

12: المورد العذب المبین فی سید الخلق اجمعین ﷺ

ازابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد العطار الجزائری متوفی 707ھ

13: مولد النبی ﷺ

ازحافظ صلاح الدین خلیل بن کیکلدی العلائی متوفی 761ھ

14: الدرۃ السنیۃ فی مولد خیر البریۃ ﷺ

ازحافظ صلاح الدین خلیل بن کیکلدی العلائی متوفی 761ھ

15: مولد النبوی ﷺ

ازابوالفدا عماد الدین ابن کثیر متوفی 774ھ

16: تعریب المتقی فی سیر مولد النبی المصطفیٰ ﷺ

ازابوسعید محمد بن مسعود بن محمد عفیف الدین الکازرونی متوفی 785ھ

17: مولد النبی علیہ الصلاۃ والسلام ﷺ

ازسلیمان برسوی متوفی 800ھ

18: المورد الھنی فی المولد السنی ﷺ

ازامام عبدالرحیم بن الحسین المصری المعروف الحافظ عراقی متوفی 808ھ

19: النفحۃ العنبریۃ فی مولد خیر البریۃ ﷺ

ازابوالطاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی الشیرازی متوفی 817ھ

20: جامع الآثار فی مولد المختار ﷺ

از شمس الدین محمد بن ابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ناصر الدین الدمشقی متوفی 842ھ

21: الجامع المختار فی مولد المختار ﷺ

از شمس الدین محمد بن ابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ناصر الدین الدمشقی متوفی 842ھ

22: عرف التعریف فی المولد الشریف ﷺ

از شمس الدین محمد بن ابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ناصر الدین الدمشقی متوفی 842ھ

23: اللفظ الرائق فی مولد اخیر الخلائق ﷺ

از شمس الدین محمد بن ابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ناصر الدین الدمشقی متوفی 842ھ

24: المورد الصادی فی مولد الھادی ﷺ

از شمس الدین محمد بن ابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ناصر الدین الدمشقی متوفی 842ھ

25: مولد النبی ﷺ

از محمد بن السید محمد بن عبداللہ الحسینی متوفی 855ھ

26: الدر المنظم فی مولد النبی المعظم ﷺ

از ابو القاسم محمد بن عثمان اللؤلؤی الدمشقی متوفی 867ھ

27: اللفظ الجمیل بمولد النبی الجلیل ﷺ

از ابو القاسم محمد بن عثمان اللؤلؤی الدمشقی متوفی 867ھ

28: درج الدرر فی میلاد سید البشر ﷺ

از عبداللہ بن عبدالرحمٰن الواعظ السید اصیل الدین الشیر ازی الھروی متوفی 883ھ

29: المنھل العذب القریر فی مولد الھادی البشیر النذیر ﷺ

از علی بن سلیمان بن احمد بن محمد العلاء المرادوی الصالحی متوفی 885ھ

30: الدر المنظم فی مولد النبی المعظم ﷺ

از ابو الحسن المرداوی علی بن سلیمان بن احمد مقدسی متوفی 885ھ

31: فتح اللہ حسبی وکفی فی مولد المصطفیٰ ﷺ
از برھان الدین ابوالصفا ابن ابی الوفاء علی المقدسی والد کمال الدین الحنفی متوفی 887ھ

32: مولد النبی ﷺ
از عمر بن عبدالرحمٰن بن محمد بن علی باعلوی الحضرمی متوفی 889ھ

33: الفرخ العلوی فی مولد النبوی ﷺ
از شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی المصری متوفی 902ھ

34: مولد النبی ﷺ
از شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی المصری متوفی 902ھ

35: المولد الجسمانی والمورد الروحانی ﷺ
از شمس الدین محمد الرومی بجمری متوفی 909ھ

36: حسن المقصد فی عمل المولد ﷺ
از جلال الدین عبدالرحمٰن ابی بکر السیوطی متوفی 911ھ

37: الکواکب الدریۃ فی مولد خیر البریۃ ﷺ
از ابوبکر بن محمد الحبشی البسطامی متوفی 930ھ

38: الرحیب بمولد الحبیب ﷺ
از محمد بن ابراہیم بن محمد بن مقبل البلبیسی الوفائی متوفی 937ھ

39: مولد النبی ﷺ
از ملا عرب الواعظ متوفی 938ھ

40: مولد نبوی ﷺ
از وجیہ الدین عبدالرحمٰن متوفی 944ھ

41: منح المبین المتین القوی للمولد الشریف النبوی ﷺ

از شمس الدین محمد بن محمد البکری — متوفی 952ھ

42: مولد النبی ﷺ
از شیخ عبدالکریم الردبۃ وی الخلوتی — متوفی 965ھ

43: تحفۃ الاخبار فی مولد المختار ﷺ
از احمد بن محمد علی بن حجر الھیتمی — متوفی 974ھ

44: النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولود سید ولد آدم ﷺ
از احمد بن محمد علی بن حجر الھیتمی — متوفی 974ھ

45: تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد سید الانام ﷺ
از احمد بن محمد علی بن حجر الھیتمی — متوفی 974ھ

46: بھجۃ السامعین والناظرین بمولد سید الاولین والاخرین ﷺ
از محمد بن احمد بن علی بن ابی بکر الغیطی — متوفی 984ھ

47: مولد النبی ﷺ
از ابوالثناء احمد بن محمد بن عارف شمس الدین السیواسی — متوفی 1006ھ

48: المولدیات
از ابوعبداللہ محمد بن علی الھوازلی — متوفی 1012ھ

49: المورد الروی فی مولد النبوی ﷺ
از نورالدین ملا علی بن سلطان الھروی القاری — متوفی 1014ھ

50: المنتخب المصفی فی اخبار مولد المصطفیٰ ﷺ
از عبدالقادر بن شیخ ابن عبداللہ بن شیخ بن عبداللہ العیدروس — متوفی 1038ھ

51: الفجر المنیر بمولد البشیر النذیر ﷺ
از علی بن برھان الدین ابراہیم نورالدین حلبی — متوفی 1044ھ

52: موردالصافی مولدالمصطفیٰ ﷺ

ازمحمد بن علان محمد بن علی المکی — متوفی 1057ھ

53: ترویح الفواد بمولد خیرالعباد ﷺ

ازعبدالسلام بن ابراہیم اللقانی — متوفی 1078ھ

54: ابتسام الازھار من ریاض الاخبار فی ربیع الابرار بمولدالحبیب المختار ﷺ

ازعبدالسلام بن ابراہیم اللقانی — متوفی 1078ھ

55: مولدالنبوی ﷺ

ازاحمد بن عثمان الدیار بکری الآمدی — متوفی 1100ھ

56: الفوائدالبھیۃ فی مولد خیرالبریۃ ﷺ

ازابوالفتوح علی بن مصطفیٰ الدباغ المیقاتی الحلبی — متوفی 1104ھ

57: الجمع الزاھرالمنیر فی ذکر مولدالبشیر النذیر ﷺ

اززین العابدین محمد العباسی الخلیفتی۔ — متوفی 1130ھ

58: تحفۃ ذوی العرفان فی مولد سید ولد عدنان ﷺ

ازعبدالغنی نابلسی — متوفی 1143ھ

59: النفحۃ الکبریٰ فی ولادۃ خیرالوریٰ ﷺ

از بیرمحمد ددہ بن مصطفیٰ افندی — متوفی 1146ھ

60: منح المبین القوی فی وردلیلۃ مولدالنبوی ﷺ

ازقطب الدین مصطفیٰ بن کمال الدین بن علی البکری — متوفی 1162ھ

61: رسالۃ فی المولدالنبوی ﷺ

ازحسن بن علی بن عبداللہ بن احمد المدابغی — متوفی 1170ھ

62: مولدالنبی المعروف بمولدالبرزنجی ﷺ

اززین العابدین جعفر بن حسن بن عبدالکریم البرزنجی متوفی 1177ھ

63: الدر المنظم شرح الکنز المطلسم فی مولد النبی المعظم ﷺ

ازابوشاکرعبداللہ شلبی بعداز 1177ھ

64: مولد النبی ﷺ

ازسید محمد بن حسین المدنی الشریف العلوی متوفی 1186ھ

65: المولد الشریف ﷺ

ازمحمد بن محمد المغربی التافلانی متوفی 1191ھ

66: الدر الثمین فی مولد سید الاولین والاخرین ﷺ

ازمحمد بن حسن بن محمد بن احمد جمال الدین الشافعی المعروف بالمنیر متوفی 1199ھ

67: قصۃ المولد النبوی ﷺ

ازعبدالرحمٰن بن عبدالمنعم بن احمد الجرجاوی الخیاط متوفی 1200ھ

68: تذکرۃ اھل الخیر فی المولد النبوی ﷺ

ازسید محمد شاکر بن علی بن حسن السالمی متوفی 1202ھ

69: مطالع الانوار فی مولد النبی المختار ﷺ

ازعبداللہ عاکف بن مرتضیٰ ابن برکات الارزن الرومی متوفی 1217ھ

70: منظومۃ فی مولد النبی ﷺ

:ازمصطفیٰ بن اسماعیل شرحی الازمیری سلامی متوفی 1228ھ

71: الجواہر السنیۃ فی مولد خیر البریۃ ﷺ

ازشیخ محمد بن علی الشنوانی متوفی 1233ھ

72: مطالع الانوار فی مولد النبی المختار ﷺ

ازعبداللہ بن علی سویدان الدلیجی ملیجی المصری متوفی 1234ھ

73: تانیس ارباب الصفانی مولد المصطفیٰ ﷺ

ازالسید علی بن ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن صلاح متوفی 1236ھ

74: سرورالابرار فی مولد النبی المختار ﷺ

ازابوالفتح عبدالفتاح بن عبدالقادر بن صالح الدمشقی متوفی 1250ھ

75: تنویرالعقول فی احادیث مولد الرسول ﷺ

ازمحمد بن مصطفیٰ بن احمد الحسینی البرزنجی متوفی 1254ھ

76: خلاصۃ الکلام فی مولد خیر الانام ﷺ

ازرضوان بن العدل بن احمد بیبرس الجزری متولد 1264ھ

77: قصۃ المولد النبوی ﷺ

ازمحمد بن عبداللہ بن عمر تلو متوفی 1282ھ

78: بلوغ المرام لبیان الفاظ مولد سید الانام ﷺ

ازابوالفوز احمد بن محمد رمضان المرزوقی المکی متوفی 1286ھ

79: فتح اللطیف شرح نظم المولد الشریف ﷺ

ازمصطفیٰ بن محمد العفیفی الشافعی متوفی 1292ھ

80: مواکب ربیع فی مولد الشفیع ﷺ

ازشہاب الدین احمد بن احمد اسماعیل الحلوانی طبع 1293ھ

81: شرح القواد بمولد خیر العباد ﷺ

ازمحمد بن احمد بن جعفر الدمیاطی متوفی بعد 1295ھ

82: قصۃ المولد المصطفیٰ المسماۃ بانظر العقود علی بھجۃ الودود فی فضل اشرف مولود

ازاحمد بک الانصاری متوفی 1296ھ

83: نورالبصائر وکشف الکروب فی مولد شمائل و معجزات الحبیب المحبوب ﷺ

از احمد بک الانصاری — متوفی 1296ھ

84: مولد النبی ﷺ

از سید محمد بن خلیل الطرابلسی المعروف القاوقجی — متوفی 1305ھ

85: العلم الاحمدی فی المولد المحمدی ﷺ

از احمد بن اسماعیل الخلیجی الحلوانی — تالیف 1308ھ

86: مولد المصطفیٰ العدنانی ﷺ

از عطیہ بن ابراہیم الشیبانی — بعد 1311ھ

87: الابریز الدانی فی مولد سیدنا محمد السید العدنانی ﷺ

از شیخ محمد نوریہ بن عمر بن عربی النووی الجاوی — متوفی 1315ھ

88: بغیۃ العوام فی شرح مولد سید الانام (مولد سید الانام از ابن جوزی)

از شیخ محمد نوریہ بن عمر بن عربی النووی الجاوی — متوفی 1315ھ

89: ترغیب المشتاقین لبیان منظومۃ السید البرزنجی فی مولد سید الاولین والاخرین

از شیخ محمد نوریہ بن عمر بن عربی النووی الجاوی — متوفی 1315ھ

90: المؤمنین فی مولد الامین ﷺ

از سید محمد راسم بن علی رضا بن سلیمان — متوفی 1316ھ

91: الکوکب الانور علی عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر ﷺ

از جعفر بن محمد اسماعیل بن زین العابدین البرزنجی — متوفی 1317ھ

92: اثبات الحسناتِ فی تلاوۃ مولد سید السادات ﷺ

از فوزی بن عبداللہ الرومی — متوفی 1318ھ

93: قدسیۃ الاخبار فی مولد احمد المختار ﷺ

از فوزی بن عبداللہ الرومی — متوفی 1318ھ

94: فتح اللہ فی مولد خیر خلق اللہ ﷺ

از ابو عبداللہ محمد بن حسن — تالیف 1320ھ

95: حصول الفرج وطول الفرح فی مولد من انزل علیہ الم نشرح ﷺ

از سید محمود بن عبدالحسن ابن الموقع الدمشقی — متوفی 1321ھ

96: ذکر المولد النبوی ﷺ

از شیخ محمد عبدہ — متوفی 1323ھ

97: فضل شہر ربیع الاول وما یتعلق بولادۃ النبی ﷺ

از محمد بن رجب بن عبدالعال الظواہری — متوفی 1323ھ

98: مولد البشیر النذیر السراج المنیر ﷺ

از ابوالھدیٰ محمد بن حسن وادی الصیادی الرفاعی — متوفی 1327ھ

99: اثبات یوم میلاد الرسول ﷺ

از علی بن موسیٰ بن شفیع التبریزی — متوفی 1330ھ

100: مولد النبوی ﷺ

از البرکۃ الماجدین بن الامجد محمد فتح — متوفی 1331ھ

101: النظم البدیع فی مولد الشفیع ﷺ

از یوسف بن اسماعیل نبہانی — متوفی 1350ھ

102: النور اللائح بمولد الرسول الخاتم الفاتح ﷺ

از عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن ابن علی ابن زیدان — متوفی 1365ھ

103: مولد شریف نبوی ﷺ — از شہاب الدین احمد بن علی بن قاسم المالکی البخاری

104: مولد النبی ﷺ — از محمد عزالدین بن السید امین الدمشقی

105: احراز المزیۃ فی مولد النبی خیر البریۃ ﷺ — از ابوھاشم محمد شریف النوری

مآخذ ومراجع

قرآن مجید

تفسیر المقباس من عبداللہ بن عباس متوفی 68ھ

تفسیر وکیع ازامام وکیع بن جراح متوفی 197ھ

تفسیر عبدالرزاق ازعبدالرزاق بن ہمام الصنعانی متوفی 211ھ

تفسیر ابن مخلد ازعبدالرحمٰن بقی بن مخلد بن یزید القرطبی متوفی 276ھ

تفسیر ابن جریر ازابوجعفر محمد ابن جریر طبری متوفی 310ھ

تفسیر ابن منذر ازابوبکر محمد ابراہیم ابن منذر نیشاپوری متوفی 318ھ

تفسیر ابن ابی حاتم ازعبدالرحمٰن بن ادریس بن ابی حاتم متوفی 327ھ

تفسیر بحر العلوم ازفقیہ ابواللیث نصر بن محمد بن احمد سمرقندی متوفی 373ھ

تفسیر ابن مردویہ ازابوبکر احمد بن موسیٰ ابن مردویہ متوفی 487ھ

تفسیر الکشف والبیان ازابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی متوفی 427ھ

تفسیر النکت والعیون ازعلی بن محمد بن محمد البصری الماوردی متوفی 450ھ

اسباب نزول القرآن ازابوالحسن علی بن احمد الواحدی نیشاپوری متوفی 468ھ

تفسیر بغوی ازابومحمد حسین بن مسعود بغوی متوفی 516ھ

تفسیر الکشاف ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد زمخشری متوفی 538ھ

تفسیر زادالمسیر ازابولفرج ابن جوزی متوفی 597ھ

تفسیر کبیر ازفخر الدین رازی محمد بن عمر بن حسین رازی متوفی 606ھ

تفسیر قرطبی ازابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی 668ھ

تفسیر خازن ازعلاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم خازن متوفی 741ھ

تفسیر بحرالحیط ازمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیان اندلسی متوفی 745ھ

تفسیر ثعالبی ازعبدالرحمٰن بن محمد بن مخلوف ثعالبی متوفی 875ھ

تفسیر اللباب از عمر بن علی بن عادل	بعد متوفی8780ھ
تفسیر الدرالمنثور از جلال الدین سیوطی	متوفی 911ھ
تفسیر ابوالسعود از محمد بن محمد بن مصطفیٰ العمادی السعود	متوفی982ھ
عنایۃ القاضی از احمد شہاب الدین خفاجی مصری حنفی	متوفی1069ھ
تفسیر روح البیان از شیخ اسماعیل حقی	متوفی1137ھ
تفسیر البحر المدید از ابوالعباس احمد بن محمد بن مھدی ابن عجیبہ	متوفی1224ھ
تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)	متوفی1239ھ
تفسیر فتح القدیر از محمد بن علی شوکانی	متوفی1250ھ
تفسیر مجددالشہیر تفسیر رؤفی از شاہ رؤف احمد مجددی رامپوری	متوفی 1253ھ
تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی	متوفی1270 ھ
تفسیر خزائن العرفان از علامہ نعیم الدین مرادآبادی	متوفی 1367ھ
تفسیر الحسنات از علامہ ابوالحسنات قادری	متوفی1381 ھ
تفسیر الوسیط از محمد سید طنطاوی	متوفی1406ھ
تفسیر نعیمی از حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی	متوفی ھ
تفسیر ضیاء القرآن از حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری	متوفی 1419ھ
تفسیر تبیان القرآن از علامہ غلام رسول سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ	
جامع معمر بن راشد از حافظ معمر بن راشد الازدی	متوفی151ھ
السیرۃ النبویہ از محمد بن اسحاق	متوفی151ھ
مؤطا امام مالک از مالک بن انس اصبحی	متوفی179ھ
کتاب الزھد از ابوعبداللہ عبداللہ بن مبارک	متوفی181ھ
مسند عبداللہ بن مبارک از ابوعبداللہ عبداللہ بن مبارک	متوفی181ھ
مؤطا امام محمد از امام محمد بن حسن شیبانی	متوفی189ھ
مسند ابی داؤد طیالسی از ابوداؤد سلیمان بن داؤد الطیالسی	متوفی203ھ
مسند امام شافعی از امام محمد بن ادریس شافعی	متوفی204ھ

کتاب المغازی از محمد بن عمر بن واقد واقدی متوفی 207ھ

فتوح الشام از محمد بن عمر بن واقد واقدی متوفی 207ھ

مصنف عبدالرزاق از عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی متوفی 211ھ

الاحادوالمثانی ابو عاصم احمد بن عمرو بن ضحاک شیبانی متوفی 212ھ

السیرۃ النبویۃ از ابو محمد عبدالملک بن ہشام متوفی 213ھ

تہذیب سیرۃ ابن ہشام از ابو محمد عبدالملک بن ہشام متوفی 213ھ

مسند حمیدی ابو بکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ اسدی حمیدی متوفی 219ھ

الاموال از ابو عبید قاسم بن سلام البغدادی متوفی 224ھ

سنن سعید ابن منصور از سعید ابن منصور متوفی 227ھ

کتاب الفتن از حافظ نُعیم بن حماد بن معاویہ بن الحارث الخزاعی متوفی 229ھ

طبقات ابن سعد از محمد بن سعد منیع الھاشمی متوفی 230ھ

مصنف ابن ابی شیبہ از ابو بکر عبداللہ ابن ابی شیبہ متوفی 235ھ

مسند ابن ابی شیبہ از ابو بکر عبداللہ ابن ابی شیبۃ متوفی 235ھ

مسند اسحاق بن راہویہ از اسحاق بن ابراہیم بن مخلد مروزی متوفی 238ھ

مسند امام احمد بن حنبل از ابو عبداللہ احمد بن حنبل متوفی 241ھ

فضائل الصحابہ از ابو عبداللہ احمد بن حنبل متوفی 241ھ

اخبار مکہ از ابو الولید محمد بن عبداللہ بن احمد الازرقی متوفی 244ھ

مسند عبد بن حمید از ابو محمد عبد بن حمید بن نصر متوفی 249ھ

سنن الدارمی از عبداللہ بن عبدالرحمٰن متوفی 255ھ

مسند الدارمی از عبداللہ بن عبدالرحمٰن متوفی 255ھ

صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ

الجامع الکبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ

الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ

صحیح مسلم از مسلم بن حجاج قشیری متوفی 261ھ

سنن ابن ماجہ از محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ	متوفی 273ھ
سنن ابی داؤد از ابو داؤد محمد سلیمان بن اشعث سجستانی	متوفی 275ھ
جامع ترمذی از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	متوفی 279ھ
کتاب الاولیاء از ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا	متوفی 281ھ
موسوعۃ الدفاع عن رسول اللہ ابو بکر عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا	متوفی 281ھ
مسند الحارث از حارث بن ابی اسامہ	متوفی 282ھ
سنن الدارقطنی از علی بن عمر بن احمد الدارقطنی	متوفی 285ھ
جزء ابی الطاہر از علی بن عمر بن احمد الدارقطنی	متوفی 285ھ
السنہ از عمرو بن ابن ابی عاصم	متوفی 287ھ
الاحاد والمثانی از عمرو ابن ابی عاصم	متوفی 287ھ
کتاب الاوائل از عمرو ابن ابی عاصم	متوفی 287ھ
السنہ عبداللہ بن احمد بن حنبل	متوفی 290ھ
مسند البزار از ابو بکر احمد بن عمرو البزار	متوفی 292ھ
تعظیم قدر الصلاۃ از محمد بن نصر بن الحجاج المروزی	متوفی 293ھ
مختصر قیام اللیل از محمد بن نصر بن الحجاج المروزی	متوفی 293ھ
کتاب التوحید از ابو عبداللہ محمد بن یحیٰ بن مندہ	متوفی 301ھ
کتاب الایمان از ابو عبداللہ محمد بن یحیٰ بن مندہ	متوفی 301ھ
سنن نسائی از احمد بن شعیب نسائی	متوفی 303ھ
سنن کبریٰ از نسائی از احمد بن شعیب نسائی	متوفی 303ھ
مسند ابی یعلی از ابو یعلی احمد بن علی موصلی	متوفی 307ھ
مسند رویانی از ابو بکر محمد بن ھارون رویانی	متوفی 307ھ
تاریخ الامم والملوک از ابو جعفر محمد بن جریر طبری	متوفی 310ھ
تہذیب الاثار از ابو جعفر محمد بن جریر طبری	متوفی 310ھ
الکنیٰ والاسماء از ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الدولابی	متوفی 310ھ

السنہ از ابوبکر احمد بن محمد بن ھارون بن یزید الخلال	متوفی 311ھ
صحیح ابن خزیمہ از ابوبکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ	متوفی 311ھ
مسند ابی عوانہ از ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم اسفرائنی	متوفی 316ھ
مستخرج ابی عوانہ از ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم اسفرائنی	متوفی 316ھ
کتاب الاوسط از ابوبکر محمد ابراہیم ابن منذر نیشاپوری	متوفی 318ھ
نوادر الاصول از ابوعبداللہ محمد بن حکیم ترمذی	متوفی 320ھ
مشکل الآثار از ابوجعفر احمد بن طحاوی	متوفی 321ھ
شرح معانی الآثار از ابوجعفر احمد بن طحاوی	متوفی 321ھ
اصول کافی از محمد بن یعقوب کلینی	متوفی 329ھ
المجالسۃ والجواہر العلم از ابوبکر احمد بن مروان بن محمد دینوری	متوفی 333ھ
معجم ابن اعرابی ابوالسعید احمد بن محمد بن زیاد ابن اعرابی	متوفی 340ھ
حدیث خیثمہ از ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان	متوفی 341ھ
اخبار مکہ از ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن العباس فاکہی	متوفی 353ھ
صحیح ابن حبان از حافظ محمد بن حبان	متوفی 354ھ
کتاب الثقات از حافظ محمد بن حبان	متوفی 354ھ
سیرۃ ابن حبان از حافظ محمد بن حبان	متوفی 354ھ
البدء والتاریخ از مطہر بن طاہر مقدسی	متوفی بعد 355ھ
معجم مقاییس اللغۃ از ابوالحسین احمد بن فارس	متوفی 360ھ
المعجم الکبیر از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ
المعجم الاوسط از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ
المعجم الصغیر از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ
الروض الدانی الی معجم الصغیر طبرانی المعجم الصغیر از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ
مسند شامیین از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ
الاحادیث الطوال از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	متوفی 360ھ

الشریعہ از ابوبکر احمد بن حسین آجری	متوفی 360ھ
الکامل از ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی	متوفی 365ھ
حدیث ابوالفضل زہری از ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن زہری	متوفی 381ھ
معجم ابن مقرئی از ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی الشہیر ابن مقرئی	متوفی 381ھ
شرح مذاہب اہل السنہ از ابوحفص عمر بن احمد الشہیر ابن شاہین	متوفی 385ھ
قوت القلوب از ابوطالب محمد بن علی مکی	متوفی 386ھ
امالی ابن سمعون از ابوالحسین محمد بن احمد بن اسماعیل البغدادی	متوفی 387ھ
الفوائد از ابوالطاہر المخلص محمد بن عبدالرحمٰن بن عباس البغدادی	متوفی 393ھ
الاحادیث المختارہ از ابوعبداللہ ضیاء الدین مقدسی	متوفی 396ھ
کتاب العظمۃ از عبداللہ بن محمد جعفر المعروف بابی الشیخ	متوفی 396ھ
المستدرک از محمد بن عبداللہ الحاکم	متوفی 405ھ
مختصر المستدرک از محمد بن عبداللہ الحاکم	متوفی 405ھ
شرف المصطفیٰ از ابوالسعید عبدالملک بن ابی عثمان نیشاپوری	متوفی 406ھ
دلائل النبوۃ از حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	متوفی 430ھ
حلیۃ الاولیاء از حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	متوفی 430ھ
معرفۃ الصحابہ از حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	متوفی 430ھ
اخبار اصبہان از حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	متوفی 430ھ
فضائل خلفاء الراشدین از ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	متوفی 430ھ
امالی ابن بشران از عبدالملک بن بشران	متوفی 432ھ
فضائل التوحید از ابوطاہر محمد بن عبدالواحد الطبری	متوفی 448ھ
شرح ابن بطال از ابوالحسن علی بن خلف بن بطال البکری	متوفی 449ھ
اعلام النبوۃ از ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی	متوفی 450ھ
مسند الشہاب القضاعی ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر القضاعی	متوفی 454ھ
سنن کبریٰ از احمد بن حسین بیہقی	متوفی 458ھ

السنن الصغیر از احمد بن حسین بیہقی	متوفی 458ھ
شعب الایمان از احمد بن حسین بیہقی	متوفی 458ھ
دلائل النبوۃ از احمد بن حسین بیہقی	متوفی 458ھ
کتاب الاداب از احمد بن حسین بیہقی	متوفی 458ھ
معرفۃ السنن والاثار از احمد بن حسین بیہقی	متوفی 458ھ
المخصص السلف الاول ابوالحسن علی بن اسماعیل المعروف ابن سیدہ	متوفی 458ھ
تاریخ بغداد از ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	متوفی 463ھ
المبسوط از شمس الدین محمد بن احمد بن سھل السرخسی	متوفی 483ھ
المواعظ فی احادیث القدسیہ از ابوحامد محمد بن غزالی	متوفی 505ھ
احیاء علوم الدین از ابوحامد محمد بن غزالی	متوفی 505ھ
فردوس الاخبار از حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی	متوفی 509ھ
مسند الفردوس از شہر دار بن شیرویہ دیلمی	متوفی 558ھ
شرح السنہ از ابومحمد حسین بن مسعود بغوی	متوفی 516ھ
کتاب الشفاء قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی	متوفی 544ھ
مشارق الانوار قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی	متوفی 544ھ
غنیۃ الطالبین از حضرت سید عبدالقادر جیلانی حنبلی	متوفی 561ھ
الفتح الکبیر از سید عبدالقادر جیلانی حنبلی	متوفی 561ھ
تاریخ مدینہ دمشق از ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر	متوفی 571ھ
تہذیب ابن عساکر از ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر	متوفی 571ھ
معجم ابن عساکر از ابوالقاسم علی بن حسین ابن عساکر	متوفی 571ھ
مختصر تاریخ دمشق از ابوالقاسم علی بن حسین ابن عساکر	متوفی 571ھ
الروض الانف از ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ السہیلی	متوفی 581ھ
الوفاء از ابوالفرج ابن جوزی	متوفی 597ھ
میلاد النبوی از ابوالفرج ابن جوزی	متوفی 597ھ

مولد العروس از ابوالفرج ابن جوزی — متوفی 597ھ

المنتظم از ابوالفرج ابن جوزی — متوفی 597ھ

بستان الواعظین از ابوالفرج ابن جوزی — متوفی 597ھ

صفۃ الصفوۃ از ابوالفرج ابن جوزی — متوفی 597ھ

عمدۃ الاحکام از ابومحمد عبدالغنی مقدسی — متوفی 600ھ

انیس الجلیس از الشیخ علی بن الحسن الحلبی — متوفی 601ھ

جامع الاصول مجد الدین المبارک بن محمد الشیبانی ابن اثیر جزری — متوفی 606ھ

الکامل از مجد الدین المبارک بن محمد الشیبانی ابن اثیر جزری — متوفی 606ھ

التدوین فی اخبار قزوین ابوالقاسم عبدالکریم ابن محمد الرافعی القزوینی — متوفی 622ھ

الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ ابوالربیع سلیمان بن موسیٰ — متوفی 634ھ

الاحادیث المختارہ از مقدسی ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد مقدسی — متوفی 643ھ

تاریخ ابن نجار از ابوعبداللہ محمد بن محمود ابن نجار البغدادی — متوفی 643ھ

الترغیب والترہیب از ذکی الدین عبدالعلیم منذری — متوفی 656ھ

ریاض الصالحین از ابوزکریا یحیٰ بن شرف النووی الدمشقی — متوفی 676ھ

تہذیب الاسماء از ابوزکریا یحیٰ بن شرف النووی الدمشقی — متوفی 676ھ

شرح النووی علی مسلم از ابوزکریا یحیٰ بن شرف النووی الدمشقی — متوفی 676ھ

فتح القدیر از کمال الدین محمد بن عبدالواحد — متوفی 681ھ

الریاض النضرۃ فی مناقب عشرۃ از محب الدین احمد بن عبداللہ طبری — متوفی 694ھ

ذخائر العقبیٰ از محب الدین احمد بن عبداللہ طبری — متوفی 694ھ

کشف الاسرار از حسام الدین حسین بن علی الصغناقی الحنفی — متوفی 710ھ

مختصر ابن منظور از محمد بن مکرم ابن از منظور الافریقی — متوفی 711ھ

فتاوی ابن تیمیہ از ابوالعباس تقی الدین بن تیمیہ — متوفی 728ھ

التوسل از ابوالعباس تقی الدین بن تیمیہ — متوفی 728ھ

الصارم المسلول از ابوالعباس تقی الدین بن تیمیہ — متوفی 728ھ

نہایۃ الارب فی فنون الارب از احمد بن عبدالوھاب النویری متوفی 733ھ
عیون الاثر از ابن سید الناس بصری متوفی 734ھ
مشکوٰۃ المصابیح از ولی الدین خطیب تبریزی متوفی 742ھ
تاریخ بغداد از ولی الدین خطیب تبریزی متوفی 742ھ
تہذیب الکمال از یوسف بن ذکی عبدالرحمٰن ابوالحجاج المزی متوفی 742ھ
تاریخ اسلام از شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ
سیر اعلام النبلاء از شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ
میزان الاعتدال از شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ
جلاء الافہام از شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم جوزیہ متوفی 751ھ
المنار المنیف از شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم جوزیہ متوفی 751ھ
زاد المعاد از شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم جوزیہ متوفی 751ھ
شفاء السقام از ابوالحسن تقی الدین بن عبدالکافی سبکی متوفی 756ھ
فتاوی امام سبکی از از ابوالحسن تقی الدین بن عبدالکافی سبکی متوفی 756ھ
نصب الرایہ از ابو محمد عبداللہ بن یوسف زیلعی متوفی 762ھ
البدایۃ والنھایہ از عماد الدین ابن کثیر متوفی 774ھ
السیرۃ النبویۃ از عماد الدین ابن کثیر متوفی 774ھ
فتح الباری از ابوالعباس عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب متوفی 795ھ
لطائف المعارف از ابوالعباس عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب متوفی 795ھ
جامع العلوم از ابوالعباس عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب متوفی 795ھ
نزھۃ الاسماع فی مسألۃ السماع از ابوالعباس عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب متوفی 795ھ
تخریج احادیث احیاء العلوم از زین الدین عراقی متوفی 806ھ
مجمع الزوائد از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ
مجمع البحرین از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ
موارد الظمآن از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ

کشف الاستار از حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی	متوفی 807ھ
غایۃ المقصد فی زوائد المسند از حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی	متوفی 807ھ
تقریب البغیہ از حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی	متوفی 807ھ
مسند الحارث زوائد الہیثمی از حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی	متوفی 807ھ
البحر الذخار شرح مسند البزار از حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی	متوفی 807ھ
تاریخ ابن خلدون از عبد الرحمٰن بن محمد بن خلدون	متوفی 808ھ
المختصر الکبیر فی سیرۃ الرسول از عز الدین محمد بن ابی بکر جماعہ کنانی	متوفی 819ھ
اتحاف الخیرۃ المہرۃ احمد بن ابی بکر بن اسماعیل بوصیری	متوفی 844ھ
الاصابہ فی تمییز الصحابہ از احمد بن علی بن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
المطالب العالیہ از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
تقریب التہذیب از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
میزان الاعتدال از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
فتح الباری از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
لسان المیزان از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
جواہر المنظم از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
روضۃ المحدثین از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
التلخیص الحبیر از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
بلوغ المرام از احمد بن علی ابن حجر عسقلانی	متوفی 852ھ
عمدۃ القاری از ابو محمد بدر الدین محمود بن احمد عینی	متوفی 855ھ
بشارۃ المحبوب بتکفیر المحبوب از زین الدین الادرعی القابونی	متوفی 869ھ
مقاصد حسنہ از شیخ محمد عبد الرحمٰن سخاوی	متوفی 902ھ
طیب الوردہ شرح قصیدۃ بردہ از خالد بن عبد اللہ ازہری	متوفی 905ھ
القول البدیع از محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی	متوفی 906ھ
معارج النبوۃ معین الدین احمد بن شرف الدین کاشفی	متوفی 907ھ

الخصائص الکبریٰ از عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی	متوفی 911ھ
جامع الاحادیث از جلال الدین سیوطی	متوفی 911ھ
جمع الجوامع از جلال الدین سیوطی	متوفی 911ھ
اللالی المصنوعہ از جلال الدین سیوطی	متوفی 911ھ
فتاویٰ حدیثیہ از جلال الدین سیوطی	متوفی 911ھ
خلاصۃ الوفاء از نورالدین ابن عبداللہ السمہودی	متوفی 911ھ
خلاصۃ تہذیب الکمال از احمد بن عبداللہ الخزرجی	متوفی 923ھ
تنزیہ الشریعہ از ابوالحسن علی بن محمد بن العراق الکنانی	متوفی 923ھ
مواہب اللدنیہ از احمد بن محمد قسطلانی	متوفی 923ھ
سبل الھدیٰ والرشاد از محمد بن یوسف صالحی شامی	متوفی 942ھ
النعمۃ الکبریٰ از مفتی مکہ شہاب الدین احمد ابن حجر مکی ہیتمی	متوفی 947ھ
فتاوی حدیثیہ از مفتی مکہ شہاب الدین احمد ابن حجر مکی ہیتمی	متوفی 947ھ
تاریخ خمیس از حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری	متوفی 966ھ
کشف الغمہ از ابوالمواہب عبدالوھاب بن احمد شعرانی	متوفی 973ھ
کنز العمال از علی متقی بن حسام الدین ھندی برھان پوری	متوفی 985ھ
شرح الشفاء از علامہ نورالدین علی بن سلطان قاری حنفی الھروی	متوفی 1014
المورد الروی فی مولد النبی علامہ نورالدین علی بن سلطان قاری	متوفی 1014ھ
شرح مواہب اللدنیہ علامہ نورالدین علی بن سلطان قاری	متوفی 1014ھ
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ نورالدین علی بن سلطان قاری	متوفی 1014ھ
فیض القدیر از محمد عبدالرؤف مناوی	متوفی 1031ھ
التیسیر شرح الجامع الصغیر از مناوی	متوفی 1031ھ
السیرۃ الحلبیہ از ابوالفرج نورالدین علی بن ابراہیم الحلبی	متوفی 1044ھ
مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی	متوفی 1052ھ
ماثبت بالسنہ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی	متوفی 1052ھ

نسیم الریاض ازشھاب الدین احمد بن محمد	متوفی 1069ھ
خزانۃ الادب ازعبدالقادر بغدادی	متوفی 1093ھ
مطالع المسرات امام الاوحد محمد المھدی بن احمد بن علی الفاسی	متوفی 1109ھ
سمط النجوم العوالی ازعصامی	متوفی 1111ھ
شرح مواہب اللدنیہ ازمحمد زرقانی بن عبدالباقی بن یوسف	متوفی 1122ھ
کشف الخفاء ازاسماعیل بن محمد العجلونی	متوفی 1162ھ
فیوض الحرمین ازشاہ ولی اللہ محدث دہلوی	متوفی 1176ھ
الاتحافات ازمحمد مکی الطربوزنی المدنی	متوفی 1191ھ
اتحاف السادۃ المتقین ازسید محمد بن محمد حسین زبیدی	متوفی 1205ھ
تفسیر ازالبحر المدید ابن عجیبہ	متوفی بعد 1221ھ
درۃ الناصحین ازعثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخوبری	متوفی بعد 1224ھ
الفوائد المجموعہ ازمحمد بن علی بن محمد شوکانی	متوفی 1250ھ
تواریخ حبیب الالہ ازمفتی عنایت حسین کاکوروی	متوفی 1276ھ
السیرۃ النبویۃ ازاحمد بن زینی دحلان	متوفی 1304ھ
الدرر السنیہ ازاحمد بن زینی دحلان	متوفی 1304ھ
الآثار المرفوعہ ازعبدالحی لکھنوی	متوفی 1304ھ
الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ از صدیق حسن خاں بھوپالی	متوفی 1307ھ
الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم ازشیخ عبدالحق محدث الہ آبادی	مطبوعہ 1308ھ
فتاوی رضویہ ازاعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	متوفی 1340ھ
تاریخ مکہ معظمہ ازغلام دستگیر ہاشمی	متوفی بعد 1346ھ
انوار محمدیہ من مواہب اللدنیہ محمد بن یوسف بن اسماعیل نبھانی	متوفی 1350ھ
حجۃ اللہ علی العلمین ازمحمد بن یوسف بن اسماعیل نبھانی	متوفی 1350ھ
جواہر البحار ازیوسف بن اسماعیل النبھانی	متوفی 1350ھ
شواہد الحق ازیوسف بن اسماعیل النبھانی	متوفی 1350ھ

محمد رسول اللہ از محمد رشید رضا القلمونی الحسینی	متوفی 1354ھ
خزائن العرفان از السید نعیم الدین مراد آبادی	متوفی 1367ھ
بہار شریعت از علامہ امجد علی اعظمی	متوفی 1367ھ
سیرۃ رسول عربی از نور بخش توکلی	متوفی 1367ھ
سیرۃ مصطفیٰ از عبد المصطفیٰ اعظمی	متوفی بعد 1390ھ
خاتم النبیین از ابو زہرہ محمد بن احمد مصری	متوفی 1394ھ
سیرۃ خاتم الانبیاء از دیوبندی مفتی محمد شفیع	متوفی 1396ھ
المسند الجامع از ابو المعاطی النوری	متوفی 1401ھ
ضیاء النبی از پیر محمد کرم شاہ الازہری	متوفی 1419ھ
تحفۃ الاحوذی از عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم مبارک پوری	متوفی 1353ھ
عون المعبود شرح سنن ابی داود از ابو الطیب شمس الحق عظیم آبادی	متوفی 1329ھ
محمد رسول اللہ از محمد صادق ابراہیم عرجون	متوفی 1400ھ
صحیح السیرۃ النبویہ از ناصر الدین البانی	متوفی 1420ھ
ارواء الغلیل از ناصر الدین البانی	متوفی 1420ھ
صحیح السیرۃ النبویہ از ابراہیم العلی	متوفی 1425ھ
شرح صحیح مسلم از شیخ الحدیث علامہ محمد خان نوری حفظہ اللہ تعالیٰ	
نور البدایات وختم النہایات از عیسیٰ بن مانع الحمیری	حین حیاۃ
التامل فی حقیقۃ التوسل از عیسیٰ بن مانع الحمیری	حین حیاۃ
سیرۃ الرسول از ڈاکٹر طاہر القادری	حین حیاۃ
امجد الاحادیث از محمد ابو الحسن قادری	حین حیاۃ
الکتاب عمر بن الخطاب از عبد الرحمٰن احمد البکری	حین حیاۃ
بلوغ الامانی از احمد ولد الکلوری العلوی	حین حیاۃ
سیرۃ پاک از محمد اسلم قاسمی پوتا قاسم نانوتوی	
تبلیغی نصاب از محمد زکریا سہارنپوری	

ابو الحماد مولانا محمد احمد برکاتی

کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب

اللہ و رسولہ اعلم

وہ جو مر کے پھر زندہ ہوئے
تخریج شدہ

خاندان نبوت ﷺ

حضور ﷺ کے معجزے

رشتہ داران مصطفےٰ ﷺ کی قربانیاں

شب برات
کے فضائل و دلائل

سر الشہادتین
تخریج شدہ

خواتین کی محافل

زندوں مردوں کا لین دین

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز